مصنفہ - پنڈت ہرگوپال کول متخلص بہ خستہ

تاریخ کشمیر

یعنی

گلدستۂ کشمیر

مطبوعہ ۱۸۷۷ء بمطبع آریہ پریس لاہور

فہرست مضامین ردیف وار

فہرست مضامین ردیف وار

غلطنامہ جغرافیہ کشمیر حصہ اول

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۲	قصا	قضا
۲	۵	۱۲	سروپ	سروپ
۳	۵	۱۴	عظم	اعظم
۴	۵	۲۰	غیر مترکبہ	غیر مترقبہ
۵	۶	۱	فلاہ	فلاح
۶	۶	۲	طلالت	ضلالت
۷	۱۱	۱۱	ڈونگ	ٹونک
۸	۱۳	۲۰	مراخ	فراخ
۹	۱۷	۱۱	ہا	یا
۱۰	۱۷	۱۱	بر	پر
۱۱	۱۹	۱۹	لوگر	یوگر
۱۲	۲۰	۱۱	جیسر	چینر
۱۳	۲۴	۱۱	بریاسے	دریاسے
۱۴	۲۶	۲	بیان	میان
۱۵	۲۷	۱۸	بہدرواہ	بہدرواہ
۱۶	۲۸	۱۰	ڈوگر ہتہ	دوگر ہتہ
۱۷	۳۰	۱	بیان	میان
۱۸	۳۲	۱۵	ہوسنگے	ہونگے
۱۹	۳۳	۱	مین	ہین
۲۰	۳۳	۲	مارہتہ	ہارہتہ
۲۱	۴۱	۶	نام	نام پر
۲۲	۴۷	۲۰	درودگن	درودگ جن
۲۳	۵۲	۱۴	عم	غم دور کرنے
۲۴	۵۴	۳	کان	کام دیو
۲۵	۶۵	۱۴	سمت ۲۵ع	سمت ۲۵ء
۲۶	۶۵	۲۰	۱۷۶	۵۴۰۷۶

غلطنامہ تواریخ کشمیر حصۂ دوم

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	۱۶	ترودشپٹ	ترودشٹپ
۲	۱۶	۱۱	زمان	زبان
۳	۸	۳	کہٹ	گہٹ
۴	۳۲	۱۶	بے اثر	اثر
۵	۳۹	۱	وزیر آیا	در آیا
۶	۶۰	۱۸	ہمت	ہتمت
۷	۶۱	۲۰	دلوبیس	پوربتس
۸	۶۲	۸	تہا	بنا
۹	۶۶	۶	جنبردار	خراب
۱۰	۷۰	۱۲	اوس رانی	اوسکی رانی
۱۱	۷۱	۱۱	گرونکی	گرونکو
۱۲	۸۱	۱۷	بمصدلاق	بمصداق
۱۳	۱۰۱	۱۹	طلب کرنے	طلب کرکے
۱۴	۱۰۸	۱۴	عہد	عہدہ
۱۵	۱۲۸	۷	مردانگی دیت	داد مردانگی دیتا
۱۶	۱۲۸	۱۴	کہ شخص	کہ جو شخص
۱۷	۱۳۲	۳ حاشیہ	سنہ ۱۵۷۹ع	سنہ ۱۵۷۹ء
۱۸	۱۳۷	۸ حاشیہ	سنہ ۱۰۰۵ع	سنہ ۱۶۰۵ء
۱۹	۱۴۹	۱	بن چکا تہا	نہ بن چکا تہا
۲۰	۱۶۲	۱۶	کی کی	کی گئی
۲۱	۱۹۱	۵	خوبیون نے	خوبیون سے
۲۲	۲۰۱	۱۸	خیدم	ہمدم
۲۳	۲۰۳	۷	جی ایس	جی - سی - ایس
۲۴	۲۰۴	۹ حاشیہ	۱۸۷۲ع	۱۸۸۲ع
۲۵	۲۰۷	۱۲	۱۵۱۹ع	۱۹۱۵ع

دیباچہ

ہر چند سب سے اوّل اُس سلطان السلاطین کا نام لینا انسان پر واجب و لازم ہے کہ جسکے حکم قضا شیم سے انتظام ملک جسم انسان و حیوان و اہتمام زمین و آسمان قایم ہے مگر مین کیا اور میری زبان کیا جو ایسے کار دشوار مین دم مارسکون اور ایسے قادر بیچون وچرا کی توصیف کرون جسکی قدرت کاملہ سے ایک لفظ کُن کے ساتھہ تمام عالم پیدا ہوگیا عقل کنہ رس کی کیا مجال جو اُس صورت گر قدرت کے کارستانون کے تماشے مین ایک شمہ بھی بتا سکے قیاس اُسکے حال دریافت کرنے مین حیران و سرگردان ہے گمان اُسکے سوچنے اور سمجھنے مین نگران و پریشان ہے نہ فکر کو وہان تک رسائی نہ ذہن کو اُسکی شناسائی ہے اسمین تقریر کا کام نہ تحریر کا کام ہے آسمان سے لیکر زمین تک جو شئے ہے وہی اُس مسبب الاسباب کی قدرت و عظمت کی گواہی دے رہی ہے * یہ ہیچمدان مور ضعیف **پنڈت ہرگوپال کول خستہ** ولد **پنڈت راجچندر کول** جیو ابن مہادیو کول بن پنڈت گو اشہ کول

صاحبان علم وہنر ثریا جاہ وسلیمان قدر کیخدمت مین بعجز وانکسار عرض کرتا ہی کہ والدین
اس خاکسار کے بمعہ وابستگان کشمیر سے جو اصل وطن اُنکا تھا پنجاب مین جا بسے تھے
وہان بمعہ اقربا خدمات سرکار انگریزی انجام دیکر گذارہ کرتے رہے اور بندہ کو
اتفاق نے بہ بہانہ ملازمت پٹیالہ (جو ریاست کہ ہمہ وجوہ فیض بخش و قابل تعریف ہے)
کوہستان شملہ مین پہنچایا پہاڑون کے دیکھنے سے حب الوطنی نے کشمیر دیکھنے کا شوق
پیدا کیا ؎ حب وطن از ملک سلیمان خوشتر ٭ خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد ٭ میگفت گدا بودن کنعان خوشتر ٭ یکبارگی بمعہ
وابستگان کے کشمیر مین پہنچا چشم بہوم کو دیکھکر بہت خوش ہوا چند ماہ سیر وسیاحت مین
گذار کر معاش کی تلاش سوجھی جو کہ مقتضائے بشریت ہے اتفاقاً بذریعہ ڈاکٹر جیگور
صاحب میجر بی ڈی ہنڈرسن صاحب بہادر سی - ایس - آئی - افسر آن سپیشل
ڈیوٹی کشمیر سے ملاقات ہوئی - اُنہون نے دستگیری فرمائی چند ہی وطن مین رہنے
کی صورت نکل آئی - نیز مطبع تحفہ کشمیر کی مینجری و اڈیٹری ہاتھ آئی مگر طبیعت ہار
گھبرائی پھر بموقعہ تبدیلی میجر صاحب بہادر موصوف (جو سراپا خلق احسان شریف
پرور رشتہ روان مجسم خیر فیاض دوران منبع جود والطاف مجمع اوصاف و اعطاف
ہر دل عزیز و نیک نیت ہین) بتوجہ موجہ معاون سفید پوش صاحب عقل و ہوش
ارسطو فطرت لقمان حکمت جناب **دیوان اننت رام صاحب** بہادر مدار المہام
جزو کل سرکار گردون وقار رعیت نواز و ظالم گداز سر مہاراجہ صاحب بہادر والی
کشمیر مین عہدہ اخبار نویسی کل ملک وغیرہ پر ممتاز ہوا ٭

سمت ۱۹۳۱ بکرمی مین اس ناچیز نے ایک مختصر جغرافیہ کشمیر کا لکھا تھا جو کہ مطبع بہار کشمیر
لکھنؤ مین چھپا تھا اُسکے نا مکتفی ہونیکے باعث دل کو یہ شوق پیدا ہوا کہ تواریخ کشمیر

زبان اردو مین جو کہ فی زمانہ مروج اور زود فہم ہے بشمول جغرافیہ کشمیر جو اب تک ہندوستانی
زبانون یا فارسی مین کسی نے نہین لکہا ایسا تیار کرون جسکو پڑہنے سے ناظرین کو
سطح کشمیر کا حال اسطرح پر معلوم ہو سکے کہ گویا وہ کشمیر مین پہر کر سیر کر رہے ہین
اسی غرض سے بامداد پنڈت دامودر صاحب (جو اسوقت فضیلت و لیاقت کے باعث
سپہر علم سنسکرت کے آفتاب ہین) کتاب لاجواب **راج ترنگنی** مصنفہ کلہن
پنڈت کو جو کہ معتبر اور پرانی تواریخ کشمیر ہے ترجمہ کیا اور تواریخ کشمیر نراین کول اور
بیربل کاچرو و مرزا حیدر و گلزار کشمیر و سفرنامہ واین صاحب و مورکرافٹ صاحب
و انسز گایڈ و جمون و کشمیر مصنفہ ڈریو صاحب و نادر ان باریز و تاریخ فرشتہ
وغیرہ کتب کو از سرتا پا دیکہا اور بعض ضروری مقامات نیلمت پوران و تیارکا
مہاتم و ستا مہاتم و سوئیم مہاتم کو پنڈت صاحب موصوف کی زبانی بخوبی سنا
بہت سے اطراف و اکناف کو بچشم خود دیکہا اور مسن آدمیون سے بہت سی باتین تحقیق
سنہ ۱۸۷۷ء کین اور سمت ۱۹۳۴ مین بڑی احتیاط کے ساتہہ بلا مبالغہ بہ ترک فضول نسخہ ہذا کو لکہکر
تین حصون مین تقسیم کیا اور نام **گلدستہ کشمیر** رکہا۔ حصہ اول مین جغرافیہ
دوئیم مین حالات تاریخی سوئیم مین نقشجات رستہ ہا وغیرہ لکہے۔ باقی احوال فضل اس
عبودیت افعال کا کتب مؤلفہ بندہ گوپال نامہ و چہار گلزار و شگفتہ بہار و مخزن حسنہ
سنہ ۱۸۷۹ء معروف بہ گل بہار و سوانح عمری خستہ وغیرہ مین درج ہین۔ مختصراً یہ ہے کہ سمت ۱۹۳۶
مین یہ خطہ دلپذیر کشمیر چرخ ستمگار سیہ کار و کجرفتار دغا شعار کشندہ شرفا و دستگیر و
معاون جہلا سنگ تفرقہ انداز فتنہ پرداز نے مجہسے چہڑایا اور ایسی جگہہ چند سال کے
لئے پہنچایا کہ اُس دوزخ سیرت کے شرارہ آتشبار نے دل و جگر کو جلایا۔ تسپر بہی
سفاک ظالم کو رحم نہین آتا کہ ہر روز نئے شعبدہ پردازیان دکہاتا ہے۔ طرح طرح

سے دل کو جو کہتا ہے ہر دم زمانہ داغ دگر گونہ در دہد * یک داغ نیک نا شدہ داغ دگر دہد * اختصار دو حرفی اس داستان پریشان کی یون ہے حافظ فی الجملہ اعتبار مکن بر ثبات دہر * کین کارخانہ الیست کہ تغیر میکند * ایک ڈاکٹر صاحب نے ایام قحط مین رگ فتنہ پر نشتر مارا - فصد کہولکر خون غربا او ہمارا یسٹر ہنوسی صاحب بہادر کے کشت دل مین قلبہ اشتباہ فساد چلایا - تخم شرارت کو جلتے ہی نخل بحث وعناد اوگا - عہدہ داران سلطنت و اہلکاران ریاست مین تنازعہ اٹھا - فریقین تردید و تنسیخ کرتے رہے - پیرو انکے جھگڑتے رہے ایک طرف وکیل سلطنت قیصری دوسری طرف والی ریاست سرحدی دونون بردست نہ وہ کمزور نہ یہ پست - وہ دیجاہ تو یہ ریاست پناہ - آتشبازون نے آگ تو لگادی شرارت شعلونکی بھڑکادی - مگر ایک دوسری پر جب کچھہ پیش نہ گئی دونون فاعل و مفعول ہوئے تو اسطرح صلح وگریز کے اصول ہوئے کہ فاعل مفعول ہوئے واقف و مخبر علیحدہ منکر و مجہول ہوئے - وکیل صاحب نے شطرنج کی چال چلی - ایک حضرت کو ذریعہ میر سے ایک نوکر کی طرف رخ کیا - پیروان طرف ثانی کو اپنی شکست سے بچنے کو یہ موقع ملا کہ سر مہاراجہ صاحب بہادر کا رخ مبارک مجھسے پہیر کر سواسے زیادہ کرایا تمام مخبرون مفسدون بانیون کی جگہہ مجھکو سمجھ بیٹھے کہ پہنسایا خیر اندیش کو مخالف نامزد کرمات کا رنگ جمایا - ایک طرف نے اخفا کنندہ بتایا - طرف ثانی نے ترغیب دہندہ مخبران بنایا نہ کسی نے ان الزامون کا ثبوت پہنچایا - نہ اتنا سا انصاف درمیان آیا کہ اخفا کنندہ ترغیب دہندہ کب ہوسکتا ہے - ترغیب دہندہ یا مخبر کب اخفا کرتا ہے ضدین کب جمع ہوسکتے ہین پانی مین انگارہ کب رہتے ہین - اگر داد چاہتا تہا تو یہی حکم لغاز پاتا تہا کہ ہم دخل نہ دینگے دوسری طرف سے سنتا تہا کہ انکو کچھہ اختیار نہین قسمت یون ہی تہی

الزام کسکو لگاؤن اور کہانتک سناؤن ؎ حافظ لاف عشق وگلہ از یار زہی لاف
خلاف عشقبازان چنین مستحق ہجرانند * تاہم مشکور خدا ہون جو اپنے ولینعمت کے
کام آیا سو کہ چشمۂ فیض ہزارہا خاص و عام ہے ظل الہی و صاحب رحم و حشمت ہے
مجھے اسکا بھی بڑا فخر ہے اگر میری جان مین اتنا اثر ہے کہ اُسکی تسلیم بحق پانتار ہونے
سے ولینعمت و فرمانروا شادکام ہوا - دنیا مین اُنکا نام ہوا - خدا اُنکا بھلا کرے
کہ جنہون نے مہاراجہ صاحب جیسے دہرم آتما کے گوش مبارک کو بہرا - اور اندہا
بہلا کیا - دنیار وزے چند و آخر کار با خدا وند حافظ ؎ خون میخورم و لیکن نہ
جائے شکایت است * روزئی ماز خوان کرم این نوالہ بود *

میرا فرض ہے کہ جناب محامد انتساب سر حضور لامع النور مہاراجہ راجگان آنجہانی مہاراجہ
رنبیر سنگہ صاحب بہادر جی - سی - ایس - آئی - سپر السلطنت
انگلشیہ - جنرل عساکر برطانیہ مشیر قیصر ہند اندر مہندر والی جموں و کشمیر و تبت
وغیرہ کی تعریف کرون اور اُنکے فیاض دیوتا سروپ دریادل سری میان
پرتاب سنگہ صاحب بہادر و لایق و فایق ارسطو فطرت لقمان حکمت کریم الخصلت
جناب دیوان **اننت رام صاحب بہادر** دستور اعظم و مشیر معظم کی مدح بہی لکہون
جنکے الطاف و اعطاف سے ایک عالم کامیاب و ملک آباد ہے - جسکا ٹہکانا کہین نہین
وہان نقد مراد بکف لاتا ہے - بعض فرمانروایان سلف کی بہ نسبت اُنکے عہد کو
مطابقت کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُنکا وجود باجود غنیمت ہے - اور مشکور و ممنون
ہون سرکار گردون وقار ظلم گداز رعایا نواز **قیصرہ ہند** کا جنکے سایۂ عاطفت مین
شیر و بکری ایک گہاٹ پانی پیتے ہین اہل ہنر و علم قدر و منزلت پاتے ہین
آزادی جیسی نعمت غیر مترقبہ ہر ایک عام و خاص کو برابر نصیب ہے عدالت کی

دروازہ جابجا انصاف دینے کو کہلے ہین - خواہ وہ خواہ رعایا کے شب و روز فکر ہی مسافرون
کے لئے پڑاؤ و رستے و سڑکین مسافرخانہ - ریل تار ڈاک وغیرہ بن گئے جہالت و ظلالت
کو دور کرکے علم و ہنر سب کے لئے تقسیم ہو رہا ہی - اپنے اپنے گہر مین سبکو عیش و عشرت و
خود مختاری حاصل ہی کوئی کیسکا زور آور نہین ؎ بہشت آنجا کہ آزاری نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد * اور کیا تعریف کرون اُسکے نایب السلطنت نواب
ویسرائے و گورنر جنرل بہادر لارڈ مارکوئیس آف رپن صاحب بہادر
کی جو اعلی درجہ کے کریم النفس و رحیم القلب عدالت شعار صاحب وقار خوش
نصیب و بیدار بخت مہر دل عزیز با تمیز نیک کردار شجاع روزگار سپہر عدالت کے ماہ
کامل فلک جود و بذل - کے شمس گوہر دریائے باعث سرچشمہ فیض و سخاوت ہین
۲۵ کروڑ رعایا ہی ہندوستان جنکی ترقی اقبال و اجلال و تزاید حشمت و اقبال
کے لئے دعاگو ہین اور نیکیان اُنکی تا قیامت ہندوستان کی تاریخ مین تحریر
کے ساتھہ درج رہینگی - آجتک کوئی نایب السلطنت ایسا نیک نیت ہندوستان
مین آیا اور نہ آویگا سلف گورنمنٹ دیکر اختیارات ہندوستانیون کا پاس کرکے آپنے
ہی شیر و آہو کو ایک گھاٹ پانی پلایا اور کہان تک اوصاف کرون نواب معلی القاب
لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جناب سر ایچیسن صاحب بہادر کی جنکی نوشیروانی عدالتون اور داد بخشیون نے
اہل پنجاب کے دلونکو اپنے اوصاف حمیدہ و خوارق پسندیدہ سے مسخر کیا آگے یکس حاکم نے کیا تہا
کہ ہر ایک ادنی و غریب کی گذارشون اور معروضات کو بلا روک ٹوک بہ نفس نفیس
سوائے عرضی پرچہ کے سماعت فرماکر داد بخشتے ہین ہر ایک غریب و امیر کی زبان پر
آپکی تعریف و توصیف کے کلمات شکریہ کے ساتھہ ورد زبان ہین - اور ہزاران ہزار
شکریہ ادا کرتا ہون جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب کا جنہون نے

دوسو جلد کی خریداری اس کتاب کی منظور فرماکر اسکو عزت و مقبولیت بخشی اور
تہ دل سے مداح ہون جناب فیضماب آغائے نعمت صاحب مروت منشی
سالگرام صاحب پشاوریہ مالک مطبع آریہ پریس اور اُنکے لایق و ہوشمند جائینٹ
پروپرائٹر لالہ رامداس صاحب کا جنکی مہربانیون سے اس کتاب نے رونق
طبع پائی اور نصف منفعت اسکا مجہکو حق تصنیف مین عطا ہونیکا وعدہ فرمایا خاص کر
مشکور و ممنون ہون جناب میجر لی۔ ڈی ہنڈرسن صاحب بہادر سی۔ ایس
آئی سابق رزیڈنٹ کشمیر اور اُنکے لایق خدادوست لالہ نہچند صاحب سررشتہ
دار اور پنڈت دامودر صاحب و مہتمان مرہسلہ کشمیر کا جنکی مہربانیون اور عنایتون
سے اس کتاب کے لکہنے مین مجہے بہت کچہ اعانت و امداد کتابی ملی اور ممنون
ہون لالہ گنپت رای صاحب تادہا و رام سہای کا جنکی وساطت سے مجہکو شرف نیاز
لالہ سالگرام صاحب کی حاصل ہوئی۔ لالہ سالگرام صاحب ایک نیک نیت
نوجوان اہل ہنر کے قدردان وسیر چشم و زبان کے پورے اور دریادل امیر ہین
انکی دستگیری مجہ مظلوم کے حق مین ایسے وقت ہوئی جب وقت میری حالت
قابل رحم تہی۔ جیسا کہ سید نصر علی صاحب مالک نصرت الاخبار دہلی و منشی
دیوان چند صاحب مالک وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ و ایڈیٹر صاحب مراۃ الہند نے
بہی بلا رو رعایت میری مصیبت کیوقت حق گوئی مین کوئی دقیقہ اُٹہا نرکہا۔
بخلاف صاحبان اخبار وظیفہ خواران مثل مکند رام سابق پوتہی نویس اخبار عام
والے کے جسکو ایسی جہوٹ لکہنے کے باعث کئی دفعہ عدالت لاہور سے سزا ملی ہین
خداوند کریم کرنل نسبٹ صاحب حال رزیڈنٹ کشمیر کو بہی سلامت رکہے جنکا قدم
مبارک کشمیر مین میرے لئے مسیحائی کر گیا۔

واضح رہی کہ **کلہن پنڈت** نے اپنی کتاب کو آٹھ حصوں مین جنکا نام ترنگا ہے
تحریر کیا ہے اور سمت کلجگی جو اسوقت ۴۹۷۶ - اور بکرمی جو اسوقت ۱۹۳۵
اور ساکا شالباہن جو ۱۸۰۰ ہی جاپایا ہی کلہن پنڈت کی کتاب کے سموت مین ہا ترگیت
بلکہ تمام عہدتک صدہا سال کا اختلاف پڑتا ہی اور اسمین بہی شبہ پڑتا ہی کہ
سموت والا بکرماجیت اصل مین وہی ہی جسنے ماترگپت کو بہیجا تہا یا کوئی اور
اس اختلاف سمت کو صحیح کرنے مین راقم کو بڑی تکلیف سی کوشش و تحقیقات
کرنی پڑی پہلی ہر چند ناکامیاب ہا تہا مگر بعد تکمیل نسخہ ہذا اور بعد تحریر و تقسیم ہو دو تین جلدون
کے بعد بمشکل وسعی اصلاح کامیاب ہوا کہ دس بارہ نسخے پرانے تحریر شدہ راج ترنگنیون
کے مقابلہ کرنے سے اور زمانہ حالات حملہ آوران ممالک غیر کے انگریزی و فارسی تواریخون
کے ملانے سے وہ اختلاف و غلطی نکل آئی کاتبون کی سہو تحریر سے بہی اُن مین
بہت اختلاف پڑ گیا ہی جدید و فارسی مورخون نے حسابات کی بالکل پرواہ نہین
کی ہی بعضون نے ماہ و یوم عہد حکومت راجگان جمع نہ کیا تہا اسلئی فہرست منسلکہ
آخر تفصیلوار درست کرکے لکہی گئی ہے امید ہی کہ صاحبان دانش و بینش اس
کتاب کی غلطیون کو بقول **الانسان مرکب من الخطاء و النسیان**
پر خیال فرماکر بدعاے خیر یاد کیا کرین ؁

حصّهٔ اوّل

جغرافیہ کشمیر

وجہ تسمیہ حدود اربعہ شکل و مساحت خطہ کشمیر

وجہ تسمیہ کشمیر کی یون بتلاتے ہین کہ اصلمین نام اس خطہ کا کشپ مر تہا یعنی مکان کشپ رشی کا یہ بہی کہتے ہین کہ قدیم الایام مین اس خطہ کی صورت تالاب کی سی تہی اور ہر طرف اسمین پانی ہی پانی تہا ستی جی یعنی شکتی (قدرت) مہادیوجی کی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلئے اسکا نام ستی سر تہا - چنانچہ اُن ایام کے نشان کشتی باندہنے کے ابتک کوہستان مین یہان موجود ہین انکو ناؤ کا بندن کہتے ہین بعد اُسکے جب کشپ مُنی نے جلدبہو دیو کو مار کر پانی براہ بارہ مولا اخراج کرکے اسے آباد کیا تو اُسی کے نام سے مشہور ہوکر کشپ مر کہلانے لگا - بعض کا بیان ہے کہ قدیم سے ہی اسکا نام کشمیر تہا کم پانی کو کہتے ہین اسمین سے

ک لیا گیا ہے اور شمیر باہر نکالنے کو کہتے ہیں چونکہ پانی اسکا باہر نکالا گیا ہی اسلیے
کشمیر ہوا شاہ بابر کا قول ہے کہ قوم کاش کے نام پر جو درہ سندہ سے یہان بنے آتی
تہی اسکا نام کاسمیر ہوا بلکہ کاشغر اور کاغان وغیرہ شہر ایسے نام کی اسی قوم کے نام سے
مشہور ہوئے ہین بلتستی لوگ اس ملک کو کش چیل اور تبت خورد والے کش چیا گلگت
والے کشیر کہتے ہین ٭

جغرافیہ دانون نے جہان کو پانچ بڑے حصص موسوم بہ بر اعظم مین تقسیم کیا ہی
ایشیا - یوروپ فرنگستان - حبشستان - امریکہ - آسٹرل ایشیا و پولن ایشیا موخر الذکر
مابعد ظاہر ہوا تہا ٭ بر اعظم ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ چہتر لاکھ میل مربع ہی آبادی قریب ۸۳ کروڑ
کے ہی - راس مشرقی سے بحیرہ قلزم تک طول اسکا ۹۶۰۰ میل ہی - عرض شمال سے جنوب
تک ۵۳۴۰ میل ہی - یونانی زبان مین ایشیا بر اعظم مشرقی کو کہتے ہین اسمین ۱۶ ملک ہین
جنمین سے ہندوستان بہی ایک ملک جنوب مین واقع ہی شاستری مین معنی ہندوستان کے
جگہ ہنود کی ہی شمال مین اسملک کے سلسلہ کوہ ہمالیہ سرحد شمالی اسکی ہی مغرب مین خلیج عرب
دریاے سندہ و مغربی گہاٹ مشرق مین ہند چینی خلیج بنگال جنوب مین بحر ہند ہی طول
اسکا کشمیر سے کنیا کوماری تک ۱۹۰۰ میل عرض کراچی سے سودیا واقع آسام تک ۱۵۰۰ میل
رقبہ اسکا ۱۲۸۷۰۰۰ میل مربع ہی - آبادی کل قلمرو انگریزی و ریاست ہاے دیسی کی تخمیناً
بیس کروڑ بقول بعضے ۲۵ کروڑ شمار کرتے ہین - خاص زبانین اسملک کی ۲۰ - اور ملکر
۲۰۰ بولیان بولی جاتی ہین - ہند کے چار حصہ ہین ۱ ضلاع واقع کوہ ہمالیہ ۲ - اضلاع واقع
میدان گنگا ۳ - میدان سندہ ۴ دکن - مشرق سے مغرب تک اسکو درمیان کوہ وندہیاچل
واقع ہی جسکے دامن مین دریاے نربدا بہتا ہی اس دریا کے شمال مین جو ملک ہی اسکو ہندوستان
و شاستری مین آریاورت کہتے ہین جنوبی کو دکن - ہنود کی پرانی تواریخ کے مطابق

ہندوستان کو دس فرضی حصص کئے گئے ہین جو کہ پورانون مین درج ہین - سرستی یعنی
پنجاب قنوج دہلی تک - آگرہ واودہ - ترہٹ دریاے کوسی سے گنڈک تک - گوریا
بنگالہ بمع بہار کے - گجرات خاندیس تک اسمین مالوہ کا کسیقدر حصہ بھی شامل ہے - باقیماندہ
حصص دکن مین ہین - مہاراشٹ یا ملک مرہٹہ مغربی کنارہ پر - اوڑیسہ مشرقی کنارہ پر
تلنگانہ گوداوری اور کرشنا ندی کے درمیان - دراوری یا تامل کا ملک کنیا کوماری تک
کرناٹا جزیرہ نما کی مغربی طرف - اس ہر حصہ کو کہنڈ کہتے ہین - انگریزون نے ہندوستان
کو اسطرح تقسیم کیا ہے - احاطہ پنجاب - اودہ - ممالک متوسط - ممالک مغربی وشمالی
احاطہ بمبئی - احاطہ مدراس و ریاست ہائے دیسی ہند مین ۱۵۳ ہندوستانی
ریاستین ہین جنمین ۱۳۰ مین راجہ لوگ حکمران ہین اور ۱۳ مین نواب وغیرہ ہندوستان
کی مشہور ریاستین یہ ہین - اول راجپوتانہ ہند کے شمال و مغرب مین ذیل بیکانیر
جیسلمیر - جودہپور - بہرتپور - دہول پور - کرولی - جیپور - کشنگڈہ - ٹونک - بوندی
کوٹہ - جہالاوا - پرتاب گڈہ - بانسوارہ - ڈونگرپور - اودیپور - سروہی - کروہی وغیرہ
دوم گجرات ہند کے مغرب مین - گوالیار - اندور حیدرآباد - وسط مین میسور - ٹراونکور
جنوب مین علاوہ انکے رامپور - چرکاری - شاہگڈہ - بھگیلہ - سرگجا یانام وغیرہ
پنجاب مین چونکہ پانچ دریا رواں ہین اسلئے اسکو پنجاب کہتے ہین - نام ان دریاؤن
کے یہ ہین ستلج - بیاس - راوی - چناب - جہلم - صدر مقام اس احاطہ کا لاہور
ہے جسکو فرزند سری رام چندر جی نے اپنے نام پر بنام لوہ پور آباد کیا تہا - پنجاب مین دس
کمشنریان ہین اور ریاستین پنجاب کی یہ ہین - نواب پٹودی کمشنری دہلی سے متعلق
ہے - دوجانہ - لوہارو متعلقہ کمشنری حصار - مہاراجہ پٹیالہ - جیند - نابہ - مالیرکوٹلہ -
کلسیہ کمشنری انبالہ مین - ناہن - سرمور - کیونتھل - جبل - نالاگڈہ کہلور وغیرہ

۳- ٹھاکرائیان شملہ مین کپورتھلہ منڈی سوکیت - چنبہ جالندہر مین فرید کوٹ
لاہور مین کشمیر - نیپال - بہوٹان شمال مین ٭

ریاست کشمیر بہی احاطہ پنجاب مین کوہ ہمالیہ کے کوہستان بلند کے درمیان ایک
وسیع خطہ واقع ہے جو کہ پنجاب کی سرحد شمالی بناتا ہے اور مطابقت لٹی چوڑ یعنے
عرض البلد کے ایشیا کے شہر پشاور - بغداد - دمشق افریقہ کے فیز واقع مراکو امریکا
کے جنوبی کرولینا سے ملتا ہے - سری نگر ۳۴.۰۵ لٹی چوڑ یعنے عرض البلد شمالی اور لانگی
چوڑ شرقی ۷۴.۴۸ کے اندر ہے بحساب یونانیان اقلیم چہارم کے اول مین بموجب
انتظام صاحبان انگریز پنجاب کے شمال مین گنا جاتا ہے - گرینوچ یعنے لنڈن سے
ہارسی یربت ۷۰.۴۰ درجہ ۵۵.۴۹ دقیقہ و ایک ثانیہ پر ہے ان تمام کوہستان نے جو
پنجاب و جموں و کشمیر تک پڑتے ہین اسکو ہندوستان سے اور ان جملہ کوہستان نے
جو کہ تبت - لداخ وغیرہ تک واقع ہین وسط ایشیا سے جدا کر دیا ہے گویا وسط ایشیا و
ہندوستان کے درمیان یا دونون کے متعلق یا سب سے علیحدہ بقول لیکہ ستھراتین لوک
سے نیارا ہے اسکو جاننا چاہئے مگر چونکہ قدیم الایام سے توسل اسکا ہندوستان سے رہا
اور قدیم سے باشندے اسکے بہی ہنود ہی ہین اور اب بہی ریاست جموں
سے جو کہ ہند کی سرحد شمالی مین شمار ہوتا ہے اسکا تعلق ہی اسلئے ضرور اسکو ہندوستان
کے ساتھ شمار کرنا واجب و لازم ہے اسکے شمال مشرقی کوہستان لداخ سے چین
تک بودہ مذہب اور شمال مغربی مقام گلگت و حصورہ سے روم تک اسلام چلا گیا ہے
اور جنوب مین کہوسی ہامہ سے بحر ہند تک ہندو مذہب واقع ہے - یہ خطہ ہر
چہار طرف کوہستان بلند سے محدود ہے گویا خالق نے ان کوہستان کو اسکی حفاظت
کیواسطے قدرتی اور مستحکم دیوار پناہ بناکر بطور محصور قلعہ کے بنا دیا ہے ٭

حدود اربع اسکی یہ ہین شمال مین تبت خورد و تبلیل - درآور - بلتستان
کھپورہ - اسکردو * جنوب مین اکھنور - جمون - پونچھ - نوشہرہ - کشتواڑ - بھدرواہ
جہلم - گجرات - سیالکوٹ * مشرق مین دراس - زنسکار - سورو - لداخ * مغرب
مین اُرد - پکھلی گکھڑ - ہزارہ - راولپنڈی - خاص درہ کشمیر کی حد جنوبی پیر پنجال
حد شمالی کوہ ہرمکھ و گنگابل وغیرہ * مغرب مین بارہ مولا مظفرآباد * مشرق مین
عیشمقام وغیرہ * بعض مورخون نے اس خطہ کو دریاے کرشنا گنگا سے دریاے
پنجاب تک شمار کیا ہے - یہ ایک بڑا وسیع میدان ہے جسمین بسبب درمیان آجانے
اور بہت سے کوہستان کے ہر طرف اور چھوٹے چھوٹے درے بن گئے ہین ان تمام
میدانون اور کریون کی زمین ۴۵۰ میل مربع گنی گئی ہے - میدان پنجاب
سے میدان کشمیر ۵۰ اور ۷۵ میل کے فاصلہ پر ہے اس درمیان مین تمام پہاڑ
اور اُنکے درہ واقع ہین - بقول ڈریو صاحب طول کشمیر کا ۸۴ میل اور شمال
مغرب سے جنوب مشرق تک عرض اسکا ۲۰ سے ۲۵ میل تک ہے رقبہ اسکا ۱۸ ہزار
سے ۱۹ ہزار میل تک مربع ہے بلندی سطح سمندر سے ۵۲۰۰ فٹ سے ادنیٰ اور ۶
یا ۷ ہزار فٹ سے نیچے شمال مشرق طرف کا حصہ پست تر ہے اوسط سطح ہموار
پنجاب کے میدانون سے کشمیر کا ۵۰۰۰ فٹ بلند ہوگا اور ۶۰۰۰ فٹ سمندر سے کوہستان
گرد نواح مین سے شمال و مشرقی چوٹیان ۱۸ ہزار فٹ تک بلند ہین اور شمال
مغربی آخیر خط کی ۱۲ ہزار سے ۱۳ ہزار تک بلند ہین جنوب مغرب کی طرف بڑا
سلسلہ پنجال کا جو پنجاب کو کشمیر سے علیحدہ کرتا ہے ۱۴ ہزار سے ۱۵ ہزار فٹ تک اونچا
ہوگا اور طول اسکا ۸۰ میل کا ہے خطہ کشمیر کا میدان اسلام آباد کے پاس تنگ
بلکہ اسکے نیچے تک صرف ۱۰ یا ۱۲ میل اور سرینگر کے پاس فراخ ہے اینس صاحب

نے طول کوہ پنجال کا ۸۴۰۰ میل تک لکھا ہی +
شکل اس خطہ کی منحنے طور پر ہی یا مربع مستطیل بھی اسکو کہہ سکتے ہین - اسکے اندر کہڑے ہونے مین ہر چہار طرف بڑی بڑی کوہستان اور پہاڑ نظر آتے ہین اور میدان مین دریا تالاب اور دلاویز درخت چنار سفیدہ وغیرہ کے دکہلائی دیتے ہین *

آب و ہوا و موسم کشمیر

آب و ہوا اس خطہ کی ازبس تر و تازہ صحت بخش و راحت افزا ہی چنانچہ جو جو سیاحان نامی و محققان گرامی یہان آئے سب نے متفق اللفظ اسکی آب و ہوا و موسم و مشہور چشمہ ہائے پر بہار و انہار و مرغزار بے خار و باغات و میوہ جات گوناگون و سبزہ ہائے نادر و بوقلمون کی تعریف کی ہی شاہان مغلیہ کو بہی اسکے موسم دلکش و دلاویز جان سی زیادہ عزیز تہے چنانچہ انہون نے یہان بہت سی محلات عظیم الشان و باغات رشک افزائے روضۂ رضوان بناکر آراستہ و پیراستہ کئی اور خود محو تماشا ہوئی بلکہ عرصہ ۳۰۰ سال سی سیاحان انگریز جو تمام ممالک فرنگستان و امریکہ وغیرہ مقامات دور و دست سی اسکی تعریف و توصیف سنکر بشوق و ذوق تمام بصرف زر کثیر و برداشت تکالیف و مصائب راہ یہان آتے ہین سیر و سیاحت سی محظوظ و مسرور ہوکر اسکو زبدۃ الاقالیم بتاتے ہین بیت اگر فردوس بر روئے زمین است * ہمین است و ہمین است و ہمین است + اکثر مریض جو کہین تندرست نہین ہوتے یہان آکر صحت پاتے ہین چنانچہ عرفی نے کہا ہی بیت ہر سوختہ جانیکہ بکشمیر درآید + گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید + یہ ملک بسبب اپنے زیادہ تر بلندئی کوہستان

کے میدانہاے ہندوستان سے بہت سرد ہے اسکے پچھلے حصہ کے موسم جنوبی فرنگستان
اور کوہستان کے گرد نواح کی آب و ہوا ممالک ناروے اور پولینڈ واقع یورپ کی مطابق ہے
جولائی اگست — ماہ اساڑھ و ساون مین اسمین کسیقدر گرمی نمودار ہوتی ہے بموسم گرما مقیاس الموسم
کا پارہ ۵۵ سے ۹۰ درجہ تک اور سرینگر مین کبھی ۹۵ درجہ تک ویہر کسیوقت پہنچ جاتا ہے
دسمبر جنوری — اسے زیادہ کبھی گرمی نہین ہوتی۔ پوس و ماگھ مین سردی یہان بشدت پڑتی ہے بعض
فروری — اوقات بماہ پھاگن برف باری کے باعث اسقدر برودت ہو جاتی ہے کہ ہوا سے
سرد جو برف سے لگ کر چلتی ہے بدنپر جہان لگ جاوے وہ حصہ سُن ہو جاتا ہے ہوا جو
ناک اور مُنہہ سے دم کے ساتھہ نکلتی ہے وہ مونچھون اور ڈاڑھی پر جم کر موتی کے
دانہ سے بنجاتے ہین اور ہاتھہ پھیرنے سے گھل کر بہہ جاتے ہین اور دریاؤن پر
پانی یخ بستہ ہو جاتا ہے جسکو تل کترو کہتے ہین اور چھتون سے جو پانی کے قطرہ بہتے
ہین وہ جمکر مثل گزون کے آویزان ہوتے ہین انکو ششر گنیٹھ کہتے ہین اور برف
پر جو بلور سا جمکر لگ جاتا ہے اسکو کٹ کشو کہتے ہین۔ یہ برف جو کشمیر مین برستی ہے
اسوج — مثل کابل کے مُضر نہین ہوتی + برف پہلے پہل ماہ اکتوبر مین کوہستان پر وسط
دسمبر کو میدان کشمیر مین برستی ہے اور بیساکھ یا آخر اپریل تک پڑی رہتی ہے +
پنڈتان کشمیر نے موسم کو چھ برابر حصونپہ تقسیم کیا ہے وہ ہر ایک حصہ دو دو ماہ پر شامل ہے
نام انکے یہہ ہین (۱) بسنت جسکو سونتھہ بھی کہتے ہین یہ موسم ماہ چیت و بیساکھ مین
ہوتی ہے چونکہ اسمین کبھی بارش کبھی دھوپ ہوتی ہے اسلیئے اسکو گندہ بہار بھی کہتے
ہین + (۲) گریشم ماہ جیٹھ و اساڑھ کو کہتے ہین اسمین پوری بہار و قدرے گرمی
نمودار ہوتی ہے + (۳) ورکھات ساون و بھادون کی موسم برسات کو کہتے ہین +
(۴) ہرد اسوج و کتک کے دنون کو جبکہ خشک ہوا چلتی ہے + (۵) ہیمنت مگھر و پوس

کا نام ہی جبکہ برف باری اور سردی ہو جاتی ہی ۞ (۶) ششر ماگھ و پہاگن کی شدت
سرما کا نام ہی ان مہینون مین تو یخ بستگی کی نوبت آتی ہی ۞ موسم بہار مین سب سے اول
پہول بید مشک کا پہر شگوفہ بادام کا پہر تمام درختون کا شگوفہ ہوتا ہی برسات مین کبہی
ترشح کے باعث برودت اور کبہی حبس ہو کے سبب گرمی ہو جاتی ہی اور مچھر۔ پسو۔
کہٹمل وغیرہ جانور بہت ستاتے ہین خزان مین بہی جو چنار وغیرہ درختون کے پتے سرخ
ہو جاتے ہین ایک عجب شگوفہ ہو جاتا ہی کاتک مین شگوفہ زعفران کی سیر ہوتی ہی چنانچہ کسی نے
خوب کہا ہے **مصرع** زعفرانے دیدہ باید راہ ہندوستان گرفت ۞ اکثر موقعون پر
کشمیر مین سخت زلزلہ آتے ہین جیسا کہ ۱۸۴۷ء اور ۱۸۶۳ء و ۱۸۸۵ء اور سمت ۱۹۳۴
بکرمی کی شورا شوری کو آیا تہا ۲۶۔ جون ۱۸۸۵ء مین قریب ایک ہزار دو سو مکانات کے
منہدم ہوئے تخمیناً ایکہزار آدمی مر گئے یہہ زلزلہ نہایت سخت تہا لوگ اپنی مکانات
چہوڑ کر میدانون اور کشتیون مین پناہ گزین ہوئے اسوقت اس زلزلہ کی سخت
اور متواتر صدمات سے دریا کی روانگی مین بہی استادگی پائی گئی چلتا ہوا دریا کہڑا ہو گیا
محرم یا صفر مین ایک ایک دن مین کم سے کم ایک یا دو سو صدمات محسوس ہوئے
ایسے وقت پر وبا ہیضہ بہی نمودار ہوتی ہی جیسے سمت ۱۹۱۴ اور سمت ۱۹۲۴ اور سمت ۱۹۲۹
سمت ۱۹۳۳ مین بہت نقصان کیا کوہی درون اور مرغوان مین زیادہ تر سردی کبہی نیز
کسیقدر گرمی اور اطراف شہر مین اعتدال موسم ہوتی ہے ۞
مقدار دن کا یہان زیادہ سے زیادہ ۱۴ گہنٹہ ساڑہے تیرہ منٹ تک جو کہ جہتن کی
سنکرات یعنی ماہ جیٹہہ مین ہوتا ہی اور کم سے کم پونے دس گہنٹہ تک دہن کی سنکرات مئی
مین (جو کہ اکثر ماہ پوہ مین پڑتی ہی) ہوا کرتا ہی ۞ دسمبر
پانی کشمیر کے دریاؤن کا عموماً پینے مین آتا ہی لیکن سب سے عمدہ پانی چشمہ شاہی و

صاجی۔ کوکرناگ نالہ مار وآب گگری بل وتیل بل واسک ناگ۔ دلہرہ بل وغیرہ کا گنا جاتا ہی دریاے وتستا کا پانی علی العموم پیا جاتا ہی دریاے سندہ و ویری ناگ کا پانی نہایت سرد ہی و دودہ گنگا وامراوتی کا پانی سفید رنگ ہی۔ تولہ مولہ وگنگہ کا پانی متقدس گنا جاتا ہی٭

شہرت وپیداوار کشمیر

ہر ایک ملک مین یہ خطہ بینظیر مشہور ہے اور سب تو مین اسکو بہشت نظیر کہتی ہین ہنود اسکو زمین کا سر اور آنکہین کہتے ہین اسکے برابر کسی ملک کو متبرک نہین سمجہتے۔ اُنکا قول ہی کہ اُنکے تمام تیرتہہ یہان موجود ہین

شلوک

दिव्यन ज्ञ त्नपातालेभूतलेचनलानले ।
याक्षिती र्था निति इ िजनानिकाश्मीरमण्डले २

معنی پاتال مین جو تیرتہہ ہین یا زمین پر جو ہین بہشت مین جو ہین وہی سب کشمیر دیش مین ہین

شلوک

चक्रभृद्विजयेशादिकेशविशानभूषिते ॥
तिलांशोपिनयत्नास्तिइध्यास्तीर्थैर्बहिष्कृतः २

معنی چکدر، بیجبیشر وغیرہ کشیوانتیان وغیرہ سے جو زیبا ہی اُسکا ایک تل کے برابر حصہ تیرتہون سے خالی نہین ہی مسلمان لوگ بہی اسکو بہشت نظیر اور باغ سلیمان کے نام سے پکارتے ہین انکی بہی بہت سی زیارتین اور آستان بزرگون کے یہان ہین اُنکا قول ہی کہ حضرت سلیمانؑ بہی یہان آئے ہی بعض کا اعتقاد ہی کہ حضرت موسیٰؑ کا گذر بہی یہان ہوا تہا٭

سواے انکے اسمین بعض راجے اور فرمانروا ایسے گذرے ہین جنکی فتوحات نے دور دور تک وسعت اور نام آوری حاصل کی ضرب اور سکے انکے ابتک کہ تیوہ چکدر اونتی پور اور بیج بہارہ کی زراعتون سے کاشتکاری کرتے ہوے یا بارش کیوقت

نکلتے ہین جو کہ اُنکی عظمت و شوکت کے شاہد حال ہین چنانچہ فرمانروائیان ذیل کے سکہ راقم نے بہی بچشم خود دیکہا اور میجر منٹگمری صاحب بہادر نے ایشیاٹک سوسائٹی کو بہیجے جنکو ڈاکٹر بہولر صاحب وغیرہ سیاحان نے بہی دریافت کیا۔
[1] شرمی کرما۔ [2] تورمان۔ [3] پروسین اسکے وقت کی اشرفی بہی ایک سیاح کو ملی تہی۔ [4] شنکر ورما [5] گوپال ورما۔ [6] سوگندا رانی۔ [7] اونتی ورما۔ [8] چکر ورما۔ [9] پردہ گفت۔ [10] کہیم گفت۔ [11] ابہی منیو [12] نندہ گپت۔ [13] بہیم گپت۔ [14] ودا رانی۔ [15] سنگرام راج۔ [16] ہری راج۔ [17] اننت دیو۔ [18] کولش پیڈ [19] ہرش دیو۔ [20] سوسل۔ [21] سہمدیو۔ [22] جی سنگہ۔ [23] اونتی ورما۔ [24] جیاپیڈ۔ [25] راج دیو۔ [26] جی دیو [27] سکندر بت شکن۔ [28] زین العابدین۔ [29] حیدر شاہ۔ [30] حسن شاہ۔ [31] بہرام شاہ۔ [32] فتح خان [33] ابراہیم۔ [34] اسمعیل۔ [35] نازک شاہ چک۔ سکہ گریک بہی یہان ملتاہی۔ جو کہ غالباً پنجاب سے پہنچا ہی کیونکہ گریک لوگ یہان نہین آے سکندر اعظم کے بعد یہ لوگ پنجاب مین جہلم تک آے تہے۔ [36] سکہ رنجیت سنگہ و [37] ہری سنگہ و مہاراجہ حال کا اسوقت یہان چلتا ہی اور انگریزی روپیہ بہی یہان چلتا ہی۔

عظیم الشان کہنڈرات۔ اننت پورہ وکرپورہ دامودر ودیر سپورو للتا پورہ۔ ہارپی بریت پانپور۔ رعنا واری۔ نوشہرہ وغیرہ مقامات بہی اسکے جاہ وجلال قدیمی کے گواہ ہین۔

ہر ایک طرح کی موسم آب وہوا و پیداوار یہان موجود ہونے کے باعث یہ خطہ تمام دنیا کا ایک نمونہ ہی تمام کانین یہان پائی جاتی ہین گو ڈربو وغیرہ واقفان علم جیالوجی یعنی کانہا نے لکہا ہی کہ جو کانین یہان ہین وہ اس لایق نہین ہین کہ اُن کے کہودنے سے سوائے زرخرچ شدہ کے کچہہ منفعت بہی حاصل ہو مگر اُنکا ہونا سب لوگ مانتے ہین۔ کان مس متصل عیشمقام۔ نیز بموجب تحریر زونہ ملچ

مؤرخ دویم راج ترنگنی کے کا مراج مین * **کان آہن** موضع شار وصوف واقع وزارت اننت ناگ مین نے ہری مین موضع آدہڈون حصہ منزلی و شار مین کارخانہ آہن اب بہی موجود ہی * **سنگ وانم** باہال مین * **سنگ نیلوٹ** برنگ سفید سرخ - زرد وغیرہ وچہن پارہ مین * **کان گچ** بارہمولا وصفاپور مین * **کان طلا** کامراج مین * **کان بلور** کوہ گواشہ براری مین اور گنجہ بل مین اس کان کو اول وقت گنہ جیوور نے دریافت کیاتہا حکماء کاقول ہی کہ جہان بلور کی کان ہو وہان سیوہی ضرور ہوتا ہی چنانچہ پنڈت زونہ راج نے اپنی کتاب مین لکہا ہی کہ زین العابدین کو رتن یعنے جواہرات ہاتہہ لگے تہی جنکا نام اُسنے زینہ رتن رکہا تہا اور سمت ۱۹۳۹ مین مہاراجہ صاحب بہادر والی حال کو پانگا پاڈر سرحد کشتوار ولداخ سی نیلم بہی ملا ہے جسنے اُس تحریر کو ثابت کیا * **کان چقماق** بہی یہان ہی گندہاک بہت سی خشبو نکلتے نمودار ہوتا ہی * **کان زغال سنگ** غالباً پیچی ہامہ مین ہی *

یہان کے پنڈت لوگ بڑے بڑے عالم وفاضل حکیم درجہ اوّل وشاعران کامل ہوگذرے ہین جنکی تصانیف وتالیف بڑے قدر ومنزلت سی دیکہی جاتی ہین - مہابہاش کی شرح مصنفہ کیٹہ چارج منجملہ اُنکے نظیر بےعدیل ہی - برتہہ کہتا و راج ترنگنی - چندرہ ویاکرن - نیلہ مت پوران وغیرہ بہی قابل توصیف ہین علم شیو یعنی شیوا فلاسفی اسی ملک مین اختراع ہوا ہی بڑے بڑے فاضل صاحب تصنیف یہ لوگ ہوگذرے ہین * **مؤرخ** (سورت - ہولاراج - پدمہ مہر کہیم اندر - کلہن - زونہ راج - شرپور - پراجہ بٹ - جولاکر) **عالمان شیو** (جگودرت - لوگہ راج - کہیمہ راج - ابہناگفتا چارج - لکہمن گپت اوتپل دیو - سومانند - کلٹ - راہہ گنٹہ - نارایں بٹ - وسہ گپت) *

عالمان کاو یعنے شاعری - ممٹ - کیٹ - آلٹ - موکل - آنندوردن رتناکر - بانہ بٹ - چندر آچاری - شنکک - برتری ہرنٹ - بلہن - شوہ سوامی - روپک ریتہ - صاحب کول - جی انت - جگدہر بٹ - آنند رازدان - پشت کٹہا چاری باسکر نتہہ پرکاش درش - صاحب رام کول لسہ کاک غنی - گامی - وغیرہ وغیرہ مقبل - مجرم ؛

پارچات پشمینہ جو یہان تمام دنیا سے بڑہکر بنایا جاتا ہی ایک خاص چیز ہے ؛ نقاشی نقاشان مانی و بہزاد ثانی جو کہ قلمدانون صندوقون اور انگریزی اشیاء میز لفافہ دانون وغیرہ پر کیجاتی ہی اور دستکاری زرگران بابت نقاشی زیورات و ظروف کے حیتر کاری - ملمع سازی - نوایجادی - میناکاری - وغیرہ قابل دید ہی ؛

اناج ہر طرح کا یہان پیدا ہوتا ہی - صرف چنا اور نیشکر نہین بویا جاتا - **زعفران** بہی ایک خاص چیز ہے - کوٹہہ کوہستان مین پیدا ہوتی ہی - چاول ۹۶ قسم کے باقی خیال گال - ارزن - مونگ - شنگ - واری ہوٹہہ - مٹر - ماش - کروتہہ - شوت وغیرہ - ۴۸ - اقسام کے ۔ کپاس - افیون - شہد ۳ قسم کا ۔ روغن زرد - پشم گوسفند - پرکلگی ابریشم وغیرہ یہانکی پیداوار ہی - گندم پنجاب کی کنک ہی کسیقدر گرم ہی - درختان میوہ دار ۲۶ جنمین سے انار - انگور - ناشپاتی - امرود - سیب - بہی - آلو بالو - زرد آلو گلاس - سیزہ - بادام - توت - چہارمغز - شفتالو - عناب - پستہ مغز - آلوچہ عام ہین ؛ بید مشک - بید - چنار سفیدار - بڑے بڑے درخت ہین انکے سوائے ۲۳ - درخت میوہ دار اور ۷۰ بے میوہ جنگلون مین ہوتے ہین - دیودار - سنگل - کیلون - چیل وغیرہ کے درختون کی چوب عمارت مین لگتی ہی - امرود ۷ قسم کا جنمین سے عنبری اعلی قسم کا ہوتا ہی - انگور ۲۰ قسم کا - بہی ۳ قسم - آلو بالو ۴ گلاس ۴ - انار ۶ - توت ۸ - زرد آلو

شفتالو ۴ - بادام ۲ قسم کے ہوتے ہین - سمت ۱۹۲۴ بکرمی مین انگور فرانسیسی بہت اقسام کے
اور انگلستانی بہی یہان بوئے گئے - سمت ۱۹۳۳ مین گیاہ لیس بہی بویا گیا - ادویات
۷۴ قسم کی یہان ملتی ہین چرند جانور ۴۸ قسم کے جنمین سے شیر گوزن مارخور کیل
سگ دریا سے - موش جنگلی - گورخر - آہو - روباہ - پرند بہی ۹۷ قسم کے منجملہ جنکے
جل - قمری - مرغ زرین - عقاب - کبک - بلبل - دُرّ - کبوتر - مینا - فاختہ - ہزار داستان
وغیرہ خاص ہین - گوزن کے سینگ سیاح لوگ اکثر لے جاتے ہین - سگ و موش
جنگلی و روباہ و پرندہ نیل کے پوست سے عجیب و غریب پوستینین تیار ہوتی ہین اور اکثر
پرندون کو اُنکی خوش بیانی و عذب اللسانی خوش آیندہ آوازین سُننے کو بعض
شوقین لوگ پالتے ہین یہان کے دریاؤنمین مچھلیان ۱۳ قسم کی ملتی ہین
شالباف لوگ جوڑہ کانی جوڑہ قدوار - جوڑہ شاہ پسند - قصابہ متن دار -
قصابہ الوان دار - جامہ دار - قصابہ چہار باغ بنتے ہین - **رفوگر** قصابہ - رومال -
جوڑہ کنج دار - جوڑہ حاشیہ دار - چوغہ - گلوبند - دامان لباس میم صاحبان
کاڑھتے ہین **چکین** دوز رومال ہے چکن سادہ نیم زری طاقین حاشیہ سوزنی
چکنی - کلابتون آستین دار بناتے ہین **زرگر** دستونے - بازوبند - گوشوارہ - کنٹھا
سرپیچ بیرلی - انگشتریان - دُر جیغہ دانی - انت - وتر - بالیان - حلقہ بند -
دودہ ہرد - ترمچی - حلقہ گلو - سوکھ کلہ پوش - سنگہ تعویذ - تعویذ سر - لونگ - چاگل
ڈیکہ ٹیکہ - چنپا کلی - ترلو - پوشہ باوٹ - وال ہرو - آبخورہ ہے نقرہ وطلا -
صراحی - پیالہ - نمک دان - تیلہ نما بناتے ہین - آہنگر ہر ایک قسم کا سامان حرب و آہنی
اشیا و قفل بند و قہل سے ولایتی تیار کر لیتے ہین *
کشمیر مین مشہور ہے کہ گندم شاہ آباد و شلغم ہری پور - برنج بہوسا و اقع پرگنہ دیوسر -

ساگ پانپور۔ روغن لتہ پور۔ حجرات ہرہ پور واقع شوپیان۔ برہ نندہ پور۔ میر بحری۔ دال خام پور پرگنہ شاہ آباد۔ تنباکو مقام جے ہوم و بری واری۔ انگور ریپور واقع پرگنہ لعل نہایت عمدہ اور لائق تعریف ہوتا ہی۔ پالو کشمیری بہت مضبوط و خوبصورت ہوتے ہین۔ یہ تمام باتین باعث شہرت کشمیر ہین +

مضافات کشمیر

مضافات سے مراد اُن مقامات کی ہی جو متعلق کشمیر ہین وہ یہ ہین۔ کشتوار۔ بہدرواہ پونچھ۔ تبت خورد یعنے لدٔاخ۔ گلگت۔ اسکردو +۔ پرگنات لدٔاخ ۷ ہین۔ لدٔاخ لاپیرو یا سمین۔ ٹانجی۔ لوبراہ۔ رُوکشو۔ جنہہوٹ + پرگنات اسکردو۔ سکر۔ اسکردو۔ کرس۔ کہپلو۔ تولٹی۔ خرسک۔ روندو۔ برکونہ۔ دراس۔ کرگل۔ سورو۔ تلیل + پرگنات گلگت پونیال۔ دیل۔ حصوہ۔ چلاس۔ کرنبخ۔ لوٹن + جموں جو اسوقت اس خطہ کا دارالسلطنت ہی +

جمون

جمون کو راجہ جامبو لوچن نے جو کہ حضور مہاراجہ صاحب کے بزرگون مین بعہد سلف ہو گذرا ہے اپنے نام پر آباد کیا تھا۔ یہ شہر دارالسلطنت دولت کشمیر و جمون کا ایک چھوٹی سی پہاڑی کی چوٹی پر آباد ہی اسکی پہاڑی کے نیچے جنوب و شرق رویہ شہر سے بفاصلہ ۴۰۰ فٹ دریاے توی جو کوہستان بہدرواہ چنینی کے کوہ سیوج کے چشمہ واسک ناگ سے نکلا ہی بہتا ہے اور جمون کے آگے تخمیناً ۴ کوس تک بہکر دریاے چناب مین ملتا ہے جمون کے نیچے پاٹ اسکا تخمیناً ۱۰۰ گز کا ہے

نالہ سرائچین

اسپر سمت ۱۹۳۳ مین بغرض عبور شہزادہ پرنس آف ویلز اور سمت ۱۹۳۹ مین واسطے عبور جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب کے چوبے پل بنایا گیا تہا - کوہ جمبون آغاز کوہستان مین واقع ہی یہ مقام میدان پنجاب سی ۲۰۰ یا ۳۰۰ فٹ اور سطح سمند سی ۲۰۰۰ افٹ بلند ہی دریاے توی کی اس پار سی گاڑیون بگہیون وغیرہ کا راستہ ختم ہو جاتا ہی اس شہر کے تین دروازے ہین - گمٹ - جوگی و شیر انوالہ - بازارون مین گول تیہرونکا فرش ہی دروازون سے گہاٹیان نیچے اترنی پڑتی ہین اور آمد و رفت مسافرونکی رپورٹ اور زکات لکہی جاتی ہے ۔

منڈی محلات شاہی کا نام ہی جو کہ دریا توی کیطرف بنی ہوئے ہین منڈی کے باہر کو تالاب کے کنارہ مندر گدادہوجی جو مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۹ مین بنوایا اوسی سے ملتے ہوے مکانات دیوان صاحبان ہین اور دوسری طرف کو ڈاکخانہ و تارگہر سمت ۱۹۳۳ مین میگزین کے پاس پریڈ کی ایک طرف کو ایک بڑی عالیشان عمارت موسوم بہ عجایب گہر جو بغرض فرودکش ہونے **شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان** کے بہت وسیع عظیم الشان بنائی گئی ہے جسمین اب حضور مہاراجہ صاحب بہادر اکثر دربار منعقد فرماتے ہین اسکے محاذ مین ایک میدان وسیع اور عقب مین تالاب عمیق اور پایئن مین حضوری باغ بنا ہی اسکے جنوب کیطرف تہوڑے سی فاصلہ پر مندر سری رگھوناتہ جی کا جسمین اور بہت سی مندر اور سادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی بنی ہے سمت ۱۹۳۹ مین ایک مندر شوجی کا بہی بنا - یہ سب مندر مہاراجہ رنبیر سنگہ جی بہادر نے اپنے عہد مین بنوائی ہین ان مندرون مین سوالاکہہ مورتی سالگرام کی استہاپن کی گئے ہین اس مندر مین مسافرون اور غریبون کو تین روز تک سدابرت ملتا ہے اس مندر سے اوپر کو دوسرے ہین اس سے آگے زکات خانہ آگے

جاکر دہنی طرف کو کنک منڈی اور دو بازار اور قدیمی شووالا اور سامنے کو دو سمرکر ماستہ مدرسہ و مطبع بدیا بلاس - آگے جاکر پرانی منڈی یعنے جہانکہ محلات راجگان سلف تہی بنا کردہ راجہ مالدیو او مندر رگناتہ جی سے دہنی طرف کو ایک تالاب ہی جسکا پانی پیا جاتا ہی آگے بڑہکر روشن شاہ کی قبر ہی جسکو لوگ مانتے ہین اسکے درمیان آجانے سے بازار تنگ ہوگیا ہی - پہر گمٹ دروازہ ملتا ہی - جہان توپخانہ و چہاونی فوج ہی - و مندر کے سامنے جانے سے بارکین ملتی ہین - جہان انگریز فروکش ہوتے ہین اور اس سے آگے جوگی دروازہ جہان چہاونی فوج اور سمرگہٹ مردگان ہنود کی ہے - سوا اِنکے مندر ہا ئی دیوان صاحبان و میان صاحبان و سرداران وغیرہ پیر مٹہا مستری خانہ بیگم کی حویلی پمپ آب کش رانی کا تالاب وغیرہ مقامات مشہور ہین - شہر کے باہر ہر طرف ایک جنگل ہی - جسکو جہڑی کہتے ہین ہر پاسے توی کے اس پار قلعہ باہو ہی جسمین کالی کا مندر ہی - و شیو دوارہ اور پیر منڈل جمون کے متعلق دو تیرتہ ہین - جنکو مہاراجہ گلاب سنگہ نے بنوایا تہا ٭
پانی اور لکڑی کی جمون مین بہت قلت ہی پانی توی کا شہر مین پہونچانیکو ایک پمپ لگوایا گیا ہی رقبہ شہر کا ایک میل مربع ہوگا اور آبادی قریب ۲۰ ہزار آدمیون کے رقبہ علاقہ جمون کا ۸۰۰۰ ۳ میل مربع سات وزارتون پر منقسم ہی - نام انکے یہ ہین ٭

نمبر	نام وزارت	رقبہ بیگہا گہماؤ	تحصیل	پرگنات	کیفیت
۱	جمون خاص یا دینیگر پورہ	۶۸۶۴۵	۴	۳	وزیر وزارت بسیر سنگہ پورہ مین رہتا ہی
۲	جسروٹہ	۲۵۹۱۵۹	۲	۱۲	
۳	رام نگر	۶۵۹۲۴۰	۴	۳۰	

نمبر	نام وزارت	رقبہ گہماؤ	تحصیل	پرگنات	کیفیت
۴	اودہم پور	۳۹۰۳۶۵	۶	۶۶	سمت ۱۹۳۴ مین اسمین سے (سنہ ۱۸۷۷ء)
۵	ریاسی	۲۱۳۵۹۰	۳	۲۱	ایک دوسری وزارت اسمی
۶	نوشہرہ	۳۴۱۲۶۶	۳	۱۹	کشتوار علیحدہ ہوکر قایم کی گئی ہے
۷	مناور	۹۱۱۲۴۳	۳	۱۸	

کل علاقہ جمون وکشمیر کا مل کر بقول ڈریو صاحب انگلنڈ اور ویلز سے کچہہ کم نہین ہے رقبہ کل اسکا ۶۸۰۰۰ ہزار میل مربع ہے

چناب کے مشرق مین یہہ مقامات مشہور ہین

بسولی سے ایکدن کی منزل پر بلاور جہان راجگان بلاوریہ و بسولی رہتے تہے - بسولی سمت ۱۹۳۹ مین میان امر سنگہ صاحب فرزند اصغر مہاراجہ صاحب کو بعوض حیدر دا (سنہ ۱۸۸۲ء) بموجب ناراضگی زمینداران جاگیر مین دی گئی ہے - بلاور سے مغرب مین رام کوٹ چند میل پر ہے یہ مقام مہاراجہ صاحب کی شہزادی کو بطور جاگیر جہیز مین ملا ہوا ہے اسلئے جسوالون کے قبضہ مین ہے اسکے پاس مانخوٹ ہے اسمین ایک قلعہ ہے

رام نگر رام کوٹ کے شمال مین ۲۷۰۰ فٹ سطح سمندر سے بلند یہان کشمیری مسلمان بہت رہتے ہین اور شالبافی کا کام کرتے ہین - اودہم پور سطح سمندر سے ۲۴۰۰ فٹ بلند اسکو میان اودہم سنگہ* نے اپنے نام پر آباد کیا تہا - اسمین ایک بازار چند عمدہ محلات سرکاری وجیلخانہ بہی ہے - کرمچی چار میل پر - یہان پہلے بہٹیال ذات کا رئیس تہا اور تخت جمون کو دو ہزار روپیہ سال اور دس سوار باج دیتا تہا - سمت ۱۹۰۱ مطابق ۱۸۳۴ء کے (سنہ ۱۸۴۴ء) مہاراجہ گلاب سنگہ نے اسکو بزور شمشیر دبا لیا پر منڈل سے

* میان اودہم سنگہ صاحب مہاراجہ صاحب حال کے بہائی تہے -

جنہ میل ہیر دو تالاب ہین سر وہین سر آدہ میل لمبا اور پاؤ میل چوڑا اسکے کنارونپہ آمون کے درخت ہین اور سر وہین والے میان لوگ آباد ہین - مان سر پون میل لمبا اور آدہ میل چوڑا پہاڑیون سے محدود ہے*

چناب کے مغرب مین یہہ مقامات مشہور ہین

اکہنور جمون سے ۴ اکوس دریاے چناب کے کنارہ پر یہ قصبہ بہت پرانا ہے - ایک پرانے مندر کی کہنڈرات یہان موجود ہین کہتے ہین کور و پانڈون کیوقت یہ ایک بڑی ریاست تہی اسمین ایک قلعہ بہی موجود ہے یہان سانپ بکثرت ہوتے ہین سنا گیا کہ پانڈون نے بہی اس قصبہ کے راجہ کے پاس پناہ لیکر بعد ازان اسکو تباہ کیا تہا - لکڑی یہان دریا سے پکڑی جاتی ہے - یہان کے راجگان سلف کی بیدادگری کی نقلین بہت مشہور ہین بہمبر بہمبر ۳۴ میل آگے راجوڑی یا رامپور ۳۰۹۴ فٹ بلند ہے اور پونچہ سے ۴۴ میل کے فاصلہ پر کشمیر کے رستہ مین واقع ہے کشمیری لوگ اسکو راز و یر کہتے ہین قدیم الایام مین یہ ایک خود مختار ریاست تہی اور بعض فرمانروا اسکے مثل راجہ سنگرام پال کے کشمیر کے باجگذار تہے یہ مقام کشمیر کا دروازہ شمار ہوتا ہے وہان کے راجپوت راجاؤن کو اورنگزیب نے مسلمان کیا تہا پہر ۱۸۲۰ء مطابق سمت ۱۸۷۷ مین مہاراجہ گلاب سنگہ نے اسکو فتح کر لیا اوسی پر وہان کے رئیس وسط ہند کو چلے گئے جہان انہون نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین سرکار انگریزی کو اپنی خدمات لائق سے خوش کر کے ضلع کانگڑہ مین ایک ریاست حاصل کی شہنشاہان مغلیہ کشمیر جاتے ہوئے یہان فروکش ہوتے تہے - شاہی عمارات و محلات عام خاص مسافرخانہ مندر اور بازار اسکے دو گرم چشمہ تتو پان جو اسکے مشرق مین ایک دنکی منزل ہین

قابل دید ہین میں ایک قصبہ کلان ہے - پونچھ ہی۔ ۳۲۰۰ فٹ بلند اسوقت جمون
کے محفوظ و محروسہ ریاست ہی ایسکے والی **راجہ موتی سنگھ** برادر والی
کشمیر حال ہین - یہ قدیمی اور پرانا خوبصورت قصبہ بنا کردہ راجہ پال و راجہ للتادت
تواریخ سے ثابت ہی کہ تابع کشمیر تہا تخمیناً ۴۲ سال کا عرصہ ہوا کہ جبا راجہ گلاب سنگھ جی
نے اس طرف کو معہ اور ۱۱ قلعجات کے بزور شمشیر فتح کیا تہا اس قصبہ مین قریب
پانسو کے مکانات ہونگے ایک ندی ایسکے نیچے بہی بہتی ہی - بہدرواہ مین چھ
سات سو مکانات اور قریب تین ہزار آدمی کے آباد ہونگے - تین یا چار بازار بہی
اسمین ہین ایک ندی کی نہرین شہر مین چلتی ہین چونکہ اسمین میوہ جات بہی بہت
ہوتے ہین کشمیری لوگ جو اسمین آباد ہین اسکو چھوٹا کشمیر کہتے ہین یہ قصبہ سطح سمندر
سے ۵۴۰۰ فٹ اونچا ہی اسمین گورکہے لوگ بہی رہا کرتے تہے پورانے راجاؤنکی
تعمیرات کے کہنڈرات اسمین ابتک موجود ہین ان راجاؤن کی ذات چمبا اور
کلو کے راجاؤن سے ملتی ہی یہ شائد سنہ ۱۸۴۱ء مین یہان تہے جسکو ۷۲ سال کا
عرصہ گذرا جمون سے یہ قصبہ ۹۲ میل کے فاصلہ پر ہے - کشتوار سری نگر سے
۱۰۲ میل کے فاصلہ پر ۵۴۰۰ فٹ بلند جمون سے براہ بہدرواہ ۱۲۹ میل ہے
اسکا میدان قریب ۴ میل لمبا اور ۲ میل چوڑا ہے یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہی اسمین
کشمیری شالباف اور ٹہکرے لوگ جو اکثر گدے ہین آباد ہین وزیر شب شرن کے
مکانات بہی یہان ہین - اسمین ایک چھوٹا سا قلعہ واقع ہے - آب وہوا کسیقدر
بہدرواہ کے موافق ہی - مگر برف جو اسمین پڑتی ہے ٹہرتی نہین - میوہ اسمین
بہی بہت ہین ایسکے پہلے راجپوت راجہ خود مختار تہے جسکو سید شاہ فرید الدین
نے مسلمان کیا اور اورنگزیب نے اس راجہ مسلمان شدہ کو سعادت یار خان کے

نام سے ملقب کیا آخرین راجہ تیگ سنگ موسوم بہ سیف اللہ خان فرمانروا ہوا اسکے وزیر لکہپت نے اُس سے ناراض ہوکر مہاراجہ گلاب سنگہ کو ترغیب دی کہ اس قصبہ پر قبضہ کرلین مطابق اسکے مہاراجہ گلاب سنگہ نے اپنی فوج بہیج قلعہ ڈوڈی مین پہنچائی راجہ مذکور لاہور کو بہاگ گیا اور مہاراجہ گلاب سنگہ نے اُسپر قبضہ کرلیا پہر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۸۴۸ء کے بموقع جنگ شیخ امام الدین وزیر لکہپت بہی مارا گیا۔ رام نگر جموں سے ۴۲ میل سطح سمندر سے ۲۷۰۰ فٹ بلند ہے یہ مقام میان رام سنگہ صاحب فرزند دوم مہاراجہ صاحب کی جاگیر ہے*

یہ تمام کوہستان وعلاقجات جموں ڈوگرکے نام سے مشہور ہین۔ وجہ تسمیہ اس لفظ ڈگر کی یہ ہے کہ سروہین سر اور مان سر جو متبرک دو چشمہ ہین اُنسے یہ نام لیا گیا ہے کیونکہ ڈوگرتہہ شاستر مین دو متبرک کو کہتے ہین جسے انکا نام دوگرتہہ دیش ہوا اور باشندون کا ڈوگری نام پڑا یہ قوم بہی آریا کی ایک شاخ ہے انکی ذاتین بہی ہندوستان کے موافق ہین ڈوگری راجپوت پست قد ہین انکی اوسط بلندی چار پانچ فٹ تک ہے رنگ انکا بادامی رنگ سے ذرا ہی سیاہ مونچہین و ڈاڑہی چڑہی ہوئی رکہتے ہین طامع اور کسیقدر تنگدست پہلے فراخ حوصلہ اور بیخوف کہانیوالے آرایش بدن کے شایق ظاہری نمود کرنے مین تیار بہادر دودلاور دبا کش ومحنتی ہین۔ میان لوگ راجاؤن کی نسل مین سے ہین ٹہکر لوگ معلوم ہوتا ہے کہ اصلمین ہندوستان کے ٹہاکرون سے کچہہ تعلق رکہتے ہون جو کہ اب زمینداری کرتے ہین مگر بعض ٹہکرون کی اصل میان لوگون سے تہی جنہون نے زراعت اختیار کی وہ ٹہکر ہوگئے۔ میان لوگ مثل کشمیری پنڈتون کے تجارت اور زراعت کو پسند نہین کرتے اور بخلاف انکو مستورات کا ستر رکہتے ہین

اور جنکی ملازمت مین خوش رہتے ہین لڑکی کو مار ڈالنا انکی قدیمی رسم تہی جس رسم بد
کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۱۹۰۳ مطابق ۱۸۴۶ء مین بند کر دیا - انکی عورتین ستی
بہی ہوتی تہین - اصل مین یہ لوگ راجپوت ہین جس جس مکان مین یہ لوگ رہی
اُسی کے نام سے اُنکی ذات مشہور ہوئی مثلاً مہاراجہ صاحب جمون مین رہی
وہی جموال کہلاتے ہین جو جبہ مین ہین وہی جبیال اسیطرح سبیال - بہندرال
بہاڑوال وغیرہ - کہانا ایک دوسرے کے ہاتہہ کا کہا لیتے ہین بلکہ بعض اوقات
جہینورون اور سنکہرون کے ہاتہہ کا بہی مگر حقہ صرف اپنے فرقہ کا پیتے ہین درجہ
نشست کیواسطے بموقع شادی متعلقہ مہاراجہ صاحب مین آپسمین نہایت
فساد و تنازعہ کرتے ہین - ان میان لوگون مین سے جسنے زراعت کرنی اختیار
کی وہ کمذات شمار ہوکر ٹہکرون مین ملگیا جیسا کہ فرقہ منہاس جو جموالون کے بہائی
ہین - بلکہ بعض ذاتین ٹہکرون کی ایسی ہین جنکے بزرگ میان لوگ تہے وہ یا تو زراعت
کرنے لگے تو ٹہکر ہوگئے یا انہون نے کسی برہمن کو دکہ دیا یا مارا تو اُس برہمن کی تپیا
اُنکو لگی اُسکے ستانے یا خوف سے انہون نے اصل ذات و گہر کو ترک کرکے نقل مکان و
وذات کیا اور اُس برہمن کو اپنا دیوتا بنا کر ماننا شروع کیا زیادہ تر اس قسم کے
ٹہکر اور مسلمان بہی اسملک مین ہین اسلیئے یہان رسم پاڑہ پڑنیکی برہمنون
مین ابتک موجود ہی یعنے جب کسی برہمن پر کوئی زیادتی ہوتی ہی وہ فوراً درخت
پر چڑہکر آب و دانہ ترک کرکے خودکشی پر تیار ہو جاتا ہی - چونکہ یہ قوم یہان سابق
مین دخترکشی کرتی تہی اسواسطے برابر کا ناطہ شادی کو انہین نہ مل سکتا تہا اسلیے
اپنے سے نیچی ذاتون مثل رگوال - چاڑک - لنگہی - رسیال - سلاہر وغیرہ
کی دخترون سے شادیان کرتے تہے چنانچہ ابتک وہی رسم چلی جاتی ہی مگر چونکہ

اب دختر کشی نہین ہوتی اسلئیے یہان لوگ باہم ناطہ کرنے لگے ہین بلکہ کوہستان
کاگڑہ کیطرف بہی امن وامان ہونے کے سبب شادیان کر لیتے ہین۔ اسیطرح
سے یہ ناطہ یہان لوگون کے چارک وغیرہ اکا ہرہ ٹہکرون کی بیٹیون سے شادی
کرلیتے ہین اکا رہ ٹہکر وہ کہلاتے ہین جو کہ اپنی بیٹی چارکون ساہرلون وغیرہ
ناطہ ہے یہان لوگون کو دیتے ہین اور خود اپنے سے نیچی ذات دوہرہ ٹہکرون
کی لڑکی سے شادی کرتے ہین اپنی ذات مین شادی نہین کر سکتے اسلئیے ٹہکر لوگ اپنے
ہم قوم شادی بعوض دختران کے دو دو سو بلکہ زیادہ تر روپے لیتے ہین اور
بوڑہے بوڑہے ہو کر یہ لوگ شادیان کرتے ہین جبکہ وہ چالیس برس کے
ہوتے ہین تو عورت انکی ہنوز طفل نابالغ ہوتی ہے جس سبب سے بہت خرابیان
ظہور مین آتی ہین اسیطرح ڈوگرے ٹہکر پہاڑی ٹہکرون سے اور دہی گدیون
اور چیروالون اور خسون سے ناطہ کرتے ہین گویا نہایت کمذاتون کی لڑکیان
یہان لوگون کے گہر پہنچتی ہین۔ اور آخیر ذاتون کو سیکہہ وڈوم وغیرہ ذاتون
سے بہی پرہیز نہین ہوتا۔ یہان لوگون کی رعایتین فرمانروا سے حال کو
بہت منظور ہین جو سپاہی اس ذات کے نوکر ہین انکو سب سے ایک ویتہ زیادہ
ملتا ہے بعوض خون کے انکو خون معاف ہے بلکہ قوم چارکون کو بہی خون کے عوض
پہانسی نہین دیا جاتا اسلئے کہ انہون نے اپنے ایک نواسے قوم جموال کو اسوقت جبکہ
ایک زمانہ مین رگوالون نے تمام جموالون کو مار کر حکومت اپنے ہاتھ مین کر لی تہی رگوالون
کو مار کر راج دلا دیا تہا۔ اسوقت صرف وہی ایک جموال باقی رہ گیا تہا۔ جسکو
بسبب نئے ہونے دیوانہ صفت رگوالون نے نہ مارا تہا۔ یہان لوگون کے گہرون کے
اندر سپاہی بہی نہین جانے پاتا۔ انکو جاگیرین بہی ملی ہوئی ہین۔ فوج مین

افسریان بہی عموماً انہین کو ملتی ہین - بموقع شادیون کے مہاراجہ صاحب انکو
اپنے برابر بٹہلاکر ضیافت کہلاتے ہین اور پوشاکین دیتے ہین - انکو اختیار ہی جتنا
کتنی شادیان کرلین اور خواہ سوائے اپنے ناطون کے لوگونکو مثل برہمنون کے یا کہ
جہلمیرون جہیوردن مسلمانونکی عورات کو بہی گہر مین بطور زوجہ کے ڈال لین انکے
شکم سے جو اولاد ہو اسکو ستر درہ کہتے ہین اصل میان اسکو جے دیو نہین کہتے
نہ وہ باپ کی ورثہ کا وارث بموجودگی اصل اولاد کے ہوسکتا ہے سابق مین میان
لوگون کے سامنے دیہات مین اور کوئی ذات کا آدمی چارپائی پر بیٹہنے یا حقہ
پینے کا مجاز نہ تہا ان لوگون کے گہر اکثر جنگلونمین بستیون سے علیحدہ ہوتے ہین
تاکہ انکا بہید کسیکو معلوم نہو سکے - چہبال اور جوڑی مین جبرال لوگ جوکہ
راجگان بہمبر مسلمان شدہ کی اولاد ہین رہتے ہین - سابقاً یہ لوگ ماہلی وغیرہ
قومون ہنود کی دخترون سے شادی کرلیتے تہے باوجود مسلمان ہونے کے انہون
نے یہ طریق ورشتہ نہ بدلا تہا مگر مہاراجہ صاحب حال نے اس رسم کو بند کردیا
ہے لیکن یہ مسلمان لوگ ابتک برہمنون کو مانتے ہین شادیون مین اول برہمنون
سے رسوم ہنود کو پورا کرالتے ہین پہر مسلمانی طریق سے نکاح کرتے ہین بعض
کے گہرونمین ابتک ٹہاکر بہی موجود ہین - قبرین بہی راجگان بہمبر ورجوری
برہمنون سے ہی کہدلاتے تہے - مگر ایکدفعہ موسم برسات مین برہمنون نے
تنگ آکر ایک ہی وقت بہت سی قبرین کہود رکہین تاکہ بروقت مرنے مسلمانون
کے انکو وقت نہو اسلئے انکی یہ بیگار معاف ہوگئی تہی - رعایا کا تمام مال و
اسباب حاکم کے اختیار مین رہتا جب چاہتا لوٹ لیتا - ڈوگرون مین راج
کا مستحق سوائے میان لوگون و برہمنون کے بعد مرنے بہائی کے دوسرا بہائی

* جی دیا مثل سلام علیکم ہے یا رام رام کے جوکہ میان لوگون اور مہاراجہ صاحب کے لئے مخصوص ہے جسکے معنے غالباً
یہ ہین کہ جیتا رہے وہ جیتا

ہوتا ہی۔ ڈوگرون مین ایک رسم چہتنا کی ہوتی ہے یعنی اگر ایک قوم یا شخص نے دوسرے شخص کے رشتہ دار کو مار دیا تہا تو وے آپسمین چہوتے نہین۔ نہ میل جول کر سکتے ہین نہ اُنکی چہوئی چیز کہا سکتے ہین بلکہ جن جنسے وہ مارا گیا اُسنے بہی چہنا ہو گیا۔ دریاے جہلم وچناب کے درمیانی ملک کو چہبال کہتے ہین ؛

تبت وسط ایشیا مین کشمیر کے شمال مین بڑا ملک ہی اِسکے بہت سی حصہ ہین۔ تبت کلان یا بہوٹان۔ تبت خورد یا لداخ۔ چلاس گلگت وغیرہ ؛

تبت خورد کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۱۸۹۹ مین بعہد مہاراجہ رنجیت سنگہ فتح کیا تہا۔ اِسکے باشندہ چوگان بازی مین بڑی مشہور ہین۔ انکو کشمیری بوٹہ کہتے ہین۔ سنہ ۱۸۴۲ء

علاقہ جمون کی تبت مین چار ذاتین ہین چامپا۔ لداخی۔ بلتی۔ وادد بلتی مسلمان ہوتے ہین۔ لداخی مرد پانچ فٹ ۴ انچ اور عورتین ۴ فٹ ۸ انچ قد آور ہوتی ہین۔ لداخین کہمبا لوگ بہی رہتے ہین۔ جنکا اصلی وطن لاسہ ہے لداخ بہی اسی کا ایک حصہ ہی اسکا دارالخلافہ لیہ ہی لیہ سطح سمندر سے دس ہزار فٹ بلند ایک دامن کوہ مین آباد ہی پانچ چہہ سو سے زیادہ مکانات اسمین ہونگے انکی چہتین پنجاب کے موافق سیدہی ہین یہ قصبہ ایک بڑا تجارت گاہ ہندوستان و ترکستان وغیرہ ممالک وسط ایشیا کا ہی ہر سال اِس سوداگری کی نوبت درآمد وبرآمد کی لاکہون روپے تک پہنچتی ہی۔ سنہ ۱۸۶۶ء کی بابت جو رپورٹ مال تجارتی لداخ کی ہوئی تہی اُس سے معلوم ہوا کہ مال درآمد ۱۵ لاکہ ۴۸ ہزار نوسو اکاسی کا تہا اور برآمد ۱۶ لاکہ ۵۴ ہزار نوسو اکسٹہ روپیہ کا ہوا اِسکے قرب وجوار کے کوہستان سب بیدرخت

مین ایک طرف ندی موسوم بسنگھی کہا بہتی ہے جو کہ مان تالاب سے نکلی ہے
مندر جہا کال کے متصل نا سہہ کے کھنڈرات مین باشندونکا مذہب بودہ ہے
جسکا بانی شاکہ سہم تہا راجہ اشوک نے اس مذہب کو ۶۰۰ برس بکرم سے پہلے
چین تک پہیلایا تہا گورو انکے لامہ کہلاتے ہین انکے بڑے لامہ کا مکان جسکو لामः
گلوار ان پوچہہ لامہ کہتی ہین لاسہ مین ہے مسلمان نکے ہاتہہ سے یہ لوگ کہا نا کہا لیتے
ہین اور اپنے مذہب پر پابند ہین اگر ایک گہر مین سات بہائی ہون اور ایک کی
شادی ہو جاوے تو گویا ساتہی کی شادی ہو جاتی ہے۔ مردہ کو ایک گلخن مین
جو شکل صندوق کے بنا ہوتا ہے جلاتے ہین۔ راجہ کو پالو کہتے ہین بجائے पादु
سلام یا رام رام کے جو بولتے ہین انکو ہد دنکی چار ذاتین ہین جرنک (راجپوت)
جیرکھ (مثل جاٹ)، مہہ چہہ (شودر)، تولبہ دکھہ (اقوام رذیل)، باقی ہر دم
انکی مثل کوہستان شملہ کے ہین چنگ تہنگ کو یہان سے شمال کی طرف ایک चंगथंग
نزدیک راستہ ہے جسکو چینیون نے بند کر رکہا ہے۔ دامن کوہ لداخ مین ایک
مندر ہے جسکو گونپہ کہتے ہین۔ لداخ سے کشمیر گوشہ جنوب و مغرب مین تین سو गुनधः
کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ لداخی لوگ مثل چینیون کے چوبی تختون پر حروف
کہود کر اپنی کتابین چہاپتے ہین ۔

گلگت ایک اور درہ ہے جسکا اصلی نام گلدیتی ہے یہ درہ تخمینا تین چار میل لمبا
اور نیلا ہیگر ندی جو اسمین بہتی ہے دریائے سندہ سے ملتی ہے۔ سابق مین नीलार
باشندہ یہان کے ہنود تہے یا بودہ انکے جلانیکی جگہہ ابتک موجود ہے اور بعض
کے نام بہی ابتک ہنود کے نام سے ملتے ہین مگر جب تہے فام نے بہہ سنجہ سنگ
اسلاک کو فتح کیا چونکہ وہ خود اہل تشیعہ تہا اسنے انکو بہی تشیعہ مذہب کا مسلمان

بنالیا - چنانچہ اب سب باشندے یہان کے شیعہ ہین انکو سیاہ کافر بہی کہتے ہین اور ملک کو سیاہ کا فرستان - شراب یہ لوگ بہت پیتے ہین - یہ لوگ نہایت سچے اور غلیظ اور ایماندار ہوتے ہین سواے آدمی کے اور کسی چیز کی چوری نہین کرتے مگر بغاوت کیوقت سب آپسمین دغا کی راہ سے ملجاتے ہین مثل مسافرون کے ہمیشہ سامان دنیا سے سبکدوش رہتے ہین - وامن گلگت سے چترال - کشمیر - اسکردو برابر دس بارہ روز کی مسافت پر واقع ہین مشرقی کافرستان کا حصہ درہ چترال کی مغربی حد ہے یہ لوگ پہلے تیر وکمان سے جنگ کرتے تہے مگر اب بندوق کو زمین پر رکہکر برابر ہدف پر نشانہ لگاتے ہین *

چترال بہی ایک بڑا درہ ہے جو کہ شمالاً وجنوباً واقع ہے چلاس کے اصلی لوگ دُرد کہلاتے ہین جو کہ غالباً راج ترنگنی کے ڈامر ہین متصل دریاے حصود - گلگت - گوہر - چلاس - ہوری - درہیل - تہوبگی - کہولی پالسن جیوری - برنگی - جیہی - ٹکی - گنی وغیرہ مقامات مین ڈانگری بولی بولی جاتی ہے *

درہ سندہ جو کہ اسکردو کے پاس ۶۳۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا گوریز سے ۹۰۰ فٹ نیچا اور میدان کشمیر سے ایک ہزار فٹ اونچا ہے زیادہ سے زیادہ لمبائی اسکی ۱۹ میل اور عرض ۷ میل ہے کوہستان قرب وجوار اسکے آٹہہ ہزار فٹ تک بلند ہین اسمین دریاے سندہ کا پاٹ ۳۰۰ گز ہوگا *

اسکردو تبت خورد کا دارالخلافہ ہے اسمین چار چشمہ ہین دو شگہر کے رستہ پر اور دو شرقی سرے مین کٹ سورا کے پاس تالاب سوت پورچوہ کا طول قریب دو میل ہے - اسکردو کے راجہ احمد شاہ کے خاندان والے اپنے تئین سکہ ۱۱۸۱ ...

کی اولاد تبلاتے ہین ۔ وجہ تسمیہ اسکردو کی یہ ہی کہ یہان دو دریا ملتے ہین سندھ اور شگار کا سنگم۔ شاستر مین ساگر سمندر کو کہتے ہین اور دو شمار دُو سے مراد ہے جتنے ساگر دو بنا جواب اسکرود۔ سکرود یا کرود کہا تا ہی۔ قدیم الایام مین یہان کے ساکنان یا تو ہندو تہے (جوکہ اس نام سے ظاہر ہے) ورنہ بودہ جو کہ تبتیون کا مذہب ہی ایرانیون نے انکو آکر مسلمان کیا تہا۔ اسکردو کے لوگ بڑے بارکش اور مسکین ہین عورات انکی بدکاری کو چندان عیب نہین سمجہتین بلکہ اس کام کو بغرض کمانے روپیون کے اپنے خاوندونسے اجازت پاتی ہین۔ خوبانیان ورزشق وزیرہ یہان اچہے اور بہت ہوتے ہین۔ توت بہی بہت یہان کے لطیف و شیرین ہین انہین سی شیرینی قند سیاہ وغیرہ کا کام لیا جاتا ہے۔

دیو تہہ سوہ کا میدان سطح سمندر سی بارّہ ہزار فٹ بلند کشمیر کے شمال مین ہے اسکا طول اندازاً ۳۰ میل اور عرض ۱۵ میل ہے۔

گوریس کا درہ بہت خوبصورت اور خوشنما ہی اسکی لمبائی ۵ میل اور چوڑائی ایک میل ہی صرف ۶ یا ۷ گانو اسمین آباد ہین۔ میدان اسکا خطہ سکردو اور کشمیر سے اونچا سطح سمندر سے ۷۴۰۰ فٹ بلند ہی زراعت یہان جو گہنا ترومبہ کی ہوتی ہے۔ گندم نہین ہوتی مگر گرم ہوتا ہے۔ سردی شدت سے پڑتی ہے۔ یہ درہ دریاے تلیل گوریز کے شمال مین اسکے مشابہ ہی کشمیر کا۔ رستہ تبت کو یہین سے جاتا ہی بلتستان کے کوہستان ۱۸ سی ۲۰ ہزار فٹ تک اونچے ہین اور شمال مشرقی ۲۴ سی ۲۶ ہزار تک اور ایک ۲۸ ہزار فٹ اونچی ہی سکردو خاص ۷۲۰۰ فٹ اونچا ہے سکردو کوئی شہر نہین ہی۔ چند گہر یہان اور چند وہان آباد ہین۔ مہاراجہ گلاب سنگہ کی فوج نے راجہ احمد شاہ والی سکردو

کو زیر کر کے قید کیا تہا اِس معرکہ مین ڈوگرون نے بڑی دلاوری کی تہی اور تمام
بلتستان پر فتح نمایان حاصل کی تہی ایک نیا قلعہ وہان بنایا اسمین شگر ایک
دلچسپ جگہہ ہے*

داردستان مین استر۔ بونجی۔ گلگت۔ یونیال بہی شامل ہین۔
دریاے استر سندہ سے ملتا ہے۔ استر کا شمالی طرف درہ گوریز سے ملا ہوا ہے
بہوج پتر کے درخت اسمین بہت ہین سمت ۱۹ تک چلاسی یا دارد لوگ جو سنہ ۱۸۵۶
دیامیر یا ننگا پربت کے مغرب مین رہتے ہین۔ درہ استور مین لوٹ
کہسوٹ کرتے رہے اور باشندون کو غلام بنا کر لیجاتے رہے سمت ۱۹ و سمت ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ و ۶
بکرمی مین مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے چلاس کو ایک بڑی مہم بہیجکر زیر
کیا تب ہی سے چلاس کا پرغمال کشمیر مین رہتا ہے اور چلاسی باج
دیتے ہین درہ ننگا پربت بہت دلچسپ ہے اسکی جہیل ۳۰۰ فٹ تک
عمیق ہے قصبہ استور درہ کے مغرب مین واقع ہے۔ عہد سکہان مین استور
تابع کشمیر تہا۔ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے وزیر نے اسپر حملہ کیا تہا اور ۸ ماہ
تک قلعہ استور پر محاصرہ رکہا تہا اخیر غلہ نہ پہنچنے کے باعث محاصرہ اُٹہا لیا اور
راجہ کو قید کیا جو کہ بحکم مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب رہا کیا گیا تہا*

بونجی کے قدیمی باشندے دارد ہین دریاے گلگت جو کوہستان بدخشان و چترال
سے نکلتا ہے ۲۰۰ میل تک بہتا ہے وہ بونجی کے پاس بڑے دریا مین ملتا
ہے یاسین مین ۶۰ میل پونیال مین ۴۵ میل گلگت مین ۳۵ میل بہتا ہے
یاسین یا جگذار اور پونیال مقبوضہ کشمیر ہے شمال مشرق مین ہونزا
اور نگر ہین دریاے گلگت کے کنارہ پر خاص ریاستین ہین قلعہ گلگت

مہاراجہ صاحب کا لشکرگاہ واردستان ہے گلگت سطح سمند رسے ۴۸۰۰ فٹ اونچا ہے اسمین ریشم بھی پیدا ہوتا ہے اور ایک دریا سے سونا بھی ملتا ہے قدیمی راجہ گلگت کے ترکی کہلاتے تھے ؛؛ اور یاسین والے چونکہ پھر بھی سرزنی
سنہ ۱۸۵۹ء کرتے رہے اسلئے حضور والا نے جنرل ہوشیارا کو بمعہ کسیقدر فوج کے سنہ ۱۹۱۶ مین بھیجا - مقابلہ کے بعد یاسین والونکو شکست ملی ملک امان بمعہ ہمراہیون کے بھاگا - آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بھیجکر باج دینا اور یرغمال
سنہ ۱۸۶۲ء کشمیر مین رکھنا منظور کیا - اسپر صلح ہوگئی - پھر سنہ ۱۹۱۹ مین ہونزا والونپر فوج کشی کی گئی - نیز وزیر زورآور اور کرنیل بجی سنگھ نے ایک اور مہم کرکے
سنہ ۱۸۶۳ء دیلل بھی فتح کیا سنہ ۱۹۲۰ مین یاسین والون نے پونیال پر حملہ کیا انکو بخشی رادھاکشن نے گلگت سے جاکر نکالا ؛؛

نقشہ واردستان یا ممالک گرد نواح گلگت

نام ملک	فرمانروا	ذات	مذہب	کیفیت
گلگت	ملازمان مہاراجہ صاحب	چند رونو	نصف شیعہ	عموماً یہ تمام مقامات قلعون کے اندر آباد ہین اور خود مختاری و بغاوت کی بو سر مین رکھتے ہین مصلحت وقت دیکھ کر نرم ہو جاتے ہین
سی	"	اکثر ییکن	"	
حصورا	"	"	اہل سنت جماعت	
پونیال	رجعیسی تحت مہاراجہ صاحب	ییکن	مولائی و سنی	
نگر	راجہ نگر	"	شیعہ	

نام ملک	فرمانروا	ذات	مذہب	کیفیت
ہونزا	راجہ غزنفر خان	یشکن	مولائی	
اشکومن	علاقہ یاسین	〃	〃	
یاسین	پہلوان بہادر	〃	مولائی و سنت جماعت	بردہ فروشی اس ریاست مین ہوتی ہے ۔
چترال مستوج	امام الملک	یشکن	سُنی	
کوسچال واقع بدخشان	میر بدخشان	واکیک	مولائی	
دیل	مجموعی	یشکن	سُنی	
تنگیر	〃	〃	〃	
گور	〃	〃	〃	ان ممالک مین جنگی قیدی غلام کیے
تہلیچی	〃	〃	〃	جاتے ہین مگر بردہ فروشی نہین ہوتی ۔
سیالس	〃	〃	〃	

ان تمام ممالک مین بستی خصوصاً قلعجات مین ہوتی ہے ۔ نگر دریا سے
ہونزا کے بائین کنارہ پر واقع ہے اور اسی کے سامنے دہنی طرف کو ہونزا
ہے ۔ نگر والے سمت ۱۹ سے مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین اور خلعت پاتے ۱۸۶۳ء
ہین ۔ ہونزا والے نے سمت ۱۹۳۳ مین اپنا معتبر سری نگر مین بھیجکر مہاراجہ صاحب ۱۸۷۶ء
سے اتحاد کیا ۔ گور والے بھی مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین ۔ چلاس
ریاست مجموعی پر مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب نے سمت ۱۹ کو مہم بھیجی اور فتح حاصل کی ۱۸۶۱ء

چنانچہ تب سے ہی یہ ریاست بہی باجگذار کشمیر ہے +

مردم شماری کشمیر

رپورٹ مجموعی مرتبہ دیوان کرپا رام صاحب سنہ ۱۸۷۶و۷۷ء مین لکہا ہے کہ کُل قلمرو جمون وکشمیر ولداخ وغیرہ مین:- ۷۹۵۳۹۴ مرد + ۷۳۹۵۷۸ عورتین ہین، میزانکل ۱۵۳۴۹۷۲ ہین + انمین سے ۵۰۶۶۹۹ ہندو ۹۱۵۳۲۲ مسلمان + ۸۶۲۵۷ قوم میگہہ وڈوم وغیرہ ۲۰۲۵۴ بوہد جو لداخ مین رہتے ہین ۳۲۲۶ جنسی سکہہ جو کشمیر مین رہتے ہین +

تقسیم کشمیر

اسکی تقسیمین بہت ہین بعض لوگون نے اس ملک کو دریاے کرشنا گنگا سے چناب تک شمار کیا ہے شاستری والون نے بہوٹان سے ریاست چمبہ تک کشمیر کو قرار دیا ہے +

شلوک

भुट्टदेशात्समारभ्य यावज्ज म्बावनीउरीम् ।
काश्मीरनामतन्त्वेद्वं वाराणस्यायवाधिकम् ॥

ارتہہ

بہوٹ دیش سے لیکر چمبہ تک تمام ملک کشمیر ہے اور یہ خط کاشی جی سے زیادہ بہتر ہے +

راقم نے صرف حدود با نہال ومظفر آباد کے اندرونی خط کی تقسیم لکہی ہے۔

جو تقسیم کہ بادشاہان سلف کے وقت سے چلی آتی ہے اُسکو تقسیم سابق کے نام سے موسوم کیا اور جو تقسیم مہاراجہ صاحب کے عہد مین بالفعل ہوئی اُسکو تقسیم حال کہا اور اُن تمام اطراف کو جو سرینگر کے مغرب مین ہین حصہ مغربی کے نام سے لکہا جو شرق مین ہین حصہ مشرقی کہا۔

تقسیم سابق کشمیر

شاستری والون کا قول ہے کہ بسبب قدیم آبادی ہنود کے ہنود نی مہادیو کے ۲۰۰۰ تنت کے موافق اسکے ۲۰۰ حصہ کئے اور نام اُنکے بہی اپنے طور پر رکھے جنمین اب بالکل اختلاف و انقلاب ہوگیا ہے۔ بعض نے اس تمام خطہ کے صرف دو ہی حصہ کئے تہے۔ مراج یا ماڈراج یا مڈوراج دوسرا کامراج کامارج یا کرمراج شرقی حصہ مراج اور غربی کامراج ہے

کامراج
مراج

پرگنات مراج ۲۱ ہین۔ شاہ آباد۔ بزنگ۔ کوٹہار۔ فارتہند۔ اننت ناگ دچہن پارہ۔ کہاور پاورہ۔ اولر۔ وہو۔ پہاک۔ دیوسر۔ آڈون۔ باڑو سیر جسن۔ شکردہ۔ شاورہ۔ زینہ پور۔ ناگام۔ اچہہ۔ بیروہ۔ وینسو۔

پرگنات کامراج ۱۹ ہین۔ لگل بلدہ۔ سایر موضع پائین۔ لعل۔ کوتہامہ۔ برسپور۔ انچہامہ۔ تیلہ گام۔ کردہن۔ کہوئی زینہ گیر۔ تیہ چل۔ تیہ لولاب تیہجی پورہ۔ تیہ اوتر۔ تیہ رام محال۔ تیہ لنے ہری۔ وچہنہ۔ کہاورہ۔ وچہنہ ناپل تہل سے (جو کہ بارہ مولا کے درہ کے نیچی کو ہے) ہزارہ تک چلا گیا ہے اور کہاورہ اُسکے سامنے دریا کی دوسری طرف جہلم کے شمال مین گذر کر کہمہامہ سوگو پالن تک کے میدان و درہ کو کہتے ہین۔ باشندگان وچہنہ کو بہمہامہ کہاورہ کو

کہکہہ کہتے ہین - وجہ تسمیہ اسکی یہ ہیکہ ایک طرف قدیم الایام مین برہمن جس لفظ شاستری مین سے جو لیا گیا اور دوسری طرف کہتری جسمین سے حرف کہکہا لیا گیا رہتے تہے چنانچہ مسلمان ہونے کے بعد اُن کے یہی نام وذاتین قایم رہین - بعض لوگ کہتے ہین کہ **بملی خان** اور **کہکے خان** دو آدمی متوطن روم نے ترکستان سے آکر قدیمی باشندون کو لوٹ مار کر مسلمان کیا اور اپنے اپنے نام پر ریاستیں بنا لین - بعد اُسکے بملیخان کے بیٹے مظفر خان نے موضع چکاری کو اپنے نام آباد کیا جسے مظفر آباد ہوا کہا ورہ مین بڑا مقام اوڑی اور وچہنہ مین کہٹائی ہے ۔

شہنشاہ اکبر نے بذریعہ ٹوڈرمل کے اس خطہ کو چار حصون پر تقسیم کیا تہا - اول حصہ مراج جسمین اننت ناگ - دیوہسر - برنگ - اولر - آڈون - بانو - سپرہ سمن - وچہن پارہ - کہاورہ پارہ - زینہ پور - شادرہ - شکردہ - شاہ آباد - کوٹہار - مارتند - ناگام - اچہ - تیہ چہراٹ - دہو - ہین ۔

دوسرا حصہ کامراج - اسمین حل - اوتر - مچہی پورہ - رام محال - لیہری لولاب - زینہ گیر

تیسرا حصہ وسطی یا میانہ اسمین - وبنسو - پہاک - مانچہامہ - بیروہ - برسیور بانگل - سایر موضع پایین - بعل - کروہن - کہوئی ہامہ - کہوئی - تید گام بلدہ کے پرگنات ہین + ان ہر سہ حصص کو حصہ داخلی کہتے ہین اسکے سوائے حصہ خارجی مین بہی دو حصہ شامل ہین - ایک حصہ بیرون کوہستان متعلقہ کشمیر اسمین بانہال کشمیر کے مغرب مین - دوآدون پرگنہ کوٹہار کے عقب مین کشتوار اسی کے متصل - اس سے آگے خیال - ڈومیال - اس سے آگے راجوڑی جسمین پونچہہ وغیرہ مقامات شامل تہے - شمال مین وچہنہ - کہاورہ - پکہلی - دنتور - استور گلگت - سرشال - اسکردو + دوسرا حصہ قدیم سے جو باجگذار کشمیر ہے - تبت کلان

تیراہ ۔ مجنش واقع بانستان ۔ قلمان ۔ کہال ۔ نوشہرہ ۔ کاشال ۔ وارد ۔

مشہور مقامات پرگنات

फाक پرگنہ پہاگ مین ۔ واچہی گام اسمین شکار ہر ایک قسم کا ملتا ہی موضع دار امین سی موسم گرما میں خ دانہ شہر مین آتا ہی ۔ الیشہ بر بسبب باغات وتیرتہہ گیت گنگا کے مشہور ہی ۔ ٹبہ پور مین تہانہ ہی اسمین باغ شمشیر خان تہا جواب ویران ہی ۔ بلبل مین علیمردان خان کا باغ ومکان تہا تہید مین چشمہ شاہی ہے ۔ ریٹہ ٹہ ہر چشمہ زنت ٹادیوی کے باعث مشہور ہی ۔

विहु پرگنہ وِہو ۔ پانپور مین زعفران پیدا ہوتا ہی کہر وین میں تیرتہہ جوالاجی کا ہی اور کان آہن بہی ہی ۔ کان نقرہ کا بہی اسمین گمان ہی ۔ چشمہ ہاے گندہک بہی اسمین بہت ہین کہونہ موہ مین شیوجی کی غار ہی جسکو ہرشئے شور کہتے ہین ۔ سترار مین کان اور کارخانہ آہن ہی چقماق اور سنگ ہاے دیوار بہی یہان سی نکلتے ہین لدو مین پہلے بہت مندر تہی جواب ویران ہین وستروں کو ہنو متبرک مانتی ہین تریون کے چشمہ سی سب سی پہلے زعفران نمودار ہوا ہے پاندہ چہوک مین چشمہ کور وچہتر ہے ۔ ویِن مین ایک گندہکی چشمہ ہی اسمین برتن ڈالنے سے طلائی رنگ کا ہو جاتا ہی ۔

ओलर پرگنہ اولر مین اونتی پور قصبہ ترال مسکن جنبو سکہان اس پرگنہ مین خرس وشیر وخوک وغیرہ جانوروں کا شکار بہت ملتا ہی ۔ وچہن پارہ مین دریاے لِدر بہتا ہی جسکا منبع تارسر ومارسر ہے سوائے امرناتہہ ۔ کنیش بل ۔ سلہر اور کنجلی ون ۔ مڑامہ ۔ ناگل مین مالی شور مہادیو کا تیرتہہ ہی یہان کے تہروں سے

رنگ برنگ کے پیالہ بنتے ہین کوہ گنجہ بل مین کان سرب ہے۔

खवरपार: کہاوریارہ مین عیشہ مقام اسمین تعمیرات شاہ جہان ابتک موجود ہین یہان زینک شنی کی نماز ہے جسپر مسلمانون کا آستان ہے۔ بانزمولہ مین چشمہ مقدس بابہ ہرن ناگ ہے۔ سیرسالی مین چشمہ کارکوٹ ناگ ہے کہتے ہین جب وبا یا قحط ہوتا ہو تو اسمین سے پہلے ہی صدائے توپ آتی ہے۔

मारतंद مارتند۔ موضع بہون مین متبرک چشمہ ہے۔ بومزد کی ایک غار مین مندر ہے دوسری غار کے مندر پر بام دین کا آستان ہے۔

अनंतनाग انتناگ مین قصبہ انتناگ کے ایک چشمہ مین کان گوگرد ہے اس قصبہ مین تعمیرات شاہی بکثرت ہین اور چشمہ کہیربہوانی اور آستان ریشہ مالو ہے۔ دیانگام۔ ڈورو۔

شاہ آباد مین قصبہ شاہ آباد۔ ویرناگ۔ بٹہ گونڈ۔ ڈور۔ دیتھہ وتر۔

कुठार کوٹھار مین اچھہ بل اسمین شاہی باغ اور چشمہ ہے۔ جیرہ پور مین کارخانہ ابریشم شالگر مین چشمہ ڈالی ٹہ ناگ ہے۔ برنگ مین چشمہ کوکرناگ۔ لوکہ بہون مین چشمہ مہاکال فتح پور مین تعمیرات شاہی ہین۔

देवःसर دیوہ سر مین موضع روزل اسمین ایک چشمہ ہے جسمین پانی پایاب رنگ آلود رہتا ہے درمیان اسکے دو جڑ مین درختون کی ہین جو بموقع قحط یا جنگ کے معمول سے زیادہ بلند ہو جاتی ہین اور پانی پر بموقع جنگ علامات اسلح نظر آتی ہین۔

قیصرن کوٹہر کولہ گام مین چوبی برتن دچرخہ اچھے بنتے ہین بانزپشاہ سرہ بل بڑا دل افزا دیہ ہے۔

लार لار مین قصبہ لعل چشمہ کہیربہوانی مقدس واقع تولہ مولہ۔ مانی گام۔ شرز۔

ناگام مین قصبہ ناگام۔ چاڈورہ۔ کرزلہ پور۔ کانر۔ وری گام مین نور الدین

کی زیارت ہی - ہنود اسکا اصلی نام سمبج آنند بتلاتے ہین - پکہر پور ٭ ییچ ہہ واہ تہورہ - اچہگام - بٹہ مالو ٭

رام محال چشمہ رام ناگ - لچہمن کنڈ - ہنومان کنڈ ٭ پرگنہ چہراٹ کے موضع بایرمین ایک پرانا مندر پانچ تیہرون سے غالباً پانڈونکا بنایا ہوا ہی ٭

تقسیم حال

مہاراجہ صاحب کے انتظام سے یہ کل خطہ چہہ وزارتون پر منقسم تہا - مگر سمت ۱۹۳۳ اسے وزارت شوپیان و پٹن بہی دوسری وزارتون مین ملادی گئین اسلئے چار ہی وزارتین رہگئین - چونکہ انتظام ہمیشہ بدلتا رہتا ہی اسلئے کوئی مقررہ تقسیم قایم نہین ہتی ٭

وزارت شہر خاص

یہ وزارت خاص سرینگر کی وزارت ہی اسمین تحصیل ہائے ذیل ہین :-

تحصیل پہاک - تحصیل ولر - تحصیل بیہہ - تحصیل ناگام - چکلہ آرہ وہی - اچہن خود کشت - تحصیل دہو - تحصیل رام تیہری - تحصیل چہراٹ - مانچہامہ - لعل بیروہ - وولنسو - رام تیہری - چہراٹ - مانچہامہ - لعل - بیروہ - وولنسو پٹن وشوپیان کی وزارتون سے کاٹکر شہر خاص کی تحصیلونمین ملائی گئی ہین ٭

وزارت اننت ناگ

تحصیل زینہ سرینگہ پورہ - تحصیل اننت ناگ - تحصیل وچہن پارہ - تحصیل کہاوپورہ - مارتنڈ - کوٹہار - اس وزارتکی تحصیلونمین شوپیان - دیوہ سرآدونکی

تحصیلین ملائی گئی ہین +

وزارت کامراج

اسمین تحصیلہا سے ذیل ہین: - زینہ گیر - کروہن - اوتر مچھی پورہ جسل اسکی تحصیلون ہین تحصیلہا سے ذیل ملائی گئی ہین سایر مواضع پائین - بانگل +

وزارت مظفر آباد

یہ وزارت کوہستان محدود سی باہر ہے اسمین تحصیلہا سے ذیل ہین: - آبادی کل اسکی ۷۳۳۰۷ نفر کی ہی - اسمین کشمیری پنڈت ایک بہی نہین رہتا تحصیل اوری - تحصیل کرناد - علاقہ وجیتہ - علاقہ کہاورہ - تحصیل چکار مظفر آباد اسمین تحصیلین ہین +

کل کشمیر کی مردم شماری ۷۳۱۹ ۸۱۴۷۱۳ مرد ۴۴۴۱۴۳ عورتین + ہندو ۴۳۱۱۴ کل ہندو ۸۸۴۷۶۴ مسلمان مرد و زن - ۴۴۴۶ جنسی سکھہ مرد و زن ہین +

کوہستان کشمیر

اسکے کوہستان محدود کی بلندی آٹھہ ہزار فٹ ہی ۱۶ ہزار فٹ تک ہی کوہستان مغربی بہ نسبت شمالی کے زیادہ تر بلند ہین مشرقی و جنوبی طرف کے کوہستان ۵۰ یا ۷۵ کوس تک ہین اور انکے خاتمہ پر میدان پنجاب شروع ہوتا ہی اور کوہستان شمالی کے انجام پر تبت اور وسط ایشیا ہی - یہ تمام کوہستان سلسلہ کوہ ہمالیہ کی شاخین ہین +

مشہور کوہستان یہ ہین

۱۔ ہاری پربت سری نگر سے شمال کیطرف شہر سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ۲۰۰ فٹ بلند ہی اسکا دوسرا نام کوہ ماران ہی پردمن پیٹھ یعنے چکنے کی جگہہ بہی اسکو کہتے ہین اسکو گرداگرد پختہ پتہرون کی ایک دیوار ہی ۱۳۔ فٹ موٹی ۲۹ فٹ اونچی سنہ ۱۵۹۰ء مطابق سنہ ۱۰۰۶ ہجری مین بحکم شہنشاہ اکبر بنائی گئی تہی اسکے ایک دروازہ موسوم بہ کاڈی دروازہ پر محراب مین تین پتہر و نیز اشعار ذیل کندہ ہین۔

بنائے قلعہ ناگر نگر شد بحکم بادشاہ دادگستر
سر شاہان عالم شاہ اکبر تعالیٰ شانہ اللہ اکبر
شہنشاہی کہ در عالم مثالش نبود است و نخواہد بود دیگر
کرور و دہ لک از مخزن روانہ در صد اوستاد ہندی جملہ چاکر
نکردہ ہیچکس بیگار این جا تمامی یافتند از مخزنش زر
چہل و چار از جلوس بادشاہی ہزار و شش ز تاریخ پیمبر

یہ پربت ہنود کے نزدیک نہایت متبرک و مقدس سمجہا جاتا ہی اکثر ہنود زن و مرد ہر روز اسکا طواف کرتے ہین جسکا دور قریب ڈہائی کوس کے ہوگا۔
اسکے جنوب مشرق مین شارکا دیوی کا سویمبو مندر اور چوٹی پر قلعہ سرکاری تعمیر کردہ عطا محمد خان سنہ ۱۲۱۶ کا جنوب مین کہنڈرات اخون ملا شاہ سنہ ۱۸۰۱ء
اتالیق جہانگیر مغرب مین آستان شاہ حمزہ معروف بہ مخدوم صاحب شمال کی طرف چہاٹہی کا استہان اسکے پائین مین جرد گہ بادشاہی کے ویرانجات

اور باغ واہ شخان گوشہ شمال مشرق مین مقدس چشمہ پوکہری بل جیلخانہ جدید وڈل
۲۔ شنکراچارج شہر سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر شمال و مغرب کی طرف میدان کشمیر سے
۵۰۴ فٹ اور سطح سمندر سے ۶۲۶۳ فٹ اونچا۔ پون میل لمبا ہی اصلی نام اسکا
کوہ سندیمان تہا کیونکہ راجہ سندیمان نی سمت ۳ کلجگی مین اپنی نام پر ایک مندر
اسپر بنایا تہا جسکو اہل اسلام نے لفظ سلیمان سی بدل کر تخت سلیمان اسکا نام رکہا
بعد اسکے شنکراچارج سوامی اسپر آکر رہا اور اسکی نام سی کوہ شنکراچارج ابتک مشہور ہے
اسکی چوٹی پر ایک سنگین مندر موجود ہی اسمین شیوجی کا لنگ ہی مندر مذکور کے
دیکہنے سے کاریگرونکی صناعی اور فضیلت دیکہہ پڑتی ہی اس کوہ کے دامن شمال مین
ایک چہوٹا سا جنگل اور دامن شمال و مغرب مین موضع گوپکار و آب گگری بل دامن
مغربی مین موضع درو گجن اور کوہ خورد رستم گڈی ہی جسپر شہر کی شفاخانہ بنا ہی دامن
جنوب مین دریاے جہلم بہتا ہی یہ پہار کوہ شالامار کے ساتہہ گوشہ جنوب و شمال
کی طرف سی ملا ہوا تہا جسکو کسی راجہ سلف نی بغرض پہنچانے ہوا کے تالاب ڈل کو
اسغرض سی کہ مبادا حبس ہوا کے باعث پانی تالاب مذکور کا خراب ہوجاتی۔ کاٹ کر
علیحدہ کردیا ہی اسجگہہ کو شاستری مین آوت گوہا اور کشمیری مین ایتہ گنج کہتے
ہین کسی سلطان حاکم نے مندر کے ایک ستون پر عربی حروف بہی کہدا دئی ہین ❊
۳۔ کوہ ماربل سرینگر سی گوشہ جنوب و مشرق مین ۳۰ کوس کے فاصلہ پر ۱۱۵۰۰ فٹ
سطح سمندر سے بلند ہی گذر راستہ کشتوار و ریاست چمبہ اسی پر کو ہی ❊
۴۔ کوہ مرگن شہر سی ۳۰ کوس گوشہ جنوب و مشرق مین ۱۱۶۰۰ فٹ چشمہ جوہر ناگ
اسی پر ہی ❊
۵۔ کوہ برار۔ سری نگر سی جنوب و مغرب مین ۳۰ کوس کے فاصلہ پر متصل ویری ناگ

٦- ہاٹمنک ۹۰ ۴۲ فٹ بلند متصل جہیل مانسبل اسکے پتہرون سے چونا بنتا ہے۔

٧- شنکر الدین اولر تالاب کی مغرب مین ۷۰۰۰ فٹ بلند مسلمانونکا مقدس کوہ ہے۔

٨- کوہ زوجہ بال جسکو انگریز زوجیلا پاس کہتے ہین سری نگر سے ۴۰ کوس مشرق کیطرف حدود پرگنہ لعل مین سونہ مرغ اور دراس کے درمیان ۱۱۳۰۰ فٹ بلند بسبب پڑنے بہت برف کے سرما مین گذر اسکا محال ہو جاتا ہے۔

٩- کوہ وجہ بال ۱۱۷۰۰ فٹ بلند نواح پرگنہ کہوئی ہامہ مین نہایت سرد ہے۔

١٠- کوہ برزہ بال سری نگر سے ۴۰ کوس اسکردو و گوریز کے درمیان بہوج پتر کے درخت اسپر بہت ہین۔

١١- بانہال شہر سے ۲۵ کوس جنوب و مغرب مین شاہ آباد و بانہال کے درمیان ۱۱۳۷۵ فٹ بلند چونکہ موسم سرما مین اسپر باد تند چلتی ہے اسلئے اس سے محفوظ رہنے کو مہاراجہ صاحب نے اسپر بہت سے مکانات پختہ جنکو مر کہتے ہین بنوا رکھے ہین برف اسپر بکثرت پڑتی ہے کوہستان جموں اور خطہ کشمیر کو یہی کوہ جدا کرتا ہے یہ بہی پنجال کی ایک شاخ ہے۔

١٢- کوہ پیر پنجال شہر سے ۳۰ میل سطح سمندر سے ۱۱۴۰۰ فٹ بلند کشمیر کے جنوب و مغرب مین دور تک پہیلا ہوا ہے۔ وشنو پاد جو اسکی اونچی چوٹی ہے ۱۳۵۰۰ فٹ بلند ہے اسکی چوٹی پر چشمہ کوثر ناگ ہے۔

١٣- کوہ ہرمکٹ مقدس کوہ شہر سے ۳۰ کوس شمال کیطرف پرگنہ لعل مین ۱۶۹۰۵ فٹ اونچا مدام برف سے مستور رہتا ہے اصلی نام اسکا ہرمکٹ پربت ہے

١٤- کوثر شہر سے ۴۰ کوس جنوب کیطرف پرگنہ دیوہ سر کی نواح مین ۱۵۵۴۰ فٹ بلند- اسکی چوٹی پر چشمہ کوثر ناگ ہے جسمین سے دریای وشو- بانہال و گانگیڈہ نکلی ہین۔

۱۵- کوہ گوشہ برابر سری نگر سی ۱۰۰ میل شمال کیطرف کوہ مہادیو کے عقب مین جلاس کے درمیان ۱۷۵۳۶ فٹ بلند مدام برف سی مملو رہتا ہی۔

۱۶- کوہ ننگا پربت شہر سی ۷۵ کوس شمال مین علاقہ استور ہی سطح سمندر سی ۲۶۳۰۰ فٹ اونچا ہی۔

۱۷- کوہ امرناتھ شہر سی ۴۵ کوس شمال و مشرق مین سولہ ہزار فٹ سی اونچا مقدس ہی۔

۱۸- کوہ گلمرغ شہر سی گوشہ جنوب و مغرب مین تین ہزار فٹ سطح سمندر سی بلند۔

۱۹- کوہ افروت پرگنہ کروہن مین اسکی چوٹی پر چشمہ ایلا تہہر ہی جسمین سی دریای ننگل نکلتا ہی۔

۲۰- کوہ سونہ وارن ۱۲ ہزار فٹ بلند اسپر سی دو رستی گوریز کو جاتی ہین۔

۲۱- کوہ شالامار تالاب ڈل کے کنارہ پر اسکے عقب مین کوہ مہادیو ہی۔

۲۲- کوہ اننت ناگ ۳۵۰ فٹ اونچا ہی۔

۲۳- کوہ نائو بندان ہرپور کے متصل جب کشمیر ستی سر تہا اسپر کشتیان بندہتی تہین کشپ رشی نے اسی کوہ پر بہت عبادت کی تہی۔

۲۴- کوہ بارہ مولا ۵۰۰۰ فٹ بلند سری نگر کے مغرب مین ہی۔

۲۵- کوہ شوپیان شہر کے جنوب مین ۱۵ کوس کے فاصلہ پر ۲۱۷۱۵ فٹ بلند ہی۔

۲۶- کوہ ترا گبل بنڈہ پور سی نو میل پر ۶۱۹۰ فٹ بلند ہی۔

۲۷- کوہ شاردا اوتر مچہی پورہ کے عقب مین شمال مغرب کے گوشہ مین ہنود کا مقدس پہاڑ ہی اسیکے نام سی کشمیر کو شاردا پیٹھ کہتے ہین۔

۲۸- کوہ گنجہ بل متصل پہلگام اور گوشہ برار کے اسمین کان بلور اور سرب ہی۔

کوہ آتش فشان

کوہ جوالا مکھی کشمیر مین صرف ایک ہی ہے اسمین سے مثل جوالا جی کے مدام شعلہ نہین نکلتے صرف ایک دو دہ چند سال کے بعد اس قطعہ کوہ مین سے گرمی نمودار ہوتی ہے اور بعض اوقات شعلے بھی نکلتے ہین اسکا نام سویم جی ہے۔ سویم کے معنے خود آنیوالا ہے یہ مقام کوہچی ہامہ پر ہے جو کہ پرگنہ مچھی پورہ مین سرینگر سے گوشہ مغرب وجنوب مین تخمیناً ۵۳ کوس کے فاصلہ پر تقریباً ۱۲۰۰ فٹ بلند واقع ہے عطا محمد خان کیوقت مین بھی یہ مقام ایک ماہ تک شعلہ افشان رہا اسمین
۱۸۸۵ء گندھک کی بو نہ تھی سمت ۱۸۸۵ کے زلزلہ مین نہ وہان بھونچال آیا اور نہ کوئی آواز نکلی اسکے بعد سمت ۱۹۱۲ مین یہ آگ ظہور مین آئی - اب سمت ۱۹۳۴ مین اسکا ظہور رہا تیرہ ماہ تک شعلہ افشانی ہوتی رہی- پنڈت لوگ اسی آگ کے ذریعہ دیگچون مین بہات پکا کر اُسکے پنڈون سے شرادہ کراتے ہین اور اسکا درجہ گنگا وگیا وغیرہ کے برابر بلکہ اُس سے بدرجہا زیادہ مانتے ہین سوجب شناسکتے ہے یہ تاثیر چار جوجن یعنے ۱۶ کوس تک اس زمین مین پائی جاتی ہے- مگر راقم نے صرف ۱۶ گز زمین ہی جلتی پائی ہے ۔

جھیلین اور چشمہ کشمیر کے

روایت ہے کہ خطہ کشمیر سابق مین ایک تالاب تہا جسکو ستی سر کہتے تھے بعد اُسکے یہ خطہ پانی نکالنے سے درہ کی صورت ہوگیا مگر تاہم اب بھی اسمین ہزارہا چشمہ ہین اُنکی چند اقسام ہین-
اوّل وہ جسکو جھیل کہتے ہین اسمین سے اکثر ایسے ہین جنمین سے پانی اور نہرین جاری ہوتی ہین
دوسرے چشمہ قسم اول سے بہت چھوٹے مگر روان ہین - بعض ایسے ہین جنکا پانی جاری نہین ہے
تمام چشمے علی العموم خورد وکلان دامن ہاے کوہستان اور کچھ چوٹیون پر واقع ہین-

ان تمام کو صرف ناگ کہتے ہین ناگ کے معنے مین پہاڑ سے نکلنے والا اور دوسرے معنے سانپ بہی ہین کشمیریون کا اعتقاد ہے اور نیلہ مت پوران مین لکہا ہے کہ یہ خطہ سابق مین سانپون اور ناگون سے آباد تہا انکا راجہ نیلہ ناگ تہا بہت سے چشمے ہنود کے نزدیک متبرک و معتقد فیہ ہین

اوّل ڈل یا تالاب شہر - کہتے ہین یہ ایک دشت بے آب تہا اسکو وتیال مرگ کہتے ہتے یہ تالاب تخمیناً پانچ میل لمبا اور اڑہائی میل چوڑا سرینگر کے شمال و مغرب مین جانب اوسط ۱۵ فٹ عمیق ہے چہار طرف باغات دلفریب سے محدود و دامن کوہستان شالامار مین واقع ہے - کشمیریون نے اسکو چند حصون مین تقسیم کیا ہے (۱) ڈل خورد یا ڈل کوتوال (۲) ڈل کلان (۳) استہ وا اور (۴) سودرکہون - چوتہا حصہ سب سے عمیق تر ۴۵ فٹ تک ہے اسمین سے دو نہرین بہتی ہین - ایک نہہ کول جو براہ گگری بل کوہ شنکراچارج کے نیچے سے براہ موضع درگجن شیر گڈہی کے سامنے دریا سے ملتی ہے - دوسرا نالہ مار جو باغ دلاور خان کے پاس سے نکل کر پرگنہ اچہن کو سیراب کرتا ہے اس تالاب کے شمال و مشرقی اطراف سبزا اور بلند پہاڑون سے محدود ہین پانی اسکا اکثر چشمون سے نکلتا ہے شمال کیطرف سے ایک پہاڑی نالہ بہی اسمین آکر پڑتا ہے اسکا بہت سا سطح آب کنول نیلوفر شمسی و قمری اور برار دلن و درختون سے مستور ہے پہلے یہ تالاب بہت بڑا تہا مگر اب اسکے کنارون کو لوگون نے مٹی وغیرہ سے بہر کر کہیتیان بنالی ہین ان کہیتیون کو ڈیم کہتے ہین ڈاد اس کہیت کو کہتے ہین جو کہ سطح آب پر مثل تختہ کے تیرتا ہوتا ہے انکو اسطرح بناتے ہین ایک قسم کا گہاس ڈل مین پیدا ہوتا ہے اسکو نیچے سے کاٹتے ہین وہ مثل چٹائی کے پانی پر آجاتا ہے اسطرح سے دو تین ٹکڑے یا چٹائیان اس گہاس کی جو اوّل اوپر سے کاٹ کر مثل ہو چٹائی سی ہو جاتی ہے آپسمین ایک دوسرے پر رکہہ دیتے ہین پہر اسپر مٹی ڈال دیتے ہین اور پہر ایک چوب دراز کو پانی مین نیچے تک گاڑ دیتے ہین اور اس گہاس کو جسپر مٹی ڈالی ہوتی ہے اس ستون چوبی سے باندہ دیتے

جسپر وہ ایک جگہہ قایم ہو جاتا ہے اُسپر ترکاریان وغیرہ اشیا بوتی ہین بعض اوقات زمیندار لوگ جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ کہول کر اُسے لیجاتے ہین اس لئے ہندوستان وغیرہ مقامات مین مشہور ہے کہ کشمیر مین زمین چرائی جاتی ہے *

ڈل مین جیو یعنی نکہانا ۔ سنگہاڑہ ۔ مذر یعنی بیخ نیلوفر اور کاہ لک جسکی چٹائیان بنتی ہین اور مکانات کی خس کے کام مین آتا ہے ۔ کاہ پیچہ کان سے ڈل ناید* بہی نکلتا ہے اُسکو مسلمان لوگ کہلتے ہین سیخنہ اسکا موسوم بہ کلرت مٹی مین ڈالکر کہگل کے کام آتا ہے اس تالاب مین دو سد آب جسکو ستہو کہتے ہین بہ پل جلیو کو بنے ہوئے ہین ایک ناید یار سے درمیان ڈل کے ہوکر موضع ایشہ برار ہی کے جنوب تک ہے اسکا طول ۳ میل اور عرض بحساب وسط ۳ افٹ ہے اسپر نو پُل ہین اس سدِ آب کو پنڈت چودہری مہیش نے بنایا تہا نشاط باغ کے سامنے جو پُل ہے اُسپر تاریخ ذیل کندہ ہے

هست تاریخ این خجسته اساس   بانی پُل مہیش شنکرداس

دوسرا بندہ خواجہ یار بل سے سیف خان نے حضرت بل تک بنایا ہے *

تالاب ڈل کشمیر مین دولتمندون کیواسطے عجیب مقام تفریح سیر و تماشا ہے ۔ غریب و پریشان خاطر کے واسطے اس سے بہتر کوئی مقام غم کرنیکا نہین ہے اسکی سیر و شکار ماہی و مزمار بیونمیز ہی باتین کرتے ہوئے دن گذر جاتا ہے عمر ہی غم ایکدم مین دور ہو جاتا ہے ۔ روایت ہے کہ ایک تاجر نے اپنے لڑکیکو دو تین لاکھ روپے کا مال دیکر تجارت کیواسطے ہندوستان سے یہان بہیجا تہا ۔ تجارت بالائے طاق رکہکر اُسنے سب روپے سیر ڈل مین ضائع کر دئیے باپنے جب طلب کیا اُسنے لکہہ بہیجا کہ وہ سب روپیہ یہان ڈوم کے ذمہ ہے بہت مانگتا ہون وہ نہین دیتا ۔ بلکہ اور مانگتا ہے باپ اُسکا پریشان ہو کر کشمیر مین پہنچا اور سیر ڈل مین ایسا گرفتار ہوا کہ بقیہ دولت بہی کہو بیٹہا ایکدن باپ بیٹا کشتی مین سوار سیر ڈل کر رہے تہے باپنے پوچھا بیٹا

* ناید کشمیری زبان مین مصری کو کہتے ہین ۔
ہ ناید یار ایک محلہ کا نام ہے جو رعنا واری مین ہے

میان ڈلو کہان رہتا ہی جو روپیہ نہین دیتا بیٹے نے جواب دیا کہ یہی حضرت ہین جنکی آپ سیر فرما رہی ہین دونون پشیمان ہوکر وہین مرگئے اور گگری بل مین دفن کئے گئے کتاب لالہ رخ مین اسکی بہت تعریفین لکہی ہین اسکے درمیان دو جزیرہ مصنوعی ہین ایک کا نام

روپہ لنک یعنی نقرہ کی لنکا یہ نسیم باغ کے سامنے شالامار کے راستہ مین ہی یہ جزیرہ ۶۵ ۴ گز مربع اور ۳ فٹ پانی سے اونچا ہی واین صاحب سیاح نے ۱۸۳۵ء مین اسپر ایک چہوٹا سا مندر دیکہا تہا جسکا اب نشان تک نہین ہی۔

سونہ لنک یعنی سونیکی لنکا - درمیان ڈل کلان یا جنوبی حصہ تالاب کے ۴۰ گز لمبا ۲۰ گز چوڑا ہی اسکو امیر خان جوانشیر نے ۱۸۴۲ء مین بنایا تہا مغلون نے اسپر ایک چہوٹا سا چبلنا نہ بنایا ہوا تہا اسکی دیوار کے نشان ابتک موجود ہین اسی وجہ سے لوگ اسکو منحوس سمجہکر اسپر نہین بیٹہتے عیاش لوگ زیادہ تر روپہ لنک پر بیٹہکر خورونوش کرتے ہین اس تالاب کے چہار طرف عمدہ عمدہ باغات ہین نہر سے بذریعہ چونٹہہ کول کے دونون کنارون کے درختہائے سفیدار وچنار و پانی کی صفائی اور مرغابیان دیکہتے ہوئے کشتی مین سوار ہوکر اول ڈل دروازہ ملتا ہی اسسے آگے کو ایک نہر گگری بل سے ہوکر دہنی طرف سے ڈل کو توال کو جاتی ہی اور دوسری براہ راست رعنا واری مین سے ہوتی ہوئی حسن آباد کی طرف سے ڈل مین پہنچتی ہی مغربی کنارہ ڈل پر درگاہ **حضرت بل** ایک گانو ہی جہان رویت موئے شریف **محمد صاحب** ہے اُسسے آگے تہوڑے فاصلہ پر **نسیم باغ** ہی اسمین ۱۲۵۶ درخت چنار کے ہین یہ باغ عہد اکبر شاہ ۱۵۸۶ء مین نسیم خان غلام کے اہتمام سے تیار ہوا تہا اسکے گرد جو دیوار تہی اب صرف اسکے نشانات موجود ہین سو گز آگے جاکر موضع **مہک** معروف بہ **رگنا تہہ پورہ** ہی یہان چند ہزار سے شالی کوب و کارخانہ ابریشم ہی اس سے آگے **تیلبل** ایک بڑا گانو ہی جو کہ تالاب کے شمال مین واقع ہی نالہ تیلبل کا پانی نہایت ہضم کنندہ جانا

شنہ ہجری

ہے شمال مشرقی حصہ کنارہ تالاب پر **باغ شالامار** ہے اسکو شاہجہان نے بنایا تہا یہ باغ ۵۹۰ گز طویل ۳۰۰ گز عریض دس فٹ بلند دیوار سے محدود ہے ڈل سے باغ تک ۱۲ گز چوڑی ایک نہر بہتی ہے اس نام کی وجہ تسمیہ کی بابت بہت اختلاف ہے کہتے ہین یہان کا ۱۰ دیو کا مکان تہا شاستر ہی والے اسکو مار کہتے ہین اور شالا مکان کو حتے شالامار ہوا یعنے کام دیو کا مکان اور بعض کہتے ہین کہ مار کشمیری مین دریا کو کہتے ہین چونکہ انکے بیچ مین پشمینہ دہوتے تہے اسسے شالامار ہوا۔ وسطی مکان اس باغ کا قابل دید ہے۔ اسکے چارون طرف تالاب ہین جنمین تقریباً ۱۴۳ فوارے ہین اسمین سنگ موسیٰ کے ستون نہایت خوبی سے مجلا کرکے لگائے گئے ہین تالاب تارسرو مارسر کی ایک نہر اسمین بہتی ہے۔ شالامار سے ذرہ فاصلہ پر تالاب کے مشرق مین **موضع الیشہ بر** ہے اسکے پاس چشمہ گپت گنگا کا تیرتہ ہے۔

نشاط باغ تعمیر کردہ آصف خان بعہد شاہجہان دلافزا اور رحمت بخش اسم بامسمیٰ ۵۹۵ گز طویل ۳۶۰ گز عریض ایک دیوار ۱۳ فٹ بلند سے محدود مشرقی کنارہ تالاب پر واقع ہے اس باغ کے درجہ ۱۲ سے ۱۸ فٹ تک آپسمین پست و بلند ہین **چشمہ شاہی** مشہور و معروف چشمہ نشاط باغ کی طرز پر ۱۱۳ گز طویل اور ۴۳ گز عریض ۷ فٹ بلند دیوار سے محدود جنوب مشرقی کنارہ ڈل سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکا پانی پینے مین سبک اور ہاضم ہے۔ **انگور باغ** اسکے آگے مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۳ مین تیار کرایا ہے ۱۸۷۶ء اسمین فرانسیسی انگور کی بیلین لگائی گئی ہین۔ **پری محل** یا کوتلن ایک ویرانہ مکان تالاب کے جنوبی طرف موضع **تہید** کے روبرو ڈل سے ایک میل کے فاصلہ پر تعمیر کردہ **آخون ملا شاہ** اتالیق جہانگیر واقع ہے۔ **چار چنار باغ** جنوب و مشرقی گوشہ مین ہے بیگم نورجہان کو یہ باغ بہت پسند تہا۔ **گوپکار** راستے آگے کو ایک چھوٹا سا گانو ہے چونکہ دامن کوہ شنکراچاج مین خوبصورتی سے واقع ہے۔

(۲) مانسبل کشمیر کے تمام چشمون مین ازبس خوبصورت و راحت انگیز تالاب
شمال مشرق وجنوب مغربی اطراف مین تخمیناً تین میل لمبا اور ایک میل چوڑا تمام چشمون
سے عمیق تر موضع صفاپور کے پاس ہی اسکا پانی زیادہ تر اندرونی چشمون سے نکلتا ہی
کوندہ بل کے سامنے نالہ امراوتے جسکو زین العابدین لایا تہا اسمین پڑتا ہی اسکے کنارہ
پر موضع کوندلہ بل ہی جسکے اگہر سمت ۱۹۳۴ بکرمی مین غرق ہوگئے تہے - یو بی کوہ سنہ ۱۸ء
اہائیدنگ کی ۶۲۹۰ فٹ بلند ہی:۔

(۳) تالاب انچار جو ڈل سے کچہہ بڑا ہی سری نگر کے گوشہ شمال و مغرب مین ایک
کوس کے فاصلہ پہ واقع ہی اسمین نالہ ہار پڑتا ہی اور دریا ہی سندہ ایک طرف سے
اسکے ساتہہ ملکر پہر علیحدہ ہوجاتا ہی:۔

(۴) جہیل ولر جسکو کشمیر کا سمندر کہنا چاہئیے تمام جہیلون سے بڑا ہی یہان پہلے
ایک شہر سندمتی نام آباد تہا جو کہ بسبب گنہگاری باشندون کے غرق آب ہوگیا
اسکا اصلی نام پدم ناگ ہی یہ تالاب اعظم شہر سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر مشرق سے مغرب
تک دس میل چوڑا اور شمال سے جنوب تک بارہ میل لمبا ۱۶ فٹ سے زیادہ بحساب اوسط
عمیق ہی - بقول شاستر اسکی وسعت ۴۸ کوس تک ہی مچہلیون اور مرغابیون کا شکار
اسمین بکثرت ملتا ہی اسکے کنارونپہ بہی لوگ ڈیم بنائے جاتے ہین ہوا کے وقت
کشتیون کے غرق ہونیکا بڑا خوف رہتا ہی دریا ہی بہت اسکی بیچون بیچ مین چلتا ہے
سو یا وزیر راجہ اونتی ورما نے بڑی حکمت سے دریا کو اسمین ڈالکر نکالا ہے
دریا کا پانی اسمین بالکل علیحدہ نظر آتا ہی اولر کا پانی جدا گانہ شمال و مشرق مین
یہ دریا کوہستان بلند سے محدود ہے اسمین بہی اندرونی چشمون کا پانی زیادہ تر ہے
جزیرہ زینہ لنک تعمیر کردہ زین العابدین جو اسکے درمیان تہا اب کنارہ پر

آ گیا ہی یہ جزیرہ شمال سے جنوب تک ۵۹ گز لمبا اور مشرق سے مغرب تک ۵۰ گز چوڑا ہے
بنڈہ پورہ اسکے شمال و مشرقی کنارہ پر ایک قصبہ آباد ہے گوریس وہسکر و غیرہ
کو یہین سے رستہ جاتا ہے کوہ شکر الدین ۰۰ ۷ فٹ بلند مغربی کنارہ تالاب پر استادہ
ہے شکر الدین مرید نور الدین کی زیارت اسی پر بنی ہے ٭

پہاڑونپہ چشمہ ہائے ذیل ہین

۱۔ **گنگہ بل** کوہ ہرمکٹہ کی چوٹی پر مثل ہردوار گنگا کے مقدس و نجات بخش خیال کیا
جاتا ہے سری نگر سے وہانتک یہ منزلین پڑتی ہین بجارناگ ۔ نونرہ ۔ برنگ ۔ رام اون
کوہ بہرت ۔ برہمہ سر ۔ کوہ برنی بل یا بنبہ دہار ۔ چشمہ ہائے نند و کول ۔ چشمہ کولہ سر ۔ تالاب
گنگابل قریب ڈیڑہ میل لمبا اور ۰۰ ۵ گز چوڑا ہے ہنود مردون کے پہول اسمین بہادون
سدی اشٹمی کو ڈالتے ہین ٭

۲۔ **کولہ ناگ یا کوثر ناگ** ۱۲ ہزار گز لمبا پانچ سو سے چہ سو گز تک چوڑا ہے دو سو
فٹ گہرا ہے کل دور اسکا ۳ کوس کا ہے اسمین سے پانچ ندیان نکلتی ہین منجملہ انکے دریائے
وشو کشمیر مین اور چار ندیان پہاڑون مین بہتی ہین اسکی مشرقی چوٹیون کو کوسرن
کوٹہ کہتے ہین وشنہ پاد بہی اسی کے پاس ہے روایت ہے کہ وشنو کے
پاؤن مارنے سے یہ تالاب بنا ہے چنانچہ نشان پاؤں کا ابتک موجود ہے ٭

۳۔ **شیشہ ناگ یا ششرم ناگ** امرناتہ کے رستے مین درہ لدر کے سامنے ٭

۴۔ چشمہ ایلاپتہر کوہ اخروت پر پرگنہ کروہن مین ٭

۵۔ سوکہ ناگ کوہتان بیروہ پر ہے سوائے انکے مادسر ۔ تارسر ۔ سونہ سر
چندہ سر ۔ مہاکر سر ۔ نیلہ ناگ ۔ باغ سر مشہور ہین ٭

چشمہ

اچہہ بل جسکا دوسرا نام صاحب آباد ہی انت ناگ سی ۴ کوس دامن کوہ مین مشہور اور یہ خوبصورت چشمہ اول دفعہ راجہ **اچہہ** کے نام پر مشہور ہوا بعد اسکے شاہجہان نے وہان تعمیر بنا کر صاحب آباد کے نام سی معروف کیا اب مہاراجہ صاحب نے تعمیرات جدید وہان بنوائی ہین۔ پورا حمام لایق دید ہی یہ کوہ جسکے دامن مین یہ چشمہ واقع ہی پرگنہ برنگ و کوٹہار کو جدا کرتا ہی لوگون کا خیال ہی کہ پانی جو اسمین سی نکلتا ہے وہ برنگی ندی کا ہی جو اسکے پیچہی ایک مقام مین غایب ہو جاتی ہی۔

انت ناگ مین چشمہ بہون مٹن سی آدہ میل پر ہنود اسکا گیاجی سی زیادہ تیرتہ مانتی ہین۔ **ویتہہ** و **ترنبع** دریای بہت۔ وین متصل پانپور۔

ورناگ جسکو خیال کیا جاتا ہی کہ شیوجی کے ترشول سی بنا ہی یہ چشمہ ہشت پہلو خوبصورت و دلربا دامن کوہ بانہال مین ۳۷ گز مدور اور ۵۰ فٹ گہرا ہی اسمین مچہلیان بے شمار ہین ایک نہر بڑی زور سی اسمین سی نکلتی ہے کہنڈرات باغات و مکانات شاہی جسکو شاہجہان نے بنایا اور جدید باغ و تعمیرات عالیشان والئی حال اس چشمہ کے قابل دید ہین نہ کہ شنید اس چشمہ کے گرد ۲۴ محرابین ہین جنمین سی ایک کے پتہر پر عبارت ذیل کندہ ہے "**بادشاہ ہفت کشور عدالت گستر ابو المظفر نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ غازی بتاریخ سنہ ۱۵ جلوس برین سرچشمہ فیض آیین نزول اجلال فرمودند۔**

تاریخ

از جہانگیر شاہ اکبر شاہ — **این بنا سرکشیدہ بر افلاک**

بانئی عقل یافت تاریخش — **قصر آباد و چشمہ ورناگ"**

چشمہ سے باہر دوسرے سنگ موسیٰ پر جواب ٹوٹ گیا ہی کندہ ہی

چیدر بحکم شاہجہان بادشاہ دہر — شکر خدا کہ ساخت چنین آبشار جوے
این جوئی داده ست ز جوئی بہشت یاد — زین آبشار یافتہ کشمیر آبروے
تاریخ جوئی گفت بگوشم سروش غیب — از چشمہ بہشت برون آمده ست جوے

چشمہ سونده براری پرگنہ برنگ مین وسط لب کوہ سے وسط جیٹھ تک دن مین تین تین دفعہ خشک ہو جاتا ہی اور پھر تین ہی دفعہ بہر آتا ہی ۔

سودر سند ہیا پرگنہ دیوه سر مین - کہتے ہین دن مین گیارہ دفعہ خشک ہو کر گیارہ ہی دفعہ بہر آتا ہی ۔

یون سند ہیا پرگنہ شاہ آباد مین - اسمین بہی مثل چشمہ سونده براری ظاہر ہوتی ہی ۔

ہاکره سر پرگنہ مانچہامہ مین - اسمین چند جزایر ہوا چلنے کیوقت بہتے ہوئے خیال مین گذرتے ہین ۔

کہیر بہوانی سری نگر سے سات کوس پر مقدس چشمہ راگیان بہگوتی کا بشکل شش دو حرف اونکار کے واقع ہی قدرت سے اسکا آب مقدس ہمیشہ رنگ بدلتا رہتا ہی اور ہر ایک رنگ کی جدا گانہ تاثیر ہی ۔

چشمہ اونتی پور مین غسل کرنے سے خارش و قولنج کے دور ہو جانیکا لوگون کو یقین ہی ۔ **چوہر ناگ** برنگ مین ۔ **کرشنہ سر** منبع دریائی کرشنہ گنگا ۔ **خوشحال سر** نوشہرہ کے نزدیک ۔ **نندن سر** کوه نندن پر ۔ **سر ل** دریاے سلندرن کا مخرج ۔ **جہجیہ کن** یعنے سنگ سفید منبع دریاے دوده گنگا ۔ **چشمہ کورجہتر** موضع پانچ جہو مین ۔ **تکہہات ناگ** موضع زیون مین ۔ **چشمہ جالندہر** موضع زادہ مین ۔ **بیجار ناگ** نوشہرہ مین ۔

کریوہ ہاء

کشمیر مین بہت سی زمین معمولی سطح کشمیر سی بلند اور پتہریلی ہی اُسکو کریوہ کہتے ہین شمالی طرف کی کریوہ یہ ہین کریوہ بانپور - کریوہ اسلام آباد اور جنوبی یہ ہین زینہ پور - تونگر کریوہ خانپور - کریوہ دامودر - ان تمام کریوت کو پہاڑی پانی اور خندقین آپسمین ایک دوسری سے علیحدہ کرتے ہین کریوہ ہئے ذیل بہی مشہور ہین کریوہ لتہ پور - کریوہ وولنسو - کریوہ بڈہی اوڈر - متن اوڈر - کریوہ رام نگر - کریوہ چکدر وغیرہ *

نمبل ہاء

نمبل اُس قطعہ زمین دلدلی کو کہتے ہین جسمین پانی قدرتی چشمون یا کسی تالاب کا بارہ مہینے بہرا رہتا ہی اور سطح آب گہاس سی مستور رہتا ہی بعض بعض نمبلین کوسون تک چلی گئی ہین چند کے نام یہ ہین - کونہ بل وہو مین * گیرنمل اولرمین * ہاکرہ سرنمل بلدہ پائین مین * تولہ مل نمل کلان ترکہیر بہوانی کے گرداگرد پرگنہ لعل میر * پہاڑ ونمل خود کشت مین * کنی پوراچھ مین * بجبہارہ نمل - ورہ نمل کروہن مین * بودنمل کامراج مین * نیز نار ونمل اونمل او نتم سایر مواضع پائین مین * نمل کاوسان پانچہامہ مین * ولنہ نمل کروہن مین * ٹینگہ نمل دیوہ سر مین * ندرنمل اور قیصرنمل اچھ مین * براری نمل سری نگر مین کشتیان بہی ان تمام مین بخوبی چلتی ہین *

دریاے ہاء کشمیر

چھوٹے چھوٹے دریا کشمیر مین بہت ہین مگر یہان خاص دریا لکھے جاتے ہین *

ابتتا۔ جسکو یونانی ہائیڈسپس پنجابی جہلم پنڈت وتستا مسلمان بہت
کہتے ہین ایک بڑا دریا ہی جو کہ تمام کشمیر کی زمین کو سیراب کرتا ہی اور قریب تمام
دریا کشمیر کے اسمین پڑتے ہین یہ دریا چشمہ ویتہہ وتر واقعہ شاہ آباد سے نکلتا ہے بہت
زبان شاستری مین اُس مقدار کو کہتے ہین جو کہ نر انگشت کے برابر ہو چونکہ اصلی منبع
اسکا بہت چھوٹا ہی اسلئے اسکا نام ویتہہ ہوا۔ ویتہہ وتر سے نکل کر پانی اسکا آب
چشمہ سپت رشیان سے ملکر جٹی گنڈ مین جو ہی ورناگ پرگنہ بکی ساندرن سے جو کوہ برارہ و
کاورن واقعہ پرگنہ شاہ آباد کے چشمہ سرل سے نکلتا ہی پیوست ہو کر آب و اسکے ناگ
پانزت ناگ دریاے دشو سے ملکر برنگے ندی و آب کوکرناگ و جوے آرہ پتی سے جسکا
مخرج باہم ہرولیتہ سرور ودرہ سر واقع کوہ دامندو پرگنہ کوٹہار ہے و آب چشمہ مارتند
وچشمہ اچہہ بل سے اننت ناگ مین ملکر کہنہ بل کے نیچے اسقدر پانی جمع ہوتا ہے
کہ کشتی وغیرہ اسمین چل سکتی ہی اور دریا کی صورت نظر آتی ہی پہر اَور ندیون سے
ملتا ہوا بہت سے حصو نمین شمال کیطرف شنکر اچارج کے نیچے خمدار سات پیچ کہاتا
ہوا شہر مین جنوب و مغرب کی طرف بہتا ہوا تمام کشمیر مین تخمیناً ساٹہہ میل کے فاصلہ پر
چل کر کوہ بارہمولا سے باہر نکلتا ہی پہر دریاے کرشنہ گنگا وغیرہ ندیون سے ملکر قصبہ انگلی
کے نیچے جاکر حدود ملک گکہر مین سے گذر پہاڑ سے نیچے گر قصبہ جہلم مین بنام دریاے
جہلم مشہور ہو کر قصبہ جہنگ سیالان سے آگے آٹہہ کوس نرموگہاٹ پر دریاے
چناب سے ملکر پہرا ہی دریاے سندہ بحر عرب مین گرتا ہی یہ دریا سے کبہی خشک نہین
ہوتا اور بموجب نشیب و فراز پانی کے ایک گہنٹہ مین ۱½ میل سے ۳ میل تک چلتا ہی ماہ جولائی
و اگست مین پانی اسکا معمول سے بارہ فٹ اور کبہی زیادہ بڑہکر باعث سیلاب و نقصان
زراعت وغیرہ ہو جاتا ہی کہنہ بل سے آگے پہلے سونہ کول جسکا منبع کپال موچن ہی۔

پہر گنڈ کی ندی - چندرہ کول جسکو غالباً راجہ مہرہ کول نے کہد وایا تہا - ساندرن ندی - برنگے ندی - آرہ پنی ندی اسمین ملتی ہین - اسکے بعد بجانب راست ندیان معاون بنتی ہین - دریا سے لدریا لبہ وری جسکا منبع گنیش بل ہی دو شاخون سی کہنہ بل کے نیچے اسمین پڑتا ہی - دریای چونتہہ کول جو ڈل مین سی نکلا ہی شہر مین شیر گڈہی کے سامنے بسنت باغ کے پاس اس سی ملا ہی - دریائی سندہ جو کہ اباسین کی ایک شاخ ہے اور بعض کا قول ہی کہ امرناتہہ مین اسکا مخرج ہی یا امراوتی اسمین ملتی ہی اول تالاب انچار سی ملکر پہر شادی پور کے پاس دریای بہت سی ملتا ہی ان دونون کے سنگم کے پاس درمیان دریا کے ایک چبوترہ پر چنار کا درخت ہی اسکو پریاگ کہتے ہین ۔ دریای پوہر دوابہ گاو کے ذرہ نیچے ایک بڑا نالہ دریا سے بہت سی آکر ملتا ہی - نالہ ہائے ذیل بائین طرف سی اسمین آکر ملتے ہین دریای دشوم ہامہ کے نزدیک دریای راجہو موضع کاکہ پور مین - دودہ گنگا جسکا مخرج سنگ سفید ہی سری نگر کے نیچے دریا سے رامشی کوہستان شکردہ سی نکلکر موضع دہال مین - دریای ننگل کروہن مین سی گذر کر تالاب اولر مین پڑتا ہی نالہ کنہہ کول یعنی نقلی دریا ہی جو کہ شیر گڈہی کے نیچے سی کاٹ کر صفاکدل کے پاس پہر دریا مین ملا یا گیا ہی یہ نالہ اکثر سرما مین خشک ہوجاتا ہی دوسرا نارو کے نام سی ایک نالہ گرمیون مین شادی پور کے پاس سی علیحدہ ہو کر ننگل کے متصل تالاب اولر مین پڑتا ہی - دریا سے راموکر یوہ تونگر اور خانپور کے درمیان بہتا ہی - نیلہ گنگا امرناتہہ مین - نالہ پہلگام - نالہ مار تالاب ڈل کے حصہ براری نل سے نکلکر پرگنہ اچہن کو سیراب کر کے تالاب انچار مین جا ملتا ہی اسمین جو فرش اینٹون کا تہا وہ سب مٹی مین دب گیا ہی - یہ نالہ سلطان زین العابدین نے بنایا تہا اسپر بہی بہت سی پل ہین - نالہ سونہ کول - شتوپیان - رمبب آرہ - مدہومتی - گورکیں کیطرف سے

آکر کہوئی ہامہ کو سیراب کرکے پہر جہلم مین پڑتا ہی بعض کا قول ہی کہ مدہومتی دریا ہی گرگشتہ گنگا کا دوسرا نام ہے نالہ ما درا وتر مجہی پورہ مین - دریا ہی حل پرگنہ حل مین بہتا ہی۔

پل

دریا ہی بتستا پر کہنہ پل سی بارہ مولا تک تیرہ پل ہین جو کہ چوب دیودار سی نہایت مضبوط اور خوبصورت بنی ہین نام انکے یہ ہین -

نمبر	نام	طول بحساب گز	عرض بحساب فٹ	[illegible]	عمق بحساب فٹ	کیفیت
۱	کہنہ پل	۶۶	۱۲	۱	۴۱	یہ پل سب سی اول اور چھوٹا ہی اننت ناگ کے پاس -
۲	بیج بہارہ	۱۰۰	۱۷	۳	۶	
۳	پانپور	۱۳۲	۱۴	۴	۶½	
۴	امیراکدل	۱۳۴	۳۰	۵	۱۶	یہ پل امیر خان کے نام پر مشہور ہی اور شہر مین اوّل پل ہی
۵	حبہ کدل	۹۷	۲۴	۳	۱۶	
۶	فتح کدل	۸۸	۱۷	۳	۱۶	یہ تیسرا پل شہر کا فتح شاہ کے نام سی مشہور ہے
۷	زینہ کدل	۹۶	۲۴	۳	۱۶	بنام زین العابدین چوتہا پل شہر کا مشہور ہے
۸	عالیکدل	۸۲	۱۷	۳	۱۶	عالی شاہ کے نام پر پانچوان پل مشہور ہی
۹	نوکدل	۷۵	۱۸	۳	۱۶	
۱۰	صفاکدل	۱۱۰	۱۹	۴	۱۶	سیف خان کے نام پر اصل سفاکدل ساتوان پل مشہور ہی -

نمبر	نام	طول بحساب گز	عرض بحساب فٹ	[illegible]	عمق بحساب فٹ	کیفیت
۱۱	سنبل	۱۱۲	۱۶	۴	۱۵	علاوہ انکے اور بہت سے پل نالہ مار
۱۲	سوپور	۱۱۴	۱۶	۳	۱۸	وغیرہ پر ہین یہ ایک جدید پل گوہا لن کے
۱۳	بارہ مولا	۱۴۶	۱۶	۶	۳۴	پڑاؤ مین مہاراجہ صاحب کے حکم سے
						آہنی پختہ ۲۰۸ گز لمبا اور بنا ہے

کشتیان

یہان کے دریا مین کئی قسم کی کشتیان ہین۔ **اوّل پرندہ** ایک لمبی کشتی ہوتی ہے اسکے سرے پر ایک طرف چھوٹا سا بنگلہ بنا ہوتا ہے اور باقی تمام جگہہ پر ۸ بجی لوگ (ملاح) چپا مارنیکو بیٹھتے ہین سواے امرا و والیان ملک کے عام لوگ اسپر نہین بیٹھ سکتے۔

چاکہ واری اسی کا ایک قسم ہے اسکا بنگلہ کسیقدر بڑا مثل ایک کمرہ کے درمیان مین ہوتا ہے۔ **لرطی ناؤ** ایک بڑی شاہی کشتی کا نام ہے اسکے درمیان ایک مکان مثل دیوانخانہ کے بنا ہوتا ہے امرا معہ مجلس کے اسپر بیٹھتے ہین۔ یہ قسم خاص لوگونکیواسطے ہین۔

دوسری قسم عام لوگون کے لئے یہ ہین۔ **ڈونگہ** عموماً ۵۶ فٹ لمبا ۵ فٹ چوڑا $\frac{3}{4}$ ۱ فٹ عمیق نیچے سے چپٹا دونون گوشونکی طرف گاؤدم ہوتا ہے اسپر چٹائیون کی چھت دیوارگیر اور پردہ ہوتے ہین اسمین جائے نشست و باورچیخانہ و ماہیگیر کے بیٹھنے کی علیحدہ جگہہ ہوتی ہے۔ **شکاری** اس سے چھوٹی اور ہلکی اسیطرح کی ہوتی ہے ایک قسم **وار** کے نام سے مشہور ہے وہ کشتی جس کام مین لگائی جاوے لفظ وار کو اسی نام سے مرکب کر دیتے ہین۔ مثلاً **آرم وار** یعنی کشتی سبزی فروش کی۔

گاڈہ وار جسمینے ماہی فروش کی کشتی جہٹہ وار جو بادطوفان کیوقت تالاب ڈل یا اولر
مین بیخوف رہتی ہی اسپر سی شکار بہی خوب کہیلا جاتا ہی یہ قسم وار زیادہ تر تالابون اور
نالہ مار مین رہتا ہی اور ہر قسم کی باربرداری مین کام آتا ہی کرناؤ کے ذریعہ دریا مین
وار پار عبور کیا جاتا ہی سب سی بڑی اور بہاری کشتی جو باربرداری غلہ وچوب وغیرہ
مین بکار آتی ہی باہچ کہلاتی ہی ہانجی لوگ اکثر سکونت شبانہ روز انہین کشتیون مین
رکہتے ہین سنہ ۱۹۳۱ بکرمی مین ایک چہوٹا سا دخانی جہاز یا کشتی سٹیمر کے نام سی بہی ۱۸۷۵ء
بہت مین ڈالی گئی تہی ۔

مرغزار یعنی گلزار کشمیر

مرغزار اُن میدانون کو کہتے ہین جو کہ پہاڑونکی چوٹیون اور درہون مین ایسے واقع
ہین جنہین قدرت سی طرح طرح کے پہول گلہا ئی گوناگون شگفتہ ہوتے ہین خاص مشہور
مرگ یا مرغ یہ ہین سونہ مرگ ۔ زجہ مرگ ۔ انیہ مرگ ۔ رای سرو
نندن سر مرغ ۔ چندن سر مرغ ۔ مرگ ھائی کوہ مھادیو
مرگ ھائی امرناتھ مھلشہ مرگ ۔ گل مرگ ۔ شاجی مرگ
نندی مرغ ۔ گوکل مرغ ۔ توسہ میدان ۔ استان مرغ ۔

سونہ مرگ پرگنہ لعل کے اختتام پر ہی اور قریب ۲ میل تک پہیلا ہوا ہی ۔
گلمرغ ایک نہایت خوبصورت اور خوشنما میدان سری نگر کے مغرب مین پرنجال
کی شاخون مین واقع ہی اسکا طول تخمیناً ۳ میل اور عرض ایک میل ہی اس کے
گرد چہوٹے چہوٹے کوہستان پر چیلون کے درختون مین یہ میدان سطح کشمیر سے
... ۳ فٹ اونچا اطراف شمال و مغرب اور جنوب مشرق مین واقع ہی جنوب مشرقی

سری ہی ایک نہر سمین شمال مغرب کیطرف خوار بڑی خوبی سے رواں ہوا ہیکے
دونون کنارے خوشنما پہولون کے بوٹون سے رنگے ہوئے معلوم ہوتے ہین اسکے درمیانی
چہوٹے چہوٹے ٹیلونپر علیحدہ علیحدہ اقسام کے پہول شگفتہ معلوم ہوتے ہین اس کے
شمال شرقی طرف بابا پدر رشی کی زیارت اور جنوب شرقی کیطرف راہ فیروزپور
ہے نان شیر یہان کا تحفہ ہے گرمیونمین صاحبان سیاحان اور ہیڈ کوارٹر افسران
سپیشل ڈیوٹی بوجہ ساخ ڈاکخانہ کے یہان دو ماہ تک رہتے ہین ۔ وجہ تسمیہ اسکی
یہ بتلاتے ہین کہ گوری یعنے پاربتی جی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلئے اسکا
اول نام گوری مرغ ہوا پہر گلہ بانون نے گہوڑے اسمین چرانے شروع کئے جسسے
گور مرگ ہوا کیونکہ کشمیری مین گہوڑے کو گور (گُر) کہتے ہین ۔ اب بسبب افراط
گلہائے گوناگون کے گلمرغ کہتے ہین ۔ استروت ادنتی پورہ کے پاس اسی قسم کا
ایک میدان ہے ۔

سری نگر خاص

سری نگر جو خطہ کشمیر کا دار الخلافہ ہے پہلے سوریہ نگر یعنے شہر آفتاب کے نام سے مشہور تہا
راجہ پرورسین نے سمت ۳۳ کلجگی مین مطابق ۱۸۹ بکرمی کے اس شہر کو ۱۳۲ء
بنام پرواسین نگر آباد کیا تہا اسکو ۱۷۶۵ برس گذرے اُن ایام مین کہتے ہین یہ
شہر شادی پور تک بستا تہا ۔ عہد اسلامیہ مین شہر مذکور کا نام بہی کشمیر ہی لیا جاتا
تہا یہ شہر کشمیر کے درمیان کوہستان شمالی و مغربی کے نزدیک ہاری پربت کے
نیچے مین دریا بہتا کہ دونون کنارون پر شہر آباد ہے جو چہ میل تک دریا کے
کنارہ کے ساتہ پیچ کہاتا ہوا تخمیناً ۳ میل تک چلا گیا ہے اور سطح سمندر سے ۵۲۰۰ فیٹ

اونچا ہی بسبب نزدیک ہونے جہیل اور دلدل کے آب وہوا اسکی صحیح المزاج نہین ہے
آبادی اسکی ایک لاکھ ۳۰ ہزار آدمیون سی کسیقدر زیادہ ہوگی اور قریب ۳۰ ہزار
کے اسمین مکانات ہین یہ تمام مکانات عموماً پختہ چوب آمیز وخوبصورت ہین اور سبکی
چھتین سلامی دار ہین ۳ سی تا ۴ تک انکی منزلین ہین۔ مکانات رہایش سکہنا۔ حمام۔
مندر زیارتین شہر کی تعمیرات ہین دریا کی دونون کنارونپہ گہاٹ ہائی سنگین جسکو
بارہ پل کہتے ہین اکثر بنی ہوئی ہین۔ بازار جو تہوڑی ہین بہت تنگ اور ناہموار
پتہرون سی فرش کئے گئے ہین موسم سرما مین یہان کیچڑ سخت ہوتا ہی۔ دریا سے
ولستا نے اس شہر کو دو حصو نپر اور پلون نے سات حصو نمین اور انتظام پولیس کیلیے
بارہ ضلعو نمین تقسیم کیا ہی انکے نام یہ ہین (۱) نرسنگہ گڈہ (۲) جبہ کدل (۳)
تاشہ وان (۴) جالشہ وچہتہ بل (۵) ملک صاحب (۶) دیدہ مر (۷) نوکدل
بلدیمر (۸) نوہٹہ (۹) خانیار (۱۰) رعنا واری (۱۱) نوشہرہ (۱۲) سنگین
دروازہ۔ ضلع نرسنگہ گڈہ مین (۱) تنکراجاج (۲) رام منشی باغ (۳) کوٹہی
باغ (۴) ہری سنگہ باغ (۵) چار باغ واقع لب نالہ چونٹہ کول (۶) رستم گڈہی (۷)
شیخ باغ۔ یہ سب جا۔ فرودگاہ صاحبان سیاحان ہین۔ شیخ باغ مین مقبرہ سیاحان
محکمہ عدالت صدر وغیرہ لال منڈی۔ شفاخانہ۔ سرکے۔ کارخانہ ابریشم ہفت چنار
رام باغ۔ سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب۔ مہاراج باغ تعمیر کنانیدہ مہاراجہ
صاحب حال حضوری باغ۔ مستریخانہ۔ شیر گڈہی وچہاونی فوج بمشہ مالو وغیرہ
امیران کدل مقامات خاص ہین۔ شیر گڈہی پہلے بہت چہوٹی تہی جسکو امیرخان جوا
حاکم افاغنہ نے تعمیر کرایا تہا۔ اب مہاراجہ صاحب نے نہایت عمدہ قابل دید تعمیرات
یہان تیار کرائی ہین۔ یہ عالیشان عمارت ۔ ۴۵۰ گز لمبی ۔ ۲۵۰ گز چوڑی شمالاً مغرباً

وجنوب مشرق مین لب دریا پر ۴ فٹ اونچی دیوار سے محدود واقع ہے۔ مہاراجہ صاحب بہین
تشریف ہوتے ہین دربار حاکم اعلیٰ اور تمام دفاتر جنگی و ملکی ہمکانات صحن بیرونی مین ہین
اِنسے باہر چہاونی فوج۔ دریا کے دوسرے کنارہ پر بسنت باغ تیار کردہ کرنیل میانسنگھ
و دفتر تار برقی واقع ہے۔ ضلع جبہ کدل مین مندر بیچ سنگھ۔ مندر گنپت یار۔ مندر رینون
آستان زینہ دار صاحب و مکانات دیوان بدری ناتھہ حاکم اعلیٰ و جبہ کدل وٹنکی پورہ
ہے۔ ضلع تاشوانین فتح کدل۔ مندر دیوانصاحب۔ مندر رنبیر اسوامی ہے جو سمت ۱۹۳۲
مین تعمیر ہوا۔ زینہ کدل۔ مہاکالی۔ شاہ ہمدان۔ نو مسجد ہے۔ یہ نو مسجد زینہ کدل
کے ذرہ اوپر کو ہے اسکو بیگم نور جہان نے مصفا پتھرون سے بنوایا تھا اسکی اندرونی لمبائی
۶۰ گز عرض ۴ گز ہے یہ مسجد باعتبار مضبوطی وخوبصورتی کشمیر کی تمام مسجدون سے
عمدہ ہے مسلمان لوگ اسواسطے اسمین نماز پڑہنا حرام سمجھتے ہین کہ تعمیر کنانیدہ عورت
ہے سکھہ اسکو موتی مند کہتے ہین آجکل اناج بھرنیکے کام آتی ہے اسکی تاریخ دوبارہ
مرمت ہونیکی یہ ہے

تاریخ

ہاتفے گفت عہد میر ہزار نو شد آباد مسجد سنگین

میر ہزار صوبہ کشمیر نے ۱۰۸۸ ہجری مین دوبارہ مرمت کیا تھا۔ ضلع جمالٹہ وچھبل
مین نولب بازار سوپار جہان مکان وباغ مؤلف ہذا ہے آستان دارہ بابا صاحب۔
ٹہنگ بابا صاحب۔ عالی کدل۔ نوکدل۔ صفا کدل سرائے ہین۔ ضلع ملک صاحب
مین عیدگاہ وعالی مسجد ہین۔ ضلع بلدیمر مین مہاراج گنج۔ آستان ریشہ پیر صاحب
سدہ لچھمی۔ آستان بلبل شاہ۔ محال واغشال۔ سایر۔ مندر بدشاہ۔ بڈشاہ
کا اصلی نام بٹی شور ہے اسکو راجہ رادن نے سمت ۴۳ کلجگی مین اپنی پوجا کیواسطے تعمیر
پنج مکہی بنایا تہا زنجیر گہڑیال کی ایک اسکے گنبد مین آویزان ہے جب سلطان زین العابدین

جبکو مسلمان بسبب رعایت کرنے اخیر مین ہنود کے بڈشاہ اور ہنود بڈشاہ کہتے تھے اسمین دفن ہوا تو بڈشاہ کی نام سے مشہور رہا اکثرون کا قول ہے کہ اس مندر کو بہی راجہ پرورسین نے بنایا تہا مگر راجہ ترنگنی مین اسکا ذکر کہین نہین اسکے گرد نواحی گورستان مین ایک پتہر ہے جو قریب ۱۲ گز لمبا اور ۲ فٹ چوڑا ہے مرزا حیدر گورگان کی فتح کشمیر کا حال زبان فارسی مین کندہ ہے باغ دلاور خان بہی اسی ضلع مین ہے جو کہ براری نل کے ایک کنارہ پر ۴۸ گز لمبا اور ۲۰ گز چوڑا واقع ہے خانیار مین آستان پیر دستگیر ہے۔ رعناواری مین مندر میاں صاحب۔ آستان پیشاہ صاحب۔ ہاری پربت۔

نوشہ مین **جامع مسجد** ہے اس مسجد کو اول دفعہ سلطان سکندر بت شکن نے سنہ ۱۴۰۰ کے اندازہ مین مندر تارابید کو گرا کر اور پہر سلطان حسن شاہ نے پہر سلطان زین العابدین اور محمد جہانگیر بادشاہ اور پہر اورنگزیب نے تعمیر اور مرمت کرایا پہر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب نے سنہ ۱۹۳۵ مین بلکہ ایک دفعہ اسسے پہلے بہی مرمت کرایا اور نہر اسمین پہنچائی۔ یہ بڑی وسیع مسجد ہے جو بارہا جل گئی ہے۔ اسکے درمیان ایک صحن ہے جسکے شمال جنوب اور مغرب مین مکانات ہین انمین ۳۷۲ ستون کاٹھ چوبی عظیم الشان لگے ہین اس کے اطراف شمالی وجنوبی ۲۰۰ گز لمبے اور ۴۴ گز چوڑے اور شرقی ومغربی اطراف ۱۱۰ گز لمبے ہین شرقی ۴۶ گز اور مغربی ۲۳ گز چوڑی ہین اسکی باہر کو مندرون کے کہنڈرات اور قبرستان چکون کے ہین۔

باشندگان کشمیر

کشمیر مین فی زمانہ پنڈت۔ پوربی۔ جینی۔ سکہہ۔ ڈوگرے۔ مسلمان سنت جماعت اور اہل تشیعہ آباد ہین۔

پنڈت لوگ یہان کے قدیمی اور اصلی باشندہ ہین انکو اول ہی کشب رشی نے
آباد کیا تہا یہ تمام برہمن ۳۳ رشیون اور منیونکی اولاد در چیلے ہین منجملہ ان کے
۷ رشیونکی اولاد انکی زیادہ تر بزرگی کے باعث زیادہ تر خاص ہین جنکو اصل
ذات کہتے ہین - دتاتری - بہردواج - پالہ دیو - اوپہ منیو - دہوم - موددگلی +
انہین سے دتاتری جنکی اولاد کول ہے - اوپہ منیو جنکی اولاد ریو ہین) دہوم
جنکی اولاد داندان سے خاص ہین - بعض کا قول ہے کہ قدیمی باقی اس خطہ کی
آبادی کے یہ تین بہائی تہے کلیا چاجج - ممٹا چاجج - اوبتا چاجج
انہین کے تین خاندان سے اسقدر ذاتین نکلین اور بعض نے کل اقوام کو تین بڑے
خاندانون بھٹ - پنڈت اور رازدان مین سے خیال کیا ہے چنانچہ بہٹ
مین سے کول اور پنڈتاین سے سوپوری پنڈت اور رازدان مین سے رینہ اعلیٰ
قسم کی ذاتین ہین - ذاتین اور القاب کامون اور پیشون پر بہی مشہور ہوگئے
ہین - بعضون نے انکو مرہٹون مین سے اور اکثر کنوجی براہمن خیال کیا ہے یہ بات
شائد اسلئے مشہور ہوئی ہے کہ کولون کی نسبت کہتے ہین کہ یہ لوگ کولاپوری ملک
مرہٹہ سے آئے ہین جسکا صحیح حال کچہہ معلوم نہین ہوتا - مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ
کشمیری پنڈت قوم آریا مین سے اول اور اعلیٰ قسم کی قوم ہے انکی شکلین خوبصورت
اعضائے جسم مضبوط چہرہ خوشنما رنگ پختہ اور گندمی اکثر سفید ہی مایل خط و خال صحیح
قد و قامت کوتاہ بہی اور اکثر دن کا بالا اور ایک ہی خون رکہتے ہین - طبیعت انکی
ازبس تیز ہوشیار - چالاک - ذہین - رسا - طامع - فضولخرچ - تعید پرور - مدبغ
و مغرور - متقی - سبز دل جنگ جدل سے متنفر ہر امین ڈاڑہی بہی نہین کو مہکی رکہتے ہین
ان تمام برہمنون کے یہ دو حصہ بانہ ماس - ملہ ماس کے نام سے مشہور ہین

ذوالقدر خان ترکمان کے ظلم و ستم سے اور پہر سکندر بت شکن کے جور و الم سے جب
تمام ہنود تہ تیغ کیے گئے تہے تو بہت سے لوگ اطراف ہندوستان کو بہاگ گئے اور یہان
بہت تہوڑے پنڈت لوگ باقی رہگئے جیسے کہ بعض کا بیان ہے کہ کشمیر مین گیارہ ہی
گہر پنڈتون کے رہے تہے بعد اسکے سلطان زین العابدین نے اون پنڈتون کو
جو بہاگ گئے تہے ہندوستان سے منگوا کر از سر نو کشمیر مین آباد کیا تہا جو لوگ
ان باقیماندہ گیارہ گہرون مین سے اب یہان ہین انکو ملہ ماس کہتے ہین اور
جو ہندوستان سے آئے تہے انکو بانہ ماس۔ بانہ ماسی لوگ اونکے مہینے کو اور
ملہ ماسی کترات ڈہائی سال کی ماہ کو مثن کی شرادہ وغیرہ رسوم مین مانتے ہین اور
یہ تمام پنڈت لوگ عہد زین العابدین مین دو فریق پر تقسیم ہو گئے۔

باچھہ بٹ جو صرف سنسکرت پڑہتے ہین اور پروہتائی کا کام کرتے ہین۔

کارکن جو نوکری چاکری کرتے ہین اور فارسی وغیرہ علوم پڑہتے ہین باچہ
بٹ انہین کے نواسے ہین باچہ بٹ تیرتہہ کے برہمنو نکا درجہ اپنے سے ادنی سمجہتے ہین
برہمنان کشمیر کا ہندوستان کے برہمنون سے خورد و نوش نہ کرنیکا یہ باعث ہے کہ سلف مین
ایک شخص فرات کا چمار یہان کے فاضل پنڈت کے پاس شاستر ہی پڑہنے کو بلباس
برہمن آیا ایک مدت تک پڑہتا رہا اور اس کے ساتہہ کہاتا پیتا بہی رہا آخر الامر معلوم
ہوگیا کہ وہ شخص اصلین برہمن نہ تہا اسپر پنڈتان کشمیر نے متفق اللفظ ہوکے برہمنون
سے میل جول شادی نسبت خلاف معمول قدیم ترک کر دیا جو کہ اتبک مروج ہے کریا کرم
مین فرق ہونیکا یہ باعث ہے کہ لوگاکہہ رکھی نے جو یہان کا متوطن تہا اور بیاس جی سے
پڑہنے گیا تہا بخلاف ہدایت بیاس جی پنڈتان کشمیر کے لئے موسم اور طبیعت کے موافق
تمام شاستروں اور پورانون اور بید و نیون سے ایک کتاب اختصار کر کے علیحدہ

طور پر تیار کیا اُسکے مطابق یہ لوگ اپنی رسوم ادا کرتے ہین مگر اصول سب کے ایک
ہی ہین یہ بہی کہتے ہین کہ بہٹارک قوم اعلیٰ راجاؤن کے اور وزراء و امراء و نیز ان
عظامی کی اولاد ہین خاندانی اُس شخص کو یہ لوگ مانتے ہین جسنے چند پشتون تک ریاست
اور امارت کی ہو کمذات وہ ہین جنکی نسل یا قوم مین فرق آگیا مثلاً کسی رشی نے
اپنے سے کم درجہ کی عورت سے شادی کر لی جسکو اُنکو وہان نا روا نہ تہا اُس سے
جو نسل چلی وہ کمذات ہے علاوہ اسکے جو شخص کوئی عیب یا ادنی کام کرے اُسکو
داغی کے نام سے پکارتے ہین لڑکی کی شادی مین داماد سے روپیہ لینا بہی انکی
نزدیک داخل عیب عظیم ہے راجہ اشوک کیوقت مین یہان مذہب بودہ بہی پہیل
گیا تہا مگر جلد جاتا رہا اسلئے سوائے لداخی لوگون کے یہان اب بودہ مذہب کا
کوئی آدمی نہین ۔ لوہری ایک قسم کی ہندو ذات ہے جو کہ قدیمی چہتریون مین سے
یہان باقی ہین اور اکثر دوکانداری کا کام کرتے ہین انکی عورتین خلاف مستورات
پنڈتان کمر کہلی رکہتے ہین اور نتہہ ناک مین پہنتی ہین انکی طبیعتین اکثر ڈوگرون سے
ملتی ہین ۔ چال و چلن بہی انکا علی ہذا القیاس ۔ مسلمانی سب سے پہلے بلبل شاہ
فقیر نے سمت ۳۹۶ مین جسکا مقبرہ عالی کدل سے ذرہ نیچے کو ہے اور پہر شاہ ہمدانی ۱۳۴۱ء
نے دہلی سے آکر یہان بخوبی مروج کی اسکا مفصل حال تواریخ مین درج ہے مختصر
کیفیت یہ ہے کہ ہنود بڑی بیرحمی سے مسلمان کئے گئے جو اپنے دہرم پر ثابت قدم رہے
وہی جان سے مارے گئے طرح طرح کے عذاب و عقوبات و زر جریہ اپنے لگائے تیرا کی
برہمن بہ تہمت تبرہ فضلاء و علماء ہنود بہ ستم ہائے نامحدود مع عیال و اطفال
خورد سال تہ تیغ بے دریغ و دریا برد کئے گئے مگر بہی عقلا و امراء اہالی و عماید و روسائے
دختر فاہم ہنود اور اُنکے عزیز و آقارب اپنے دہرم پر قایم رہے جنکی پاسداری کلمات

کو بضرورت حصول زر و انتظام ملک واجب آئی اور اُنہین سے ہزارہا پنڈت بنعات
ومراتب اطراف ہندوستان کو جا بسے اور اُنکے بہاگنے پر راجاریان مزاحمت راجگو
اور محلہ وار و ضلع وار مخالفت اولسے رسوم مذہبی کو مقرر کئے گئے جس سبب سے ابتک
یہ لوگ عادی اسبات کے ہین کہ جب کوئی تیوہار یا بڑا دن ہو تمام پنڈت لوگ حسب
حیثیت تہوڑا بہت محلہ وار وغیرہ کو دیکر رفع مند کرلیتے ہین یہی باعث ہے کہ ہنود مسلمان
شدہ نے اول دفعہ اپنے بزرگون کے معابد و مزار کے پاس مقبرہ و مساجد بنائے اور اپنے
معابد کی پرستش اہل پیر پرستی کی اور پہر رفتہ رفتہ اپنے اصل سے دور ہو کر نئے مذہب کے
پیرو ہو گئے۔ یہ مسلمان یہان ۲۰ قسم کی ذاتین رکہتے ہین چکونکی بابت روایت ہے
کہ داردستان مین کسی روز ایک عورت پانی لانیکو جاتی تہی۔ راستے مین ایک دیو ہیکل
جن نے بصورت انسان (غالباً کوئی قوی الجثہ آدمی ہوگا) اُس سے مباشرت کی
وہ حاملہ ہو گئی ایام معہودہ کے بعد اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو بڑا طاقتور اور تنومند
تہا اسکی اولاد مین سے لشکری چک بعہد راجہ سہدیو کشمیر مین آیا تہا۔ ماگرے بہی
داردستان سے یہان آکر آباد ہوئے تہے۔ گلوان جو ایک وحشی قوم ہے نیز چکونکی
اولاد مین انکی رہائش گاہ اصلی تارہ گام ہے۔ یہ لوگ سخت لوٹ کہسوٹ کیا کرتے
تہے بلکہ اکبر کا مقابلہ بہی انہون نے کیا تہا دیوان کرپارام اور سکہ نیابت میان سنگہ
نے انکو زیر کرکے بہتونکو قید اور اکثرونکو قتل کرا ڈالا تہا۔
ہانجی بہی مسلمانونکی ایک قوم ادنی ہے جو ماہی کا کام کرتے ہین اور اکثر کشتیونمین
رہتے ہین یہ قوم بڑی ادنی اور رذیل ہے تمام بدمعاشیان اور بدکاریان انکی
عورتین یہی لوگ کرتے ہین۔ لڑائی انکی مشہور ہے۔ مگر خانہ جنگی۔
شیعہ ملت عہد سلطان حسن شاہ مین یہان پہیلا تہا۔ میر شمس الدین عراقی نے

بنفارت سلطان حسین میرزا والی خراسان یہان آکر اول دفعہ چکو نکو شیعہ بنایا تہا
سکہہ لوگ عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ سی یہان آباد ہین جنسی سکہہ اصلمین برہمن تہے
انکو راجہ سکہہ جیون پوٹہوہار و کوہستان سی عہد احمد شاہ درانی مین یہان لایا
تہا چونکہ انکو جنسی طلب ملتی تہی اسلئے انکا نام جنسی پڑا اور سکہون کے عہد مین یہ سب
سکہہ ہوگئے یہ لوگ زیادہ تر پرگنہ ترال مین رہتی ہین - واتل خاکروبون کو کہتے ہین
مسلمان لوگ بہی دراز قد یہود یون کی وضع پر مضبوط بعض شرفا کی بغیر رذیل
قوم شریر فتنہ انگیز متعصب نمکحرام بے صبر ناخواندہ کاریگر ہوا مین بارکش محنتی
لیست ہمت منافق بزدل ہوتے ہین - جو شخص انسی نیکی کرے بلا مضایقہ اس سے
بدی کرتے ہین چنانچہ کسینے خوب کہا ہے

اگر قحط الرجال افتد ازین سہ کم گیری ۞ یکی افغان دوم کمبوہ سوم بدذات کشمیری

کشمیری کے پیری بہی انہین کے حق مین مشہور ہے

پوشاک مروجہ کشمیر

اصلی اور قدیمی پوشاک کشمیریونکی بالکل تبدیل ہوگئی ہے پہلے یہ لوگ مثل برہمنون کے
دہوتیان اور پگڑیان اور مرزائیان استعمال مین لاتے تہے عہد اسلامیہ مین عرصہ تک
انکی وہ پوشاک بہی جو راجا ہی ہنود کے وقت بدل چکی تہی تبدیل ہوتی رہی -
قاضیان و مفتیان اسلامیہ نے فتویٰ دیا کہ ہنود پگڑی نہ باندہا کرین - آخر محمد شاہ
چغتہ کے عہد مین پنڈت مہرام یہان نے بموقع شادی فرزند خود دار السلطنت
مین جاکر فریاد کی اور بادشاہ سی سو گز کا دستار حاصل کیا اور صمد خان کو قاضی
شرف الدین کے تدارک کیلئے بادشاہ سی ہمراہ لایا اسنے یہان پہنچتے ہی قاضی مذکور
کو توپ کے آگے باندہ کر اڑا دیا چنانچہ کشمیریون نے اس واقعہ کی یہ تاریخ کشمیری زبان مین

سہی ہی کہ آؤ صمدتہ بہترن زین ÷ نزرو وکو نشرف نزرو دکو نہ دن ÷
تب سی پنڈتون نے سوسوگز کی پگڑیان باندہنی شروع کین اور عہد مہاراجہ گلاب سنگھ سے پہر چہوٹی اور معمولی پگڑی باندہنے لگے ہین لمبے کورتہ کا رواج راجہ ہرشدیو کے عہد سی ہے پانون مین کونش پہنتے ہین کورتے پر کمربند باندہتے اور ماتہے پر ٹیکا لگاتے ہین یہ تمام پارچات ہندو مسلمان کے اگر امیر ہون تو پشمینہ سی ورنہ پٹو سی بنائے جاتے ہین مسلمانون کی پگڑی اور پاجامہ کی بندش جُدا ہوتی ہے اور انکی عورتین کمرکہلی رکہتی ہین اور بخلاف مستورات ہنود جو کہ پانون مین پولین ڈالتی ہین۔ کونش پہنتی ہین۔ مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب کے عہد سی درباری پنڈت لوگ کورتیان پاجامہ وغیرہ بہی پہننے لگے ہین ÷

زبان کشمیر

اصلی و قدیمی زبان یہانکی سب سے پہلے سنسکرت تہی جو انقلاب مین آکر بصورت دیگر ایک خاص کشمیری زبان بنگئی ہے جیسے کہ شاستر مین لفظ شاکھے تہا شاکھ بنگیا شاری سی ہاری۔ منش سے مہنو۔ شمبلہ سی ہمبولہ بنگیا عہد اسلامیہ مین الفاظ عربی و فارسی کی بہی اسمین ملگئی اور اب ڈوگری و اردو بہی ملتے جاتے ہین اصلی کشمیری زبان یا مستورات پنڈتان یا بعض پرگنات کے زمیندار بولتے ہین۔ سو کشمیری لفظون مین بخلاف تحریر واین صاحب ۱۸ سنسکرت ۱۰ فارسی ۵ ہندوستانی ۲ عربی اور باقی کشمیری و الفاظ وغیرہ ممالک متصلہ داردستان و تبت کی ہین اس زبانمین چند آوازین خاص ہین جو کسی اور زبان مین تلفظ نہین ہوتین کشمیری زبان کے الفاظ اکثر دو دو تین تین معنی دیتے ہین اور

بہت سی الفاظ مین سوائی اصلی معنی کے مذاق پیدا ہوتا ہی اس زبان کی صرف ونحو بھی باعانت راقم میجر بی ڈی ہینڈرسن صاحب بہادر نے ۱۸۹۸ء مین تیار کی ہی جسکے پڑہنے سے اِسکے حاصل کرنے مین سہولیت ہوسکتی ہی بازاری لوگ کسیقدر اردو و ڈوگری زبان کو بھی بولنے لگے ہین۔

خوراک باشندگان کشمیر

خوراک باشندگان خطہ ہذا کی علی العموم چاول۔ گوشت۔ ماہی وساگ وچاء ہے نان تنور بھی یہ لوگ کہاتے ہین زمیندار اور غربا گال وارزن ومکائی وغیرہ اجناس ومیوہ پر بھی گذارہ کرتے ہین برت کے روز پنڈتان کشمیر اور اکثر سکنائے کنارہ تالاب ولر وغیرہ سنگہاڑہ بھی کہاتے ہین چاء پینے اور نسوار سونگہنے کے یہ لوگ بڑے شایق ہین۔ گوچھیان اور کرم ساگ وکائہ کرم و بیخ نیلوفر انکی خاص ترکاریان ہین۔ مسلمان لوگ پیاز ولہسن ووتوم بھی بکثرت کہاتے ہین۔

مذہب

کشمیر قوم آریا کا مقام اول ہی یہ لوگ وسط ایشیا کو بھی یہان سی گئے تہے ناگ لوجا کا رواج بھی یہان عرصہ تک رہا۔ تہوڑے عرصہ تک بودہ مذہب کی بنیاد بھی ڈالی گئی تہی۔ ہندو مذہب کو دوبارہ راجا بھی مینو لے زندہ کیا مذہب اسلام بلبل شاہ و سید علی ہمدانی ومیر محمد نے یہان پہیلایا۔ عہد افاغنہ مین ہندو مذہب کے کلیتاً وقطعی دور کرنیکی تدبیر کی گئی تہی جبیر پنڈتان کشمیر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو یہان لائے مختصر اسقدر لکہنا شاید خلاف مصلحت نہوگا کہ ہندو مذہب کو روز بروز یہان ضعف پیدا ہوتا

جاتا ہے گو والی حال اسکے قایم رکہتے ہین تہ دل سے بہت ساعی ہین چند سال سے پادری صاحبان بہی مذہب عیسوی کی ہدایات اور وعظ خوانیان رستم گڈہ مین کیا کرتے ہین ۔

طریق معاشرت

پنڈت لوگ جو کارکن ہین علی العموم نوکری پیشہ ہین علم سیاق و منشی گری کے فارسی زبان مین بڑے مشاق ہین دستخط انکا پختہ ایرانی وضع کا خوبصورت ہوتا ہے چونکہ آجکل انکا روزگار عنقا صفت ہے اسلیئے یہ لوگ ایک ایک کے پیچہے دس دس لگے رہتے ہین پنڈت لوگ سپاہگری و زراعت کو پسند نہین رکہتے مگر اب دوکانداری اور تجارت کرتے جاتے ہین بلکہ دیہاتی پنڈت زراعت بہی بعض بعض کرنے لگے ہین ۔ آجکل انکا ایک بڑا حصہ محض بیکار ہے باوجود بیکاری کے ہاتہہ پر ٹیکا لگا ہاتہہ مین قلمدان پکڑ دربارون مین جا بیٹھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر وہ ایسا نکرین تو محلہ دار وغیرہ انہین تنگ کرینگے اور ستائینگے ۔

ان لوگون مین شادی زنار بندی سونزاشی وغیرہ موقعون پر مستورات گہر مین بیٹھ کر باواز شیرین و ملایم مہذبانہ گایا کرتی ہین ۔ فحش گیت زبان پر نہین لاتین جو لوگ ناخواندہ ہین وہ رسوی داری خیاطی خدمتگاری کے کام کرتے ہین مگر بہیک بالکل نہین مانگتے اسکو معیوب جانتے ہین مستورات انکی سوا چرخہ کاتنے و کارخانہ داری کے اور کام نہین کرتین ۔ پڑہنا بالکل معیوب جانتی ہین ۔ حالانکہ قدیم زمانہ مین یہان کی مستورات بہت خوب بخوبی پڑہا کرتی تہین مثلاً للی شوری کے واک ۔ اور زوجہ منشی بہوانیداس کے نظم اور روپہ بہوانی کے نصایح مشہور ہین ۔ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو دس برس تک اسکا شور

دُنار بندی و شادی ہو جاتی ہی اٹھارہ برس تک تحصیل علوم سے فارغ ہو کر تلاش
معاش مین پڑ جاتا ہی۔ شادی و غمی مین اُنکی مستورات کا گانا اور رونا ساگون و سُرود مین
سر انجام ہوتا ہی اُن گیتو نمین اُس شخص کی صفات یا اپنی خوشی و غمی کا تذکرہ ہوتا ہی
جسکا غم یا کار خیر ہو۔ ہنود لڑکی کی شادی مین سوائے خلعت شاہ کی اَور کوئی آرایش
مثل تخت روان و باجہ نوازی یا آتشبازی کے نہین کرتے اگر کوئی کرے تو کمذات
متصور ہوتا ہی لڑکے کی شادی مین حیثیت سے بڑھکر داج وغیرہ دیتے ہین اور سال بہر
ہو تو تیوہار ہا لاگ نقد و جنس اُسکے سسرال مین بھیجتے رہتے ہین اور بعد سال کے اُن
رسوم مین اگر غریب ہی تو کمی کرتے جاتے ہین مردہ کی کریا کرم مین بھی سال بہر تک
حتی المقدور روپیہ بہت سا خرچ کرتے ہین۔ باچہ بٹ و پنڈت لوگ ججمانون کے
دان و پُن پر گذارہ کرتے ہین *

مسلمان لوگ جو امیر ہین تجارت کرتے ہین بڑا حصہ انکا زراعت پیشہ ہی باقیماندہ
شالباف۔ دوکانداری۔ نوکری۔ حرفت کاری۔ دستکاری۔ مزدوری
بار برداری وغیرہ کا کام کرتے ہین قوم ہانجیان بڑی بدمعاش رذیل اور خراب
فرقہ ہی۔ تمام شرارتین اِنہین سے ہوتی ہین اکثر سیاحان کشمیر کو یہی لوگ عیاشی اور
رنڈی بازیمین ڈالکر لوٹتے ہین اور بعض اوقات اپنی ہانجنو نکو پنڈتانیون کا لباس
پہناکر اُنکے پاس لیجاتے ہین۔ گالی گلوچ لڑائی بھڑائی انکی بھی جو مسلسل کئی ہفتون
تک جاری رہتی ہی۔ اپنا نظیر نہین رکھتی ۔ بھیکہ مانگنے اور بدکاریون مین بھی
انکو شرم نہین۔ موقع غمی و شادیمین یہ لوگ بھی راگو نمین ہی تمام حالات بیان کرتے
ہین برات کے ساتھہ انکی عورات بازارو نمین سٹھنیان دیتی اور گاتی پہرتی ہین۔
اولاد بھی بسبب خوراک لحم ماہی و شلجم و مقوی اشیاء اور نہ کرنے سفر کے کشمیر مین

زیادہ ہوتی ہے چونکہ مسلمانیان ایک سے زیادہ شوہر کرنیکی مجاز ہین اور شرعاً بوقت
مرجانے ایک خاوند کے یا طلاق ملجانے پر اور خاوند کر لیتی ہین اسلیے انکی اولاد بہ نسبت
ہنود کے کثرت سے ہوتی ہے کیونکہ بیوگان ہنود دوسری شادی کی مجاز نہین ہین ؀
بسبب سردی اور افلاس کے غلاظت اور کثافت یہان کے باشندونکی ساتھہ رہتی
ہے۔ ہنود مین متبنی کرنے کا بڑا رواج ہے چنانچہ متبنیٰ انکا بحالت موجود ہونے اولاد
بطنی کے ملکیت انکی کا وارث ہوتا ہے؀

حروف مروّجہ

قدیم سے یہان شاردا حروف کا رواج تہا جو کہ شاردا بھگوتی کے بنائے ہوئے ہین سلف
مین کاروبار دفاتر و تجارت و تحصیل علوم انہین حروف مین ہوتا تہا۔ چنانچہ قدیمی
بھوج پتر کے پستکون پر یہی حروف اب تک ملتے ہین جب اہل خلاف نے یہان کی پستکون
کو ضایع کرنا شروع کیا تو لوگون نے بھوج پتر پر لکہنا مروج کیا کیونکہ ایسے موقعون پر
اُن پستکونکو لوگ کنوون اور دریاؤن مین پہینک دیتے تھے تو وہ پانی مین خراب
ہوتے۔ پرانے مندرونمین سے جسطرح کہ تھ سوہ کی کنارہ پر ابہی تک شاردا حروف
کندہ ہین اب دیوناگری۔ فارسی۔ عربی۔ انگریزی۔ ڈوگری۔ گورمکہی وغیرہ
حرف بہی یہان مروج ہین مگر پنڈت لوگ برابر شاردا کاہی استعمال کرتے ہین +

اوقات تخم ریزی

جو غلہ ماہ ہاڑ مین پکتا ہے اسکو ربیع اور جو ماہ اسوج مین پکتا ہے اسکو خریف
کہتے ہین روپیہ کے ضلعونمین شالی۔ م لبا کہہ کو اور پامپئین کیطرف ۱۰ جیٹھ سے ہاڑ

تک بوئی جاتی ہے۔ مکی کرد تہہ۔ ماش کنگنی۔ پشتوت گنہار۔ باقلا۔ لوبیا بہی اسیوقت
تک بوئے جاتے ہین۔ ترنبہ۔ اروزن وغیرہ ماہ ہاڑ مین بوتے ہین ترشف اور
کتان اول ماہ جلیٹھ سے ١٥ تاریخ تک بوتے ہین ساگ شروع بہار مین ۰

باٹ اور مروجہ سکے

٦ چاول متوسط برابر ہوتا ہے ایک رتی کے ٠ ٨ رتی کی ایک دانگ ١٥ دانگ کی
ایک روپیہ بہر جو مساوی ہے گیارہ ماشہ دو رتی کے ٠ ١٩ روپیہ بہر کا ایک پاؤ
چار پاؤ کا ایک سیر اور ٦ پاؤ کا ایک منوٹہ ۰ چار منوٹون کا ایک ترک اور ١٦ ترک
کی ایک خروار ۰ ہری سنگی روپیہ ٨ آنکو چلیگی ١٠ آنکو چلتا ہے ٹکون کا
نرخ یکسان نہین تہا مگر سلمت ١٩٣٦ سے خام آنہ ٤ ہیں چہوٹے مروجہ حال کا ہوتا ہے
پشمینے کا گز نمبری گز سے ایک گرہ لمبا ہوتا ہے۔ برف کا گز بلی کی ٹانگ کے برابر
شمار ہوتا ہے یہ وزن اور گز اور پیمانہ کرنیل میانسنگھ کے مروج کئے ہوتے ہین ۰

تیرتہہ ہائے ہنود

خاص تیرتہہ نامی گرامی ہنود کے یہ ہین۔ ہجی شور بیج بہارہ مین۔ گنگا کونر گام مین
مارتنڈ۔ برگہہ شکہا۔ مالی شور۔ لمبودری۔ نیلہ گنگا۔ جاماتر ناگ ششرم ناگ
امرلیشور موضع کجل دان واقع پرگنہ وچہن پارہ۔ گنیش بل گورہ دن مین۔ اُدما
دیوی موضع اوترس مین۔ کارکوٹ ناگ پرگنہ کوٹہار مین۔ نارد رکہی کا مکان
برہما کا مکان کدار کنڈ۔ نرسند بیا۔ سپت رشی ناگ پرگنہ برنگ مین واسک ناگ
پرگنہ دیوہ سر مین۔ زراعت شالی کیوقت اسمین پانی بہر آتا ہے پہر خشک ہوجاتا ہے

کوداوری - ماتنگی دیوی - چنڈکا دیوی + کپال موچن شوپیان کے پاس یہان
بچونکی کریا ہوتی ہی کشمیری زبانمین اسکو دوگوم بہی کہتے ہین + کولہ واگی شوری
دیوہ سر مین + اوتپتہہ ناگ موضع کانرس مین شالی اول دفعہ اسی چشمہ سی نمودار ہوئی
تہی کہتے ہین کہ شیوجی نے یہان زراعت کی تہی - وشنوپاد موضع کہی گوم مین +
منگلا دیوی موضع ورنگا مین + بیڈا دیوی کوہ شنکردہ پر + نیلہ ناگ مین سی نیلہ مت
پوران نکلا تہا + مہا ناگ ولر مین کہتے ہین تالاب ولر پہلی اسیجگہہ تہا ساوتری کنڈ موضع
لدہو مین + جوالامکہی موضع کہرو مین اسکو راجہ کہگنند نے بنام کہگنند ریور بنایا تہا بالاتر پرسندری
موضع بالاہوم مین + بہونی شوری موسوم بہ برشہی شور دامن کوہ کہونموہ مین + شیلا دیوی
کوہ زون کے درمیان + تارسر مارسر پہاک وہی کے درمیان تارسر کا پانی وچہن پارہ کیطرف
دریای لدر مین اور مارسر کا پانی پہاک کیطرف سے تالاب ڈل مین گرتا ہی + شاردا موضع سندل
پرگنہ پہاک مین - نرشتا دیوی اسمین ماہ جیٹہہ کی ہردو برہسپت وار کو یاترا ہوتی ہی +
موضع نینٹہہ ہیر مین گپت گنگا کی یاترا بساکہہ کی سنکرانت کو + سوریہ شوری واقع کوہ
پہاک کی یاترا بہادون بدی اشٹمی کو + مہادیو کی یاترا ساون کی پورنماشی کو +
اشٹ بہیرو موضع بیل مین + سچا ناگ ایلا تیہہ نوشہرہ مین اسمین جیٹ بدی اماوسی
کو اشنان ہوتا ہی + شارکا بہگوتی آما - کاما - چاروگی - ٹنکہ دہارنی - تارا پاروتی
لکہنی - سویمبو ماری پربت کی گرد ہبیر بتیال رعنا واری مین - اسمین بساکہہ سودی
چہہ کو یاترا ہوتی ہی + چشتی شوری شنکراچارج پر + پریاگ سنگم شادی پور مین سوموتی اماوس
کو اسکی یاترا ہوتی ہی + گیا شادی پور مین سوموتی اماوس کو یہان میلہ ہوتا ہی +
بالدر موضع بارسو مین سے جسے اسمین سے پانی ٹپکتا ہی اور پہر گم ہوجاتا ہی + جیٹہہ سدی و
دادشی کو اسمین میلہ لگتا ہی + گنگا جٹن بیردہ مین بہادون سدی اشٹمی کو اسمین

سے پانی نمودار ہوتا ہے ۔ لولوناگ لولاب میں ۔ پوشکر میں بہادون بدی اماوس کو میلہ
لگتا ہے ۔ بدریشور ناتھ جہامہ میں ۔ کوٹی تیرتھ بارہ مولا میں ۔ رام تیرتھ ون تو مہہ گام میں
ہنومان اوشکر میں ۔ سویم بھی پورہ میں ۔ راگیان بھگوتی موضع تہولہ مولہ میں جیٹھ
سُدی اشٹمی و پورنماشی کو یہان بڑا میلہ ہوتا ہے ۔ سرینگر سے یہ مقام مُقدس سات کوس کے
فاصلہ پر ہے دریائے رہتی سے شادی پور سے آگے دریائے سندہ اور پہر نہر نمبل جسمیں موصوف کے
ذریعہ کشتی جسیر جایر ہانجی* ہوتے تین گھنٹہ کے عرصہ میں پہنچ جاتی ہے خشکی کے راستے میں نوشہرہ
بیجار ناگ موضع سورہ ۔ پنج نارہ ۔ دودرہامہ سولر وغیرہ مقامات ملتے ہیں ۔ کالی کنڈ
پنج کدل و زینہ کدل کے درمیان ۔ امرناتھ جسکا درشن سوائے کشمیر کے اور کہیں نہیں ہوتا
یہ مُقدس تیرتھ سرینگر سے بجانب شمال تخمیناً ۴۰ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ اننت ناگ سے
جو سرینگر سے ۲۰ کوس ہے ۔ منزل ہائے ذیل وہانتک پڑتی ہین عیشہ مقام ۱۴½ میل
پہلگام ۱۴ میل ۔ چندن واری ۸ میل ۔ ششرم ناگ ۷ میل ۔ پنج ترنی ۱۴ میل ۔
سوامی امرناتھ ۴½ میل اور شرقی راستہ اسطرح سے واقع ہے ۔ سرینگر سے اننت ناگ
۲۰ کوس یہان یاتری لوگ تمام سامان بہم پہنچا لیتے ہین کیونکہ آگے پہر کچھ نہیں ملتا
دوسری منزل بیزگام ۱۲ میل موضع سولر سے عیشہ مقام کا خیمہ گاہ ایک کوس کے فاصلہ
پر ہے نالہ سے عبور کرکے تیسری منزل پہلگام ۱۴ میل یہ درہ ۲ میل چوڑا ہے ۔ ٹانن ۲ میل
یہانتک ٹٹو آسکتا ہے اور آگے پتھریلہ راستہ ملتا ہے ۔ زوجہ بال ۹ میل ششرم ناگ سے
ایک میل وادہ جن ۴ میل پنجترنی ۱۶۰۰۰ فٹ بلند ہے اور شیشہ بال ۱۷۰۰۰ فٹ بلند ہے
گوگام ۴ میل امراوتی و سندہ رہ یہاں ملتے ہین اور پنجترنی راستہ مین ملتی ہے خاص محل امرناتھ
سوامی کے شمال مشرق کیطرف ۴ میل کے فاصلہ پر ہے یہ مُقدس گوپہا تخمیناً ۵۰ گز لمبی
اور اسیقدر چوڑی ۲۰ گز عمیق ۳۰ سے ۳۵ گز تک بلند ہے برف کی تہیں مثل بلبلے کے جو لہا

* ہانجی کشمیری زبان مین ملاح کو کہتے ہیں ۔

سال سے جیسے ہوئے رنگ برنگ کے ہو رہے ہیں عجیب سیر دکہاتی ہیں - آفتاب عالمتاب کو
کو بہی یہاں کے درشن شکل سے ہوتے ہیں سانپ اسمیں کثرت سے ہوتے ہیں - ساون
کے مہینے میں چبوترہ برف کا اسمیں خود بخود بنجاتا ہے اور اسی پر برفانی لنگ شیو جی کا
نمودار ہوتا ہے جو کہ چاند کے ساتھ بڑہتا رہتا ہے اور پورنماشی کو سمپورن اور مکمل ہو جاتا
ہے اور پہر چاند ہی کی کاہیدگی کے ساتھ گہٹتا ہوا بالکل عنقا ہو جاتا ہے پورنماشی کو
یاتری لوگ امراوتی پر کپڑہ اوتار کر مثل سادہوں کے بہبوت رماکر بہوج پتر کی آربند
باندہکر درشنوں کے لئے غار میں اسی چبوترہ پر دل کہولکر لوٹتے ہیں اسی روز چند جوڑہ
کبوتروں کے انکو درشن دیتے ہیں جو کہ گن شو جی کے سمجھے جاتے ہیں - چڑہاوا یہاں کا نصف ملک
مسلمان لوگ جو یاتریوں کو رستہ بتلانیمیں امداد دیتے ہیں اور نصف مٹن کے برہمن اور
سادہو لوگ بانٹ لیتے ہیں ۰۰

زیارتہائے مسلمانان

آستان شاہ ہمدان کالی کنڈ پر فتح کدل اور زینہ کدل کے درمیان ۰۰ آستان
بہاؤالدین صاحب پاس بیڈو پر ہاری پربت کے باہر ۰۰ آستان شاہ حمزہ یا مخدوم صاحب
ہاری پربت کی مغرب میں ۰۰ مسجد حضرت بل واقع لب ڈل اسمیں رویت موے
شریف پیغمبر صاحب ہوتی ہے ۰۰ مسجد خانیار میں رویت تبرکات پیر دستگیر صاحب
آستان رہ بابا صاحب عالی کدل میں اسمیں بہی تبرکات و رویت پیر دستگیر ہے
جامع مسجد نوہٹہ میں ۰۰ مسجد شاہ نعمت اللہ صفا کدل میں ۰۰ قصبہ چرار میں زیارت
شیخ نور الدین صاحب ۰۰ زیارت ریشی مالو صاحب اننت ناگ میں ۰۰ آستان بابام
ریشی صاحب گلمرگ میں ۰۰ ماتم ہائے اہل تشیع حسن آباد اور جڈی بل میں ۰۰

حصہ غربی کشمیر

غربی حصہ کشمیر سے مُراد اُن مقامات کی ہے جو سرینگر سے مغرب کیطرف واقع ہین (۱) دودہ گنگا شہر کے نیچے ✝ (۲) چہاونی فوج گاہ عہد سکہان شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر شادی پور سے ۶ کوس - دریای سندہ اسجگہہ ایکسو گز چوڑا ہے (۴) ہنبل اسکا دوسرا نام اندرکوٹ ہے اسکو نالہ مانسبل دریا مین گرتا ہے (۵) جن ۳ کوس پر ایک بڑا گانو ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پرسیور بنا کردہ راجہ للتادت اسی مقام پر تہا تمام حصہ زمین پر جو مانسبل اور اولر کے درمیان ہے پرسیور تہا چنانچہ کہنڈرات اسکے ابتک دریا کی بائین طرف موجود ہین (۶) جن سے آگے جہیل ولر (۷) قصبہ سوپور اسکا اصلی نام سویہ پور ہے وزیر سویہ حکیم نے اسکو عہد راجہ اونتی ورما مین آباد کیا تہا اسمین وزیر وزارت اور دیگر حکام ماتحت رہتے ہین یہ قصبہ بہی دریا کی دونون کنارونپر بستا ہے ہنود و مسلمان دونون قومین اسمین آباد ہین (۷) دریا سے پوہر موضع ردلبہ گام کے نیچے (۵) ۷ گز چوڑا ہے اسمو ضعمین گیاہ ہالیس کی باغ بنائے گئے ہین (۸) ورمل جسکو بنیا بی بارہ مولا کہتے ہین سوپور سے ۵ کوس دریا جہلم کے دہنے کنارہ پر ایک شہر آباد کردہ راجہ جلوک کشمیر کے دامن کوہ مغربی مین آباد ہے دریا ویتستا یہان سے گم ہوکر کشمیر کے کوہستان سے باہر نکلا ہے (۹) پٹن کا اصلی نام بیخ شہر تہا اور شنکر ورمانی اسکو پیت انت کی نام سے مشہور کیا تہا - سری نگر سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان ایک ستون سنگی پر غار دار حروف لکہے ہین ✝

شرقی حصہ کشمیر

شرقی حصہ سے مُراد اُن اطراف کشمیر کی ہے جو سری نگر کے مشرق کیطرف بانہال تک واقع ہین یہ حصہ نہایت خوبصورت ہے (۱) منشی باغ کے آگے شنکر اچارج کے نیچے دریا مین سات خم واقع ہوئے ہین جنکو شو پور پہیر کہتے ہین انکے پاس باغ رام منشی دریا کے داہنے طرف آگے کو تہوڑی دور پر نالہ ونتہہ نور ۲۰ فٹ چوڑا ہے (۲) پاندریہٹن جو ایک وقت کشمیر کا دار السلطنت تہا ایک مندر تعمیر کردہ راجہ اشوک ایک تالاب مین ابتک یہان نہایت مضبوط اور قابل دید موجود ہے (۳) پانپور راجہ اجتا پیڈ کے وزیر پدمانی اپنے نام پر بنام پدمپور آباد کیا تہا اسمین ایک مندر جدید بن رہا ہے یہ قصبہ شہر سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے زراعت زعفران ایسی کریوہ پر ہوتی ہے یہ زمین زعفرانی دس بارہ میل تک پائی جاتی ہے زعفران کو شاستر مین کشمیر جنمی بہی کہتے ہین اور لکہا ہے کہ بید واگہ بٹ نام کو زیون ناگ سے اول زعفران ہاتہہ لگا تہا اور اُسی سے اُسکی کاشت ہوئی زعفران کے بیج پیاز کے گٹہے کے مطابق ہوتے ہین یہ بار بار نہین بوئے جاتے صرف زمین کاشت کرکے کیاریون مین تقسیم کیجاتی ہے اسکا پودا ۱ فٹ اونچا گہاس کیطرح پر ہوتا ہے اسمین آسمانی پہول لگتا ہے اور پہول کا اندرونی زیرہ زعفران ہوتا ہے موضع وانتوکا زعفران اعلی قسم کا ہوتا ہے پانپور سے تین میل پر شمال و مشرق مین موضع ویئین ہے اسمین چشمہ بہوکہ ناگ و کلش ناگ ہین۔ موضع تہارہ دو میل اُس سے آگے اسمین کارخانہ آہن ہے (۴) کاکپور پانپور سے ۴ میل دریا کے بائین کنارہ پر یہان دریا سے راجپوا کر وتستا مین ملا ہے اسمین دو پرانے مندر بہی موجود ہین (۵) لتہ پور سری نگر سے خشکی کی راہ ۱۰ میل پر دریا کے

دہنی کنارہ پر ہی (۶) اونتی پور کا پہلا نام وشواک سار تہا بعد اُسکے راجہ اونتی ورما کے نام پر اونتی پور مشہور ہوا ایک زمانہ مین یہ شہر تمام کشمیر کا دار السلطنت تہا سرینگر سے خشکی کی راہ ۱۷ میل کے فاصلہ پر کنارہ رہت دریا پر واقع ہی موضع ترال اونتی پور سے شمال و مشرق مین ۶ میل کے فاصلہ پر ہی اُسکے آگے مارہامہ کے نیچے دریای وشو بہت مین پڑتا ہی اور ہنود اسمقام کو سنگم کے نام سے مقدس خیال کرتے ہین (۷) قصبہ بیج بہارہ اسکا اصلی نام ودیا وہار یعنی معدن علم تہا راجہ بجی نے سمت ۳۴۲ کلجگی مین بمعہ بجی شور کے اسکو اپنے نام پر آباد کیا تہا اسکو بجی کہتر بہی کہتی ہتے قدیمی مندر کو سکندر بت شکن نے گرا کر مسجد بنوادی تہی اور مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے اُس مسجد کو منہدم کرا کر بدستور ایک مندر جدید بنوادیا راجہ اشوک نے بہی ڈہائی سو برس قبل از عیسی علیہ السلام ایک مندر وہان بنوایا تہا جو نیز بجی شور کے ساتہہ ہی گرایا گیا تہا اس شہر سے آگے آگے دریا بتدریج تنگ عرض ہوتا جاتا ہی اور کہنہ بل پر جو ۳ میل کے فاصلہ پر ہی ایک پل چوبی بنا ہی (۸) اسلام آباد جسکا اصلی نام اننت ناگ ہی کہنہ بل سے ایک میل گوشہ شمال مشرق مین واقعہ ہی اسمین قریب سات آٹہہ سو مکانات کے ہونگے اسکا پہاڑ جسپر یہ واقع ہی ۵۰۰۳ فٹ اونچا ہی اسمین چشمہ ہا اور زیارت ریشہ مالو و کوجی کا مندر اور سرکاری مکانات اور ونزارگاہ وغیرہ مقامات ہین (۹) مارتنڈ یا مٹن اننت ناگ سے ۵ میل شمال کیطرف مارتنڈ سورج کو کہتے ہین یہان ایک مندر عالیشان تعمیر کردہ راجہ للتادت ہی اُسنے یہان جو شہر بنایا تہا اُسکی تعمیرات مین تانبا پیتل وغیرہ لگائی گئی ہین اس مندر سے ڈیڑہ سو گز کے فاصلہ پر ایک غار ہی جسکو مسلمان چاہ بابل کہتے ہین بہو مین جو مارتنڈ سے ½ ۱ میل پر ہی ایک مقدس و متبرک چشمہ ہی جسکو بسبب بیج بلی وغیرہ کے پانی سے بہی زیادہ فوقیت دیگئی ہی ہنود بہی بہون سے ایک میل

پر ہی اسمین ایک غار ہی جسکا طول و عرض کچھ معلوم نہین (۱۰) اچھ بل اننت ناگ سی ۴ میل کے فاصلہ پر مشرق مین ہی استے ۸ میل کے فاصلہ پر لوگ ہی وہان سی ۲ میل کوکرناگ ہی (۱۱) شوپیان توہان سی ۹ میل سرینگر کے جنوب مین ۱۵ کوس کی فاصلہ پر ہے یہ قصبہ بھمبر و سرینگر کے رستہ پر واقع ہی اسکا پہاڑ ۳۵۰۰ فٹ اونچا ہی راموشوپیان سے ۱۰ میل اور شہر سے ۹ کوس - چرار راموسی ساڑہی تین میل اور سرینگر سی ۱۵ میل ہی *

(۱۲) درہ لدر کشمیر کے شمال مشرق مین پہلگام تک پہیلا ہی اور آگے جاکر دو حصون مین تقسیم ہوگیا ہی ایک حصہ درہ سندہ سی ملگیا ہی اور دوسرا ششرم ناگ کیطرف چلا گیا ہی *

(۱۳) شاہ آباد ۵۶۰۰ فٹ بلند ہی اسکا پہلا نام ویر تہا اسی سی ویرناگ ہو اندر جہان بیگم کے یہان رہنی سی اسکا نام شاہ آباد ہوا اسکے اوپر کو پہاڑ پر موضع صوف ہی اسمین کان آہن ہی - اسکے کوہستان متصل مین کانہا ہی مس - نقرہ - سکہ - طلا ہی سکہ کم نکلتا ہی تانبا ۵ جگہہ ہی یہان کا لوہا آہن کشٹوار سی اچہا ہی - اوما دیوی بہی اسی علاقہ مین ہی - نے لوگ نی بڑہی خوبصورتی سی واقع ہی اسکا عرض ایک دو میل کا ہے اور صرف دو تین گانو اسمین آتی ہین درہ وردوان تنگ اور لمبا کشمیر کی مشرقی طرف مین قریب ۸۰ میل لمبا ½ میل چوڑا ہی دریا جو اسمین روان ہی دریاے چناب مین گرتا ہی *

داغ شال

شالبافی کا فن اول دفعہ عہد زین العابدین مین یہان سیکہا گیا تہا اور عہد دیوان کرپارام صوبہ سکہان مین دو ہزار دکانین شالبافی کی یہان ہوگئین - جرنیل میانسنگہ کیوقت کسیقدر ترقی پر ہوگیا مہاراجہ گلابسنگہ صاحب کے عہد مین زیر انتظام پنڈت راجہ کاک در

اسکی گرم بازاری اور رونق یہانتک بڑہگئی کہ کل کشمیر کا گذارہ اسی سی ہونے لگا٭ قریب ۳۵ لاکہہ روپے کی اسکی آمدنی ہوگئی۔ بعد سرگباش ہونے مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب اور انتقال ہونے پنڈت راجہ کاک کی بسبب جنگ فرانس وجرمنی کے اسکی ایسی کسادبازاری ہوئی کہ روز بروز اسمین تنزل آتا گیا مگر دیوان کرپارام سرگباسی کے عہد حیات تک انکی سرپرستی اور فیاضی سی تہوڑا بہت کارخانہ اسکا چلتا گیا بعد اُسکے اسمین بدرجہ غایت تنزل ہوگیا تو مہاراجہ مسندنشین حال نی دریادلی سی تمام محصولات اور باج جو اسپر شاہان سلف کیوقت سی چلے آتی تہی محض بغرض پرداخت فیتوشالبافان وترقی تجارت معاف فرماکر خزانہ عامرہ سے بہت سی امداد دی اور لاکہون روپیہ کی باقیات معاف کردین مگر سمت ۱۹۳۴ و سمت ۱۹۳۵ کی قحط مین اسکا ازبس تنزل ہوکر سمت ۱۹۳۸ مین حسب دلخواہش وقدر ہوگئی ہی٭
۱۸۸۱ء

کارخانہ کاغذ

کاغذ کا کارخانہ بہی زین العابدین کیوقتمین ہی یہان جاری ہوا تہا اور روزبروز اُسکی ترقی ہوتی گئی۔ چنانچہ اب نہایت مضبوط اور خوبصورت کاغذ یہان تیار ہوتا ہی چند اقسام اُنکے یہ ہین شیرجنگی۔ دہشتی قلمدانی۔ ہشت مشتی۔ حریر وغیرہ ریشمی کاغذ سب سے عمدہ ہے

تار برقی

۱۸۷۷ء عہد مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب والی حال مین سمت ۱۹۳۴ سی کشمیر سی جمون سیالکوٹ تک
۱۸۸۲ء اور سمت ۱۹۳۹ مین کشمیر سی گلگت وحصورہ سے اسکردو تک تیار ہوگئی ہی٭

سیاحان کشمیر

عرصہ تخمیناً ۲۵ سال سے سیاحان کشمیر ممالک ہندوستان و فرنگستان سے خاص کرکے افسران جنگی رخصت لیکر موسم گرما مین سیر و سیاحت کو یہان آتے ہین ریاست کیطرف سے ایک افسر انکی مدارات کیواسطے مقرر ہے اور گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے ایک افسر بنام آفسر آن سپیشل ڈیوٹی بغرض انفصال مقدمات سیاحان مذکور بشمول ایک افسر عدالت ریاست کے اور ایک سول سرجن انکی علاج معالجہ کو اور ایک ڈاکخانہ انکی رسل رسایل کو ایک منشی انکی نماز پڑھانے و رسوم مذہبی ادا کرانیکو ہر سال مقرر ہوتے ہین ماہ اپریل یعنی چیت بیساکھ سے سیاحان کشمیر کی آمد شروع ہوتی ہے اور ۳۰۰ تک آجاتے ہین اسوقت ایک افسر ریاست انکی مدارات کیواسطے اور ایک وکیل حاضر باش محکمہ افسر آن سپیشل ڈیوٹی ریاست کیطرف سے مقرر رہتا ہے یہ لوگ اکتوبر کے آخیر یعنی اسوج یعنی کاتک تک سب کے سب کشمیر سے چلے جاتے ہین اور شاخ ڈاکخانہ مذکور بھی اٹھہ جاتی ہے قبرستان صاحبان انگریز شیخ باغ مین ہے

تجارت کشمیر

زیادہ تر کشمیر کی اشیاء زعفران بہی دانہ زیرہ سیاہ شال دوشالے پٹو لوئیان پنجاب کو جاتی ہین ۔ برتن و ظروف طلاء و نقرہ منقش کارو اشیاء نقاشی وغیرہ یوروپ کو جاتے ہین ۔ رپورٹ ۱۸۷۶ء کا نقشہ تجارت ذیل مین درج ہے ۔ پارچات سفیدی نمک سنگ و مصالحہ وغیرہ ہندوستان سے یہان آتی ہین ۔

نقشہ اشیاء تجارتی جو کشمیر سے باہر جاتی ہین

نمبر	نام اشیاء تجارت	از کشمیر	از جمون	کل	کیفیت
۱	پشمینہ شال	۱۳ لاکھہ	۶۰ ہزار	۱۳۶۰۰۰۰	اسمین اب بہی کساد بازاری ہی
۲	پارچات اونی	۴۰ ہزار	۲۰ ہزار	۶۰۰۰۰	
۳	چوب کٹ	۱۶ ہزار پانچسو	۰	۱۶۵۰۰	
۴	زعفران	۲۰ ہزار	۰	۲۰۰۰۰	
۵	بہی دانہ	۵ ہزار	۲ ہزار	۷۰۰۰	
۶	میوہ جات	۱۵ ہزار	۱۵ ہزار	۳۰۰۰۰	
۷	ریشم خام	۷ ہزار	۰	۷۰۰۰	اسمین نہایت ترقی ہوکر سنہ ۱۹۰۳ مین تخم بہی نہ رہا - اور سنہ ۱۹۰۵ مین پہر اسکا انجام شروع ہوا
۸	کاغذات کشمیری	۱۵ ہزار	۰	۱۵۰۰۰	
۹	چوب دیودار	۰	۳ لکھہ	۳ لاکھہ	
۱۰	اشیاء نقاشی	۶ ہزار	۰	۶۰۰۰	
۱۱	چوب چرکی	۰	۵ ہزار	۵۰۰۰	
۱۲	زیرہ سیاہ	۳ ہزار	۰	۳۰۰۰	
۱۳	مصالحہ ادویات	۲۶ ہزار	۷۴ ہزار	۱۰۰۰۰۰	
۱۴	دانہ برنج وغیرہ	۰	۲۰ ہزار	۲۰۰۰۰	
۱۵	گہی	۰	ڈیڑہ لکھہ	ڈیڑہ لکھہ	
	کل	۱۳۵۳۵۰۰	۶۴۶۰۰۰	۱۹۹۹۵۰۰	

نقشہ اشیاء تجارتی جو پنجاب وغیرہ مقامات سے کشمیر میں آتی ہیں

نمبر	نام اشیاء تجارت	بکشمیر	بجمون	کل	کیفیت
۱	پارچات انگریزی	۷۵ ہزار	۳۳۶۰۰۰	۴۱۱۰۰۰	
۲	کمخواب وغیرہ	۴۰ ہزار	۱۲۴۰۰۰	۱۶۴۰۰۰	
۳	روئی	۱۰ ہزار	۱۵ ہزار	۲۵۰۰۰	
۴	کلابتون زری	۵ ہزار	۱۵ ہزار	۲۰۰۰۰	
۵	کمبل وغیرہ	۰	۲۵ ہزار	۲۵۰۰۰	
۶	جواہرات	۰	۷۵ ہزار	۷۵۰۰۰	
۷	چاء	۲۵ ہزار	۵ ہزار	۳۰۰۰۰	
۸	نمک لاہوری	۲ لکھہ	۳½ لکھہ	۵½ لکھہ	
۹	کہنڈ	۴۶ ہزار	۴۰ ہزار	۸۶۰۰۰	
۱۰	قند سیاہ وغیرہ	۳ ہزار	۴۰ ہزار	۴۲۰۰۰	
۱۱	تیل	۳ ہزار	۵ ہزار	۸۰۰۰	
۱۲	رنگ مصالحہ و دوائیات	۵۰ ہزار	۸۰ ہزار	۱۳۰۰۰۰	
۱۳	لاکہہ رنگ	۱۰ ہزار	۲ ہزار	۱۲۰۰۰	
۱۴	اشیاء بساطی	۱۵ ہزار	۲۵ ہزار	۴۰۰۰۰	
۱۵	ظروف چینی	۲ ہزار	۱ ہزار	۵۰۰۰	
۱۶	تانبا و روئین	۳۰ ہزار	۴۵ ہزار	۷۵۰۰۰	

نمبر	نام اشیاء تجارت	بکشمیر	بجمون	کل	کیفیت
۱۷	دھات پیتل وغیرہ	۶ ہزار	۱۰ ہزار	۱۶۰۰۰	
۱۸	میوہ افغانستان	۷ ہزار	۱۰ ہزار	۱۷۰۰۰	
۱۹	ہلاس پشاوری	۵ ہزار	ایک ہزار	۶۰۰۰	کشمیر مین اسکی گرم بازاری ہے
۲۰	نملہ چینہ وغیرہ	۴ ہزار	۴۶ ہزار	۵۰۰۰۰	
۲۱	اسپہاے افغانستان و پنجاب	۰	۲۰ ہزار	۲۰۰۰۰	اب کشمیری لوگ بہی انکو خریدتے ہین
۲۲	مویشی	۰	۱۰ ہزار	۱۰۰۰۰	
میزان کل	—	۵۲۹۰۰۰	۱۳۲۰۳۰۰	۱۸۴۹۰۰۰	

زعفران

یہ تحفہ خاص کشمیر مین پیدا ہوتا ہی اسکی روایت یون ہی کہ شوجی نے پہلی پہل زعفران کو کشمیر مین بویا تہا اسی لئے اسکو شاستر مین کشمیر جنمی بہی کہتے ہین یہ بہی بیان کرتے ہین کہ بیدواگ بٹ کو زعفران اول فوزیون ناگ سی ملا تہا۔ زعفران کی جڑ مثل پیاز کے ہوتی ہی وہ بار بار نہین بوئی جاتی موسم برسات مین ماہ جون کو صرف زمین مین ہل پہراتے ہین اور کیاریان بنالیتے ہین تو اسکا پودا خود بخود اوگتا ہی اور قریب ڈیڑہ فٹ اونچا مثل ساگ سویا کے ہوتا ہی کاتک مین اسمین پہول آسمانی رنگ سرخی مائل لگتا ہی پہول کے اندر کا زیرہ یا تری زعفران سرخ رنگ کا ہوتا ہی اعلی قسم کا زعفران قصبہ دانتو مین پیدا ہوتا ہی۔ پہول کے وقت اسکی خوشبو تمام میدان مین مہکتی رہتی ہی اور اس وقت

سرکاری پہرہ اسکی حفاظت کیواسطے مقرر ہو جاتا ہی کشمیری پنڈت علاوہ ڈالنے مصالحہ کے
اسکو فشقہ مین بہی صرف کرتے ہین۔ سوائے کریوہ پانپور کے کشمیر مین بہی اور جگہہ یہ پیدا نہین
ہوتا مگر کشتواڑ مین قدرے پیدا ہوتا ہی لیکن وہ ایسا عمدہ نہین ہوتا جیسا کہ کشمیر کا زعفران ہوتا ہی

لولاب

کشمیر کے تمام پرگنون سے زیادہ تر خوبصورت و دلافزا کشمیر کے شمال مغرب مین واقع ہی قریب ۲۰ میل لمبا
اور ۳ میل چوڑا ہی۔ ۱۰۰ مواضعات اسمین آباد ہونگے۔ اسکا اصلی نام لولوپور تہا جسکو راجہ
لو نے اپنے نام پر بنایا تہا۔ ان تمام دیہات مین سے لالپورہ خاص ہے یہ پرگنہ بڑا فرحت انگیز و زرخیز
ہی ہر طرف کوہستان ہے جنپر جہاڑ جنگل دیودار و جہیلین اور غارین و نہرین ہین محدود ہی میوہ جات
کی فصل مین ریچہہ بہی بکثرت یہان آتے ہین ۔

وانگت کی کہنڈرات

درہ سندہ مین سے زیادہ تر خوبصورت اور دلچسپ کہنڈرات ویرانجات وانگت ہین اسمین سونمرگ سرینگر سے
۲۰ میل پرہین راجدیل ان کہنڈرات کی بہت نزدیک ہے وانگت مین جو ویرانجات مندر ہین وے مناونار تند
واونتی پور کیطرح ہین ۔

درہ وردوان

یہ تنگ اور لمبا درہ کشمیر کے مشرق کیطرف تخمیناً ۸۰ میل لمبا ہی اور عرض اسکا قریب ۱ میل دریا درد وان
جو اسمین بہتا ہی دریا ئے چناب سے ملتا ہی ۔

تمام شد حصہ اوّل جغرافیہ کشمیر

حصہ دوم

تواریخ کشمیر

ہرچند سب سے اول نعرہ ہرگوپال خستہ مؤلف کتاب ہذا کو بقول مورخان زمانہ حال اس بات کا افسوس ہے کہ قدیم الایام سے ہندوستان میں تاریخیں استقراست لکھنے کیطرف لوگونکو بالکل توجہ اور رغبت نہ تھی اس سبب سے ہندوستان کی قدیمی آغاز آبادی و سلطنتونکا تحقیق حال بخوبی معلوم نہیں ہوتا اور اگر کسینے لکھا بھی تو بطور کہانیکی نظم میں دل بہلانے کو اور وہ بھی اہل خلاف کی تعصب وحسد سے نابود و نایاب ہوگیا مگر یہ خیال کئی پہلو اور نظیروں سے غلط معلوم ہوتا ہے دراصل تاریخیں اون ایام کی ضرور لکھی گئی تہیں جو کہ مثل مہابھارتھ او بالمیک رامائن اور راج ترنگینوں کے ابتک موجود ہونے سے (جو کہ کسی حکمت سے ہنود سے اہل خلاف کی دست برد سے بچ رہے ہیں) واضح و لائح ہے اسمین کوئی شک نہیں کہ بالمیک رامائن نہایت پرانی اور معتبر کتاب ہے اور اسکا مصنف بڑا محقق و صاف گو شخص تھا کیونکہ باوجود ہونے ہندو گورو کے اوس نے تمام رامائن میں کوئی کلمہ تعریفیہ یا القاب بمبالغہ کا یا اوتار کرکے سری رام کو نہیں لکھا - اسیطرح کلہن پنڈت نے نہایت عمدہ عمدہ مفصل معتبر حالات لکھے جن زمانہ آدگونند سے اوس نے اپنی تاریخ لکھی ہے اوس وقت کی کوئی تاریخ ہندوستان

کی نہین ملتی بلکہ جن تاریخون کو دیکھہ کر اپنی کتابکے لکھنیکا حوالہ اونہون نے دیا ہے وہ بھی عنقا کیطرح نایاب ہین اگر اوس زمانہ مین اس فن کیطرف کلیتًا کسی کو بہی رغبت نہوتی تو یہ کتابین بہی کب ملتین مگر اصل حال یہ ہے کہ اہل خلاف کی زیادتیون سے اُنکی تمام کتابین نہ صرف تاریخین بلکہ اور علوم کی کتابین بہی عدم کے ساتہہ ملائی گئین جسکو اب کہاجاتا ہے کہ قدیم مین یہ فن ہی نہ تہا ہنود کی کتابون کو اول حملہ آوران ممالک غیر اور پہر بودہ مذہب والون اور پہر مسلمانون نے نیست ونابود کردیا تاکہ انکی عظمت ودانش ہنر کی قدیم جہالت وکہتری سے بدل جائے اور بمقابلہ انکی جدید اہل خلاف دانا وطاقتور اُنکی ہمعصر ثابت ہوسکین جو کہ ہر ایک پہلو اور مذہب کی کتابون سے ثابت ہے۔ نوشیروان کے حملہ اور خلفاء عمر وعلی وولید کے حملات سبکتگین ومحمود غزنوی وسکندر لودی۔ اورنگ زیب عالمگیر۔ نادرشاہ وغیرہ لوہدی کی بہی تسلط کے حالات کو دیکہو۔

یہ بات درست ہے کہ قدیم مین مبالغہ پردازی وشاعری کو بڑا رواج تہا۔ اب مختصرًا اسیقدر معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اور قدیمی کتاب ہنود کی وید ہے جسکو بیاس دیو نے ترتیب کیا کہتے ہین کہ یہ مقدس کتاب برہما اپنی زبان سے کہی ہے اسمین صرف بابت وحدانیت کے حالات درج ہین اوسکے بعد منو نے دہرم شاستر بنایا اوسمین قواعد وقوانین لکہے۔ راجاؤنکی بابت لکہا ہے کہ پہلے ہندوستان مین صرف دو ذات کی راجہ تہے ایک وہ جو سورج کی اولاد مین سے ہین اور سورج بنسی کہلاتے ہین دوسری چندربنسی انہین دونکا راج برابر چلا آیا۔ سورج بنسیون مین ببست منی کا بیٹا اول راجہ اکہچہواکو ہوا جسکو بحساب بیدک مت والون کے ۴۰ لاکہہ برس سے کچہہ کم اور جین مت والون کی بموجب ۱۲ آنک کا عرصہ اور انگریزون کی خیال مین چار ہزار برس گذری اوسنی سلطنت اودہ (اجودہیا) کی بنیاد ڈالی اوس سے ۶۵ پیڑہیون کے بعد رام چندر ہوئے اور ۶۵ بعد اوسکے سمتر تک ہوئی ٹاڈ صاحب لکہتے ہین کہ یہہ سمتر بکرماجیت کا ہمعصر تہا اسلئے انگریز راجہ اکہچہواکو کے عہد کو ۴ ہزار برس کا عرصہ بتلاتے ہین۔ اور بیدک مت والے رامچندر کے عہد کو ساڑہے آٹہہ لاکہہ برس اور جین مت والی گیارہ لاکہہ ۶۵ ہزار برس سے زیادہ عرصہ بتاتے ہین۔

اکیچہواکو کی دختر الاچندر کی بیٹی بدہ کو بیاہی گئی تھی اسیکا بیٹا پرورا پرتشٹانپور مین جو متصل
پراگ کی تہا اور اب بہوسو کہلاتا ہی فرمانروا ہوا یہہ پہلا چندربنسی راجہ ہوا جسنے سلطنت الہ آباد
کی قایم ہوئی اسکے بعد چہتریون اور براہمنون مین سخت جنگ باہمی ہوا پرسرام نے ۱۲ بار چہتریون کو
شکست دیکر نیست و نابود کیا۔ راجہ سگر سورج بنسی سمندر پر بہی قابض تہا مہاراجہ رام چندر کا مفصل
اور ٹہیک حال بالمیک راماین مین درج ہی اوسکے بعد ایک اور بڑا بہاری جنگ ہوا جسکا ذکر مہا
بہارت مین ہی یہہ جنگ زمانہ سری کرشن مین بمراد قبضہ ہستنا پور کی درمیان کورو اور پانڈونکی
ہوا یہہ جنگ ۱۸ روز تک میدان کورکہیتر مین ہوتا آخر کار درجودہن قتل کیا گیا اور جدہشٹر
نے بامداد سری کرشن فتح حاصل کی اور پانڈونکی جیت ہوئی کرشن چندر کی عہد کو بیدک دہرم والی
پانچ ہزار برس اور جین مت والی ۸ ہزار برس کہے اور کچھہ عرصہ لکہتی ہین مہا بہارت کا آخیر
راجہ جدہشٹر پرورا کے ۵۳ پشت کی بعد ہوا جب جدہشٹر ہمالیہ کو گلنے گیا تو ارجن کا پوتا پریچہت راج پر بٹہایا
پریچہت سی لیکر ۲۹ پشت تک اوسکی اولاد مین راج رہا چہبیسوین پشت مین چہیمک کو اوسکی وزیر نی
مارکر جدہشٹر کی گدی لی اوسکے خاندان مین ۱۴ پشت راج رہا پہر اور خاندان مین حکومت آگئی ۹ پشت
بعد تیسری کل مین راج گیا اونکی نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سوکہدونت نے
مارا اوسکو بکرم نی مارکر ملک پر قبضہ کیا اوہی یہہ حال رہا اودہر مگدہ دیش مین جراسندہ کی اولاد
مین (جسکو بہیم برادر جدہشٹر نی کرشن دیو کی مدد سی مارا تہا) ۲۲ پشت تک حکومت رہی اونکی
آخری راجہ رپنجی کو اوسیکے سونک وزیر نی مار ڈالا - پہر تکہک قوم نے جوناگ بنسی تہے اور اونکو ...
۷۷۳۲ برس گذری حکومت حاصل کی اونہونے دس پشت تک راج کیا اخیر راجہ اونکا مہانند تہا اوس
وقت ہندوستان مین بودہ مت پہیل گیا تہا نیز داراب بادشاہ ایران نی جو ۹۵۳۴ برس آج سے
پہلے گذرا ہی اور اونکی بعد بودہ والون نے ہندوستان پر حملات کئے پہر قبل از پیدایش حضرت ...
۳۲۵ برس سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دریائے ستلج تک براہ سندہ

آیا۔ سندہ پر ایک لاکھہ ۲۰ ہزار فوج سے پل بنا کر پار اوترا ستلج تک رہا۔ امرا پنجاب نے بعد مقابلہ آ کے اوسکی اطاعت قبول کی مگر چونکہ مگدہ دیش کے ناگ بنسی مہا بلی راجہ کے پاس ۴ لاکھہ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتہی تھے اوسکی رعب سی سکندر ستلج سے واپس پہرا۔ اوسکے بعد مہابلی مہانند وزیر کے ہاتھہ سے مارا گیا اور اوسکی آٹھہ بیٹون نے ملکر ۱۲ برس تک راج کیا تب نوین چندر گپت نے جو شکم تاین سی تہا بامداد چانک برہمن اون آٹھو نکو مار کر قبضہ کر لیا اسنے بابل کے سکندر بادشاہ کی سپاہ سالار کی دختر سے شادی کی ۱۰ پشت تک حکومت اوسکے خاندان مین رہی بودہ مت کے پہیلنے کے باعث کوہ آبو پر برہمنون نے اگنی کنڈ رچا اوسمین سے بقدرت الٰہی اگنے کل کے چار چہتری بنی۔ پرمر۔ چوہان۔ سولنکہی پریہار۔ پرمر گوترا والی پوار کہلاتے ہین انکا راج تمام ہندوستان پر ہو گیا اور بودہون کو بھی اونہون نے نکالنا شروع کیا اسی خاندان مین سے ۵۷ برس قبل عیسوی سے پہلے راجہ بکرماجیت ہند کا راجہ بنا جسکی دار السلطنت اوجین تھی بکرماجیت سی پہلے حملہ اسلامیہ تک اور بہت راجی نامی ہوئے لیکن اندہ بنسی راجاونکی حکومت جنکی دار السلطنت گدہ دیس مین پٹنہ ہے بہت بڑہ گئی انکا نام آور آخیر راجہ بلوم تھا جسکی حکومت مین تک پہونچی۔ پہر اوسکا وزیر راجہ یو کل ہندوستان کا راجہ ہوا پھر اوسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اوسکے عہد مین نوشیروان شاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا نوشیروان سمت ۵۸۶ بکرمی مین تخت پر بیٹھا تہا بعد مرنے پرتاب چند کے اوسکے تمام افسران فوج اپنے اپنے صوبہ دبا بیٹھے۔ اور جدا جدا راجہ ہو گئے اور سلطنت ہند کمزور ہو گئی نفاق باہمی نے غیر ملک والون کو بلایا چنانچہ سمت ۶۸۵ بکرمی مین حضرت محمدؐ کے فوت ہونیکے بعد خلیفہ عمرؓ نے اور سمت ۷۶۸ مین ولید نے حملات کئے اور پہر سمت ۱۰۳۳ سے سمت ۱۲۴۳ تک محمود غزنوی وغیرہ بادشاہان غزنی کے تصرف مین آیا اور پہر سمت ۱۵۸۳ تک مغل ۱۳۲۱-
بہمین سے تیمور ہمایون وغیرہ تھے ہند کے بادشاہ ہے پہر جب اکبر تک سمت ۱۶۶۲ تک جہانگیر

اورنگ زیب نادر شاہ وغیرہ ہندوستان پر حکومت کرتے رہے جنکی فہرست آخیر مین درج ہوگی۔ سمت [illegible] بکرمی مین انگریزون نے دخل پاکر سمت [illegible] تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی وغیرہ تسلط فساد کرتے رہے اونکو فتح کرکے انگریزون نے اس زمانہ مین ایک قایم اور مستحکم سلطنت تمام ہندوستان مین قایم کرلے۔

مخفی نرہے کہ بید کے دہرم اور جین مت والے مورخون کے عہد کو مغربی مورخ زیادہ تر اسبات پر جھوٹ سمجہتے ہین کہ باوا آدم کو (جسے وہ دنیا کا اول آدم جانتے ہین) صرف ابتک ساڑہی چھہ ہزار ہی برس گذرے ہین پس بموجب اونکے اس اعتقاد کے رام چند روغیرہ کا جو زمانہ ہنود لاکہون برس بتلاتے ہین صاف غلط پایا جاتا ہے کیونکہ وہ آدم سے پہلے کسیکا ہونا نہین مانتے۔ مگر اصل مین باوا آدم تمام دنیا کا اول آدم نہ تھا گو مغربی ملک مین وہ اول آدم تہا۔ دراصل اول مقام آبادی وخلقت تمام جہان کا وسط ایشیا یا کیلاس کا گرد ہے اور وہین سے لوگ رفتہ رفتہ کشمیر وکابل وسندہ وغیرہ کے رستے ہند مین آئے چونکہ یہ قوم آریا تھی اسلئے اسکا نام بہی اونہون نے آریا ورت رکہا اسمین بہی کوئی شک نہین کہ قدیم الایام مین افغانستان و ایران وتمام وسط ایشیا وغیرہ مین آریہ لوگ ہی آباد تھے چنانچہ لفظ آریا سے ایران وآراکان وآرمینیا وغیرہ نام نکلے یونان والے ایران کو آران عرب کو آرے کہتے ہین۔ ہرات دروازہ ہند آرتہ سے بنا ہے ارتہ لوگ سورج کے اوپاسک تہے سمرقند سمیر وکہنڈ تبت تروشیپٹ وغیرہ نام اسی طرح انقلاب زمانہ واختلاف آب وہوا سے بدل گئی قندہار کو گاندہار کہتے تہے تاتاری لوگ آگ اور ناگونکو پوجتے تہے جوکہ اونکے سکہ ہائی سلف سے صاف ظاہر ہے اور انکے آخیر سکون پر شیوجی کی مورتی بہی ترشول لئے بنی ہے جشنے صاف پایا جاتا ہے کہ وے شیوجی کو مانتے تہے اونکے سکون پر سورج چاند نان دیوی بہی لکہتے ہین۔ وہی نان دیوی کو افغانستان والے بی بی نانی کہتے ہین اسیطرح

آریہ لوگ مشرق و مغرب کو بھی چلے گئے اور آتم معروف بہ آدم اودہر پیدا ہوا روایت ہی
کہ مکہ مین ایک آلہی یعنے عابد تہا جو مکیشور مہادیو کی عبادت مین مصروف رہتا اکثر گومید
جگ کرتا اور بہ برکت عبادت سے گاؤ کو زندہ کرتا آخر جگ مین جبکہ دوا پر کا اخیر تہا
اوسکی عورت نے (جو حاملہ تھی) کسیقدر گوشت اوسکا کہا لیا جب بعد اختتام جگ عابد
نے گاؤ کو زندہ کیا تو اوسکے جسم مین سے اوسقدر گوشت کم پایا اور عورت مذکور
نے کہا لینے کا اقرار کیا۔ اوسوقت عابد نے کہا تیرا کچہہ قصور نہین تونے دوسرے
آتما کی خواہش سے جو تیرے پیٹ مین ہے یہہ کام کیا گناہ کبیرہ گردن پہ لیا اب جو لڑکا
پیدا ہوگا وہ آتم کے نام سے معروف ہوکر اسی کہانیکی جرم مین مقہور الہی ہوگا۔
اوسکی اولاد قدیمی دہرم سے محروم رہیگی پس قدرت الہی و دعائے عابد سے وہ لڑکا
پیدا ہوا اور عابد اوسکو تنہا چہوڑکر کہین چلا گیا وہی آتم آدم کے نام سے مشہور ہوا
آتم سے آدم کا ہونا تعجب نہین یہہ اختلاف لہجہ زمان سے ہوجاتا ہے جیسا کہ انگریزاسی
آدم کو ایڈم و حوا کو ایو کہتے ہین اسلئے اوسکی اولاد قربانی گاؤ کو بخلاف ہنود درست
جانتے ہین اور بموجب اعتقاد مغربی مذہبون کے آدم کا باغ عدن سے نکالا جاتا جرم
کہلانے مین ہی پایا جاتا ہے نتیجہ کلام یہہ ہے کہ آدم بھی قوم آریہ مین سے پیدا ہوا تہا اوس
طرف پہلے آبادی کے معدوم ہونے یا بالکل نہونیکے ہی باعث یا ملک کیلاس وسط
ایشیا وغیرہ کی آبادی سے ناواقف ہونیکے سبب (جیسا کہ امریکا کو نئی دنیا کے نام سے
پکارا جاتا ہے) اوسکی اولاد نے اوسکو مغربی ملکون کا اول آدم بنایا اور جب وہ
ایک نیا مذہب اپنے طریق کا بنا چکے تب انکو اودہر کی خبر ہوئی جس لئے اونہون نے
مجبور ہوکر اوسکو اوّل آدم مانا۔ مگر اوسکے پہلے آدمی ہونے سے وہ انکار بھی نہین
کرسکتے جیسا کہ مصر مین حضرت علی نے ایک مکان کو دیکہکر بیان کیا تہا کہ یہہ مکان

قبل از وجود آدم ۲۵ ہزار برس پہلے کا بنا ہے سلمان پارسی کے سوال کا جواب بھی
حضرت سے یہی ملا تہا کہ آدم سے پہلے جب تک قیاس دوڑا و تب تک آدم ہی تہے
ہدایت الاسرار مین منقول ہے کہ حضرت علی سے قوم نصاریٰ کے ایک عالم نے دریافت
کیا کہ حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے کیا تہا فرمایا کہ آدم" اوسنے مکرر سکرر عرض کیا
مگر حضرت نے وہی جواب دیا۔ تاریخ خواجگی مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول
ہے ہم کہ حضرت آدم سے پہلے سو آدم پیدا ہو چکے ہین اونکی اولاد و خادم مدتون دنیا
مین رہے "، نرسنگہ اوتار کا قدیمی ستون سنگی واقعہ مصر پر منقوش ہوتا جو اب تک افریقہ
مین موجود ہے ثابت کرتا ہے کہ زمانہ قدیم مین اہل ہنود یا تو کل جہان مین حکومت
کر چکے یا اونکا مذہب ہر ملک و کل دنیا مین پہیلا ہوا تہا لیکن آدم والون نے ہنود کی اس
ترقی کا اپنے فرمانروایون کی طرح کچہہ حال نہین لکہا جسکا باعث یہی ہے کہ مذہب ہنود
یا تو اونکے ممالک مین قبل از ظہور آدم ہو چکا اور وہ نسل آبادی اول کے اوس سے
بے خبر ہین یا تعصب اونکو مانع ہوا۔ ۱۸۸۳ء عیسوی کے ایک پرچہ اخبار طوطی ہند مین درج
تہا کہ قاہرہ کی ایک غار مین مصر کے ہزارون بادشاہون کی لاشون کے صندوق بمعہ
اونکے کرسی نامہ کے دستیاب ہوئے ہین جو کہ قبل از آدم ہو چکے تہے۔ یونان کے نامی حکیم
یوزاسپ حکیم بابل کا مقولہ ہے کہ ایک لاکہہ اسی ہزار سال قبل از طوفان نوح ایجاد علم
ہوا پس تحریر ہنود درست ہی یا آدم والون کی۔ آدم والون کا تمام مسئلہ قریب قریب
گیتا سے ملتا ہے گیتا کا بانی کرشن اوتار ہے اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ اصل اون تمام کی
گیتا سے ہے کرشن چند کو بعض اہل اسلام بہی پیغمبر ہونا قرار دے گئے ہین اور اہل
اسلام کی معتبر کتاب فتوحات مدنی مین درج ہے کرشن اوتار کی بیاس دیو بہی شہادت
دیتے رہے ہین بیاس دیو کا اوتار ہونا پارسیون کے صحیفہ آسمانی دساتیر مین درج ہے۔

دست برد اہل خلاف سے جو کتابین باقی رہین اونسے ثابت ہے کہ ست جگ سو آریاورت
مین لوگ آباد ہین اور ست جگ مین بہ نسبت ترتیا اور ترتیا مین بہ نسبت دواپر دواپر
مین بہ نسبت کلجگ کے عمر و برکت و زور و قد زیادہ تہا جو کلجگ مین گہٹ گیا۔ اگر کوئی اہل
خلاف کہی کہ ہنود کی کتابین غلط ہین پس اس اعتراض سے اونکی کتابین اور اعتقاد
بہی غلط ہو جاتے ہین کیونکہ اسوقت کسینے اوتارون یا پیغمبرون کو بچشم نہین دیکہا
یا خدا کو بید و پوران و توریت و انجیل و قران بناتے یا نزول فرماتے بچشم نہین دیکہا
سب بموجب تحریرون و کتابون کے ان باتونکو مانتے ہین اپنے اپنے بزرگون کا ہونا درست
جانتے ہین چونکہ خدا کل جہان کا خدا ہے نہ کہ کسی ایک خاص ملک کا۔ اسلئے اوسکی کتاب
مین سب زبانین ہوتین یا ایک خاص زبان جیسکہ سنسکرت ہی جو کسی ملک مین سوائے
خواندیکے بولی سمجھی نہین جاتی اگر معترض کہین کہ پرانی ہونیکے باعث یہ زبان ترک ہوگئی
ہے اس سے بہی ثابت ہی کہ یہ زبان اور اسکا مذہب قدیمی و آسمانی ہے علاوہ برین ایسی کوئی
زبان نہین جسمین شاستر کی ترکیب اور الفاظ شامل نہون جنکا تلفظ بسبب اختلاف آب و ہوا
ممالک بدل گیا ہے شاستر کی حروف تہجی ہر ایک ملک کے الفاظ کو پورے پورے لکہہ لیتے
ہین اور کسی ملک کے حروف تہجی سے نہین لکہے جاتے جس سے ثابت ہے کہ ہر ایک علم کے حروف
تہجی بہی اسی سے نکلے ہین مغربی مذہبونکی کتابون سے یہہ ثابت ہے کہ پہلے ایک زبان تہی بعد طوفان
نوح کے زبانین مختلف متفرق ہنگئین مگر یہہ کہین اونہون نے نہین لکہا کہ وہ کونسی زبان تہی
جو ایک ہی بولی جاتی تہی چونکہ سنسکرت کا مدتون سے مروج ہونا ثابت ہی اسلئے قیاس
چاہتا ہے وہ زبان سنسکرت تہی علاوہ برین بید وغیرہ پورانون سے پہلے کتاب کوئی
کسیکے پاس موجود نہین ہے جس زمانہ مین آدم و نوح وغیرہ ہوئے ہین اوسوقت کے مغربی
باشندے سوائے اہل یونان کے جاہل مطلق تہے ہندوستان علم و ہنر مین سبکا پیشوا تہا

پس ہنود کی تحریرین جنکی وقتاً فوقتاً نشانیان بہی دستیاب ہوتی رہتی ہین حکما رنگی بہی
دیتے ہین کیونکہ غلط ہو سکتے ہین۔ گو مبالغہ ہی ہو تا ہم کچہہ نہ کچہہ سچ بہی ہوگا البتہ اہل ہنود
نے جو ابتدا سے مین بڑے طاقت ور و ہنر مند و صاحب کرامات تہے اوس زمانہ مین
ایسے کام کئے ہین جو اسوقت بعید از فہم ہین جن کامون کو مغربی لوگون نے کلیتاً
مبالغہ سمجہا۔ جیساکہ ہماری کاہلی و غافلی اسوقت بہی باوجود بچشم دیکہنے کے امور جر
ثقیل امریکا و یورپ والون کے ریل تار وغیرہ سامان حرب کو دیکہہ سنکر حیران ہوجاتی
ہین کیونکہ وہی کام ہم خود نہین کرسکتے چین مین مذہب بودہ جو ابتک مروج ہے اس
امر کی شہادت دیتا ہے کہ اہل ہند نے چین بہی فتح کیا تہا جس سے ہند و کشمیر کا راجہ
اشوک و جلوک سے مراد ہے جنہون نے وہان اس مذہب کو پہیلایا۔ ایسے حملہ
آورون کے تذکرہ مغربی محققون نے نہین کئے جنکی نشانات تاحال موجود ہین سکند
وغیرہ کا نام جلدی سے لیدیا ہے جنکی فتوحات و کامون کا مثل سد سکندری وغیرہ
کی اسوقت کوئی ثبوت موجود نہین علاوہ برین مغربی لوگ جنکا فخریہ نام لکہتے ہین اونکا
مذہب بہی اوسی قسم کا تہا جو کہ اہل ہنود سے مطابقت رکہتا ہے۔ ہر ایک شخص قایل
تحریر و منقول پر ہے اور منقول و معقول مین ایسی ضد ہے جیسی آب و آتش مین مثلاً
عقل نہین مانتی کہ ہنومان دم مین ہزارون کوس تک پہاڑ اوٹہالایا۔ نرسنگہہ ستون سے
نکلا۔ کرشن دیو نے ارجن کو منہ مین تین لوک دکہائے اور ایک بہیل کے ہاتہ سے مرے
حضرت محمد صاحب نے شق القمر کیا حضرت عیسیٰؑ نے مُردون کو زندہ کیا اور خود سولے
چڑہے اور موسےؑ نے خدا سے باتین کین وغیرہ وغیرہ۔ مگر منقول اسکو درست سمجہتا ہے
پس جو شخص قایل بہ منقول ہو وہ کوئی اعتراض کسی مذہب کے منقول پر اوسوقت تک
نہین کرسکتا جب تک اوسوقت کا کوئی شاہد چشم یا اوس سے پہلے کی کوئی

کتاب پیشین گوئیون کی نہ دکہا دی جیسیکہ ہنود کی کتابون مین تمام مذہبون کے پیشواؤن کی پیشین گوئیان موجود ہین - حضرت عیسےٰ کی بزرگی رامائین مین ترشٹاکی دعا سے حضرت محمدؐ صاحب کا حال شیو پوران مین صاف درج ہے کہ کلجگ مین اونکا عہد ہوگا - پس ماننا پڑا کہ آدم کو جسکو ساڑہی چہہ ہزار برس سے زیادہ عرصہ نہین گذرا جہان کا اول آدم کبہی نہین کہہ سکتے جبکہ اوس سے پہلے آدم کا ہونا ثبوت ہے اور اسیطرح بیدک دہرم یا جین مت کے حساب عہد وجود و حکومت راجگان ست جگ وغیرہ کو قطعًا غلط مان نہین سکتے

خیر یہہ تو ایک طویل قصہ ہے ہمارا مطلب صرف تاریخ کشمیر لکہنے سے ہی - جو حال ہندوستان کا رہا یہی کیفیت کشمیر کی بہی ہوئی کہ ہر ایک فرقہ و قوم نے اسپر حملات کئے اور قدیمی تاریخین اسکی معدوم ہوگئین مورخان حال مین سے کسینے نہین لکہا کہ **آدو گونند** سے پہلے راجہ یہان کا کون تہا - اور ملک کی حالت کیا تہی ڈریو صاحب کا بیان ہے کہ ابو الغازی نام ایک تاتاری نے اپنا مذہب (معلوم کونسا مذہب) پہیلانیکو تبت تا بخت بابل آرمینیا و ہندوستان فتح کرکے اسپر حملہ کیا گو پہلے راجہ جگما نے جو والی پنجاب تہا اوسی بڑی دلیری و جوانمردی سے روکا مگر ایک سال کے بعد وہ کامیاب ہوا اور یہان پہونچکر قتل عام کیا اور بدخشان کی طرف سے اپنے وطن کو واپس چلا گیا - (یہہ نہین لکہا کہ اوسوقت کشمیر مین راجہ کون تہا) سو یا ڈیڑہ سو برس قبل از حضرت عیسےٰؑ تین تاتاری راجاؤن نے (جنکا نام و عہد حکومت نہین لکہا) یہان کی فرمانروائی کی - اور پہر سنہ ۹۹۹ء مین محمود غزنوی نے اسپر حملہ کیا اوسکے بعد تبت والون نے راجہ **سینا دیو** (شاید سہدیو سے مراد ہو) کے عہد مین سنہ ۱۳۲۲ء کو ادہر کی طرف رُخ کیا پہر **تیمور لنگ نے** سنہ ۱۳۹۳ء مین اسے فتح کیا - سنہ ۱۵۳۲ء کو مرزا **حیدر** بہمراہی **سکندر خان** کاشغری براہ تبت اسپر حملہ آور ہوا (یہہ حال ایک پتہر پہ لکہا ہے) اسی سال مین اوسنے **ہمایون** کی نوکری کی

اسکے بموجب ۱۵۴۳ع مین ہمایون نے بہی کشمیر پر قبضہ کیا ۱۵۶۶ع مین اوسکے بیٹے اکبر اعظم نے
اسکی حکومت حاصل کی پہر ۱۷۳۹ع مین بعہد نادرشاہ یہہ خطہ اونکے ہاتہہ سے نکلکر امیر
کابل کے قابو چڑہا اونہین سے پہلے ہی احمد شاہ ابدالی نے ۱۷۵۲ع مین اسکو لیا
اور ۱۷۶۳ع مین فوج بہیجی اور حاکم شکہہ جیون سے چہین کر انکی آنکہین نکلوادین تیمور شاہ
کے عہد مین عبداللہ خان یہان پہونچا اور ۱۸۱۹ع مین مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے اسپر قبضہ پایا۔ ڈریو صاحب نے اِن مسلمان فرمانرواؤن سے پہلے فرمان رواؤنکا
حال بالکل نہین لکہا۔ اٹکن صاحب کا قول ہے کہ سب سے پہلے خاص باشندگان کشمیر
یہان کے راجہ ہتے بعد اوسکے غیرون نے اسکی حکومت پائی بعض فارسی مورخون کا خیال
ہے کہ جب اخیر مین یہان کوئی راجہ نرہا تو باشندگان کشمیر جمون کے راجہ کو یہان
لائے اور ششم حصہ خراج کا اوسکو دیتے رہے اور بعض کا خیال ہے کہ ۵۲ راجگان جنکو
کلہن پنڈت نامعلوم الاحوال لکہتا ہے راجہ ہای خاندان جمون مین سے ہتے کشمیر مین افواہ
ہے کہ چین والون نے بہی یہان حکومت کی۔ غرض کہ بہت سے مورخون نے اسکے
حالات اپنے اپنے طور پر مختلف طرح سے لکہے ہین مگر یہہ بات یقینی ہے کہ جنے کچہہ لکہا وہ
ہی راج ترنگنی مصنفہ کلہن پنڈت کا (جو کہ قدیمی اور معتبر تاریخ ہے) محتاج رہا افسوس
ہے کہ اوسکے مطابق پورا پورا حال کسیے نہین لکہا اپنی اپنی طرف سے کمی زیادتی تغیر وتبدل
(شاید کتاب کا مضمون اور طرز عبارت جدید بنانیکو) کرتے رہے۔ اسوجہہ سے اصلی اور راست بات مین
بہت اختلاف وانحراف ہوگیا اول تو راج ترنگنی بہی شاعرانہ طور سے مبالغہ اور پُر از
دستور کے موافق لکہی ہے مگر چونکہ سوا اسکے پُرانے وقت کی کوئی کتاب معتبر نہین ملتی
اور یہی ایک کتاب ہے جس سے کم زیادہ حال دریافت ہوتا ہے پہر کب واجب ہے کہ اوسمین
بہی تا پہونچے کسی ثبوت کامل کے دست اندازی ترمیم وتنسیخ کی جاوے البتہ اگر کوئی بات

خلاف عقل اور فضول معلوم ہو تو اوسکے ترک کرنے مین چندان قصور و مضایقہ نہین یہہ
کتاب لاجواب بقول مصنف بعہد راجہ جی سنگہ سمنت شا کا شالباہن مین جسکو
ابتک ۷۲۹ برس گذرے تصنیف ہوئی ہتی اسکی عبارت سنسکرت کی نہایت مشکل اور
پیچیدہ مضامین مین لکہی گئی ہے مگر مفصل اور تحقیق - مصنف کا بیان ہے کہ اوس نے
گیارہ راج ترنگیتان (یعنے تاریخین) مثل راجہ ترنگنے - سورت پنڈت - کہیم اندر پنڈت
ہولا راج - پدمہ مہر - پنڈت چہولاکر وغیرہ و نیز نیلہ مت پوران اور چند
اسناد و پروانجات و سندات و تعمیرات مکانات منہدم شدہ راجگان سلف کی
دیکہہ کر اپنے راجہ ترنگنے کو لکہا ان مورخون کی تاریخین بڑی مشکل اور طول طویل ہین
کہیم اندر کی شاعری گو بہت اچہی ہتی الا اوسکے مضامین و مطالب کتاب ٹہیک
نہ پا سکے اسلیئے اون سبکو ترمیم کرنا پڑا - تعجب ہے کہ یہہ راج ترنگنیان جنکا ذکر کلہن پنڈت
نے لکہا ہے عنقا صفت ہو گئے ہین مگر سننے مین آیا ہے کہ سمت ۱۹۳۳ مین ڈاکٹر بہولر
صاحب کو کہیم اندر کا ایک نسخہ شاید یہان سے ملا - چونکہ کلہن پنڈت نے اپنی کتاب اون
کتابون کو دیکہہ کر تصنیف کی اسلیئے سوائے اونکے اس راجہ ترنگنی پر بہت کچہہ بہروسا و
اعتبار ہو سکتا ہے کیونکہ کلہن پنڈت بڑا محقق اور دانا آدمی تہا - یہہ کسی تاریخ سے
ثابت نہین کہ کشپ رکہی کے عہد سے آدگونند کے وقت تک فرمانروایان
کشمیر کون تہے - اور اونکو کیا ہوا اور کشپ رشی سے پہلے یہان کون لوگ آباد
تہے گو یہہ لکہا ہے کہ اوس سے پہلے کشمیر بصورت تالاب کے تہا مگر اوسکے پہر کیا معنی ہین
کہ جلدبہود لوگون کو آزار پہونچاتا تہا جب یہان آبادی نہ ہتی تو دیو مذکور نے تکلیف کنکو
دی اور نیلا سر دیو جسکا ذکر نیلہ مت مہاتم مین ہے کسکو دکہہ دیتا تہا اور شارکا
بہگوتی نے کسکے بچانے کو اوتار لیا تہا ان باتون سے ضرور پایا جاتا ہے کہ یہان

کشپ رشی سے پہلے بہی آبادی ہتی اور آدگونند تک جسکو ہزارہا سال گذرے کشپ رشی کی وقت سے بہی ضرور ہر قسم کا نظم ونسق حاکم ومحکوم تہے جیساکہ وسہ نندن و بہونندن کا حال بر تہہ کتہا مین اور وشونگش اور پرتاب بہانو وغیرہ کا پورانون مین راجہ وریادیو کا ذکر نیلمت پوران مین سورج ورما کا گیتا مین درج ہی جو کہ غالبًا انہین ایام کے راجاؤن مین سے فرمانروایان کشمیر تہے - اسمین بہی کوئی شک وشبہہ نہین کہ قدیم سے اسکے باشندی ہنود تہے اور ہر چہار ورن - برہمن - چہتری - بیش - شودر یہان رہتے ہتی جو کہ چندرہ دیو برہمن کے راجہ وریادیو کو نیلمت پوران مین سے بخوبی ثابت ہے شک اگر ہے تو یہی کہ اون ایام کی کوئی تواریخ نہین ملتی آدگونند سے پیچہے کا حال بہی کلہن پنڈت کی مہربانی اور پنڈتون کی طرف سے اوسکی نگہبانی کرنے سے معلوم ہوا ورنہ اسقدر زمانہ کا حال بہی ایساہی ہوجاتا - انس صاحب لکہتے ہین کہ حضرت آدم وحواء بہی اس خطہ کو دیکہا - اس سے شاید مراد شیوجی وپاربتی سے ہی جو کہ ستی سرام سے ثابت ہی ورنہ یہہ اونہون نے نہین لکہا کہ یہہ بات اونکو کہان سے معلوم ہوئی اونکا بیان ہے کہ سیتہہ کی اولاد نے بہی گیارہ سو برس تک راج کیا (خدا جانے کب) حضرت سلیمانؑ کا آنا اور تخت سلیمان کا کوہ شنکر اچارج پر ٹہیرنا مسلمانون کو اعتقاد ہے لیکن اسبات پر سبکو اتفاق ہے کہ پہلے کشمیر ایک تالاب تہا اور ستی جی دختر دکہہ پرجاپت جو ستی ہوگئی ہتین اسپر سیر کرتی رہین اون ایام کا نشان کشتی باندہنے کا ابتک شوپیان کے نزدیک ویشنہ پاد پرنو کا بندن مین موجود ہے بلکہ لفظ (کا بندن کے معنی بہی کشتیان باندہنے کی جگہہ ہے اسی سبب سے اسکو ستی سر کہتے ہتی کشمیر کے دوسرے معنے یہہ ہین - شاستری ہین کہ پرجاپت کو اور پرجاپت سے مراد ہے کشپ رشی کی اس سے یہی معلوم ہوا کہ کشپ رشی ہی بانی آبادی کشمیر تہا مصدری معنی لفظ کشمیر کے یہہ ہین

کہ غیر زن کے گناہون کو اپنی پاکی نفاست سے دور کرے چونکہ اسمین تمام تیرتہہ واقع ہین جسکا گواہ شلوک ذیل ہے اسلئے ہنود کا خیال ہے کہ کشمیر والے لوگ اپنے گناہون سے پاک ہوکر سورگ کو جاتے ہین

شلوک

२ ह्व यानि तीर्थानि तानि काश्मीरमण्डले ॥
काश्मीरे यानि तीर्थानि तानि वैतस्तकेजले १ ॥

جہان مین جتنے تیرتہہ ہین وہی تمام کشمیر مین ہین اور جتنے کشمیر مین ہین وہی سب بتستا کے پانیمین ہین"۔ دوسری روایت ہے کہ تالاب ستی سر مین جلد بہو دیو سخت ظالم دخونخوار سکونت پذیر مانع آبادی تہا وہ ظالم اکثر کوہ ہرمکٹہ واقع پرگنہ لعل و کوترناگ پر جو پرگنہ دیوہ سر مین ہے کشت وخون کیا کرتا تہا اوسکی دہوم اور شہرت ملک ہائی قرب وجوار مین زبان زد عام وخاص ہوگئے اسلئے نہ کوئی فرد بشر ادہر آنیکا حوصلہ کرتا اور نہ یہان بستا تہا وہ سفاک ۶ منوتر تک یہان رہا۔ بحساب شاستر ایک منوتر اکثر دورہ ہائے چہار جگ کو کہتے ہین جو کہ حکومت راجہ اندر حاکم بہشت کا عہد ہے اور جب چودہ منوتر پورے ہوتے ہین تو برہما کا ایک دن ختم ہوتا ہے ہنود نے تمام زمانہ کو چار جگون پر تقسیم کیا ہے (۱) ست جگ سترہ لاکھ ۲۸ ہزار برس کا (۲) تریتا جگ ۱۲ لاکھ ۹۶ ہزار برس (۳) دواپر آٹھ لاکھ چونسٹھہ ہزار برس (۴) کلجگ ۴ لاکھ ۳۲ ہزار برس آغاز ساتوین منوتر مین کشپ رکھی پوتا برہما کا ہندوستان کے تمام معابدون ومنادرون وتیرتہون کی یاترا کرتا ہوا موضع بونیر متصل راجوڑی کے پہونچا اور جلد بہو کا حال سنکر اوسکے دفعیہ کے فکر مین مقام نوکابندن مین جو ہیرپور کے متصل ہے ایک ہزار سال تک عبادت کرتا رہا وہان اوسکی دعا قبول ہوئی اور سودرشن چکر کے ذریعہ (جو خاص حیلہ مخرج آب پیدا کرنیکا ہے) کوہستان غربی بارہ مولا کے نیچے سے ایک مخرج بکر

پانی کے بہہ جانے سے سطح زمین نمودار ہوا اور جلد بہودیو کوہ ماران مین جہان ایک عمیق قطعہ پانیکا باقی رہ گیا تھا ما چھپا کشپ منی نے یہہ دیکہہ کر پہر عبادت شروع کی (یہہ عبادت غالباً سما ٹینگ پر جو متصل موضع ترال کے اونتی پور سے ۶ کوس پر ہے عمل مین آئی) دوسری دفعہ بہی دعا سے عابد قبول ہوئی اور شارکا بہگوتی یعنی قدرت حق نے جسکا یادگار اب تک کوہ ماری پربت معابد ہنود ہی ظاہر ہوکر پارہ کوہ سمیبر لاکر رہائش گاہ دیو مذکور پر رکہدیا اور وہ سفاک خاک مین ملگیا۔ سطح ستی سر تمام بلاؤن سے پاک ہوکر قابل بود و باش ہوگیا تب سے ہی نام اس خطہ کا کشمیر اور پردمن پیٹھ کا ماری پربت مشہور ہے رشی مذکور نے جب اس گلزمین کو آبادی کے لایق دیکہا تو ازبس خوش ہوکر تمام ہندوستان خصوصاً دکن سے برگزیدہ و چیدہ برہمنان نیک سیرت کو لاکر یہان آباد کیا بعد اوسکے اور قومین ہنود کی مثل چہتری۔ بیش و شودر وغیرہ کے ہی یہان آئین دوسری روایت یہہ ہے کہ یہہ لوگ صرف گرما کے چندماہ یہان بود و باش رکہکر موسم سرما مین بخوف افراط برف باری و قوم اجنہ کے جو بکثرت ہوتے تہے یہان سے جاکر کوہستان گرد و نواح بہمبر وغیرہ مین رہکر تابستان کو یہان واپس آجاتے تہے ایکمدت تک یہی حال رہا پہر ایک سال کا ذکر ہے کہ وقت روانگی کوہستان کے ایک شخص مسمے چندرہ دیو برہمن نے جو نہایت سن رسیدہ اور بوڑہا تہا اپنے لواحقون سے بسبب ناتوانی کے کہا چونکہ مجہہ مین تاب سفر لانے کے نہین ہے اسلئے واجب ہے کہ میرے واسطے تمام سامان خوراک وغیرہ مہیا پہونچا کر تم لوگ جاؤ مین یہان رہونگا اگر بچ گیا تو پہر ملاقات ہوگی ورنہ موت تو ہر جگہہ ممکن ہے اون لوگون نے اوسکی درخواست کے مطابق عمل کیا اوسکو تمام سامان مطلوبہ بہم پہونچا کر خود راہی کوہستان ہوئے (تب ہی سے کشمیر مین رسم ہے کہ اخیر موسم گرما مین سردیون کے واسطے یہان کے باشندے غلہ ہیزم سوختنی زغال

شلغم وغیرہ بہم پہونچا لیتے ہین) جب برف بہت گرگئی تو قوم جن حسب معمول آئی ایک اجنبی
شکل دیکہہ کر تعجب سے اوس بوڑہے کو مثل گیند کی اودہر اودہر اوچہالنے لگے حتی کہ بیچارہ ایک
جنگی ضرب زور آور سے تالاب نیلہ ناگ کے کنارہ پر جا پڑا او دیکہتا ہے تو راجہ نیلہ
ناگ جسکے گرد و پیش غلامان زرین کمر و حلقہ بگوشان پری پیکر پوشش ہاے
بوقلمون اور زیورہاے گوناگون پہنے ہوئے کہڑے ہین مسند آرای تخت حکومت ہے
نیلہ ناگ نے اوس بوڑہے کی زبانی اوسکا تمام حال سُنکر بہ کمال ترحم و کرم اوسکو کتاب
نیلہ مت پوران دی اور زبانی فرمایا کہ اس کتاب مین عدم مزاحمت قوم اجنہ و دفعیہ دیگر آفات
کا انسداد درج ہے تم لوگ اسکے مطابق عمل پذیر ہوکر وقتاً فوقتاً خیرات کیا کرو اوس سے ہر سالہ
مصائب طی مراحل و عبور منازل سے محفوظ رہو گے پہر بذریعہ ایک غلام صبا رفتار
کے بوڑہے کو اوسکے مسکن مین پہونچا دیا۔ بہار کے وقت اوسکے لواحقین نے اوسے
سلامت پاکر اوسکی زبانی تمام کیفیت سُنی اور وہ کتاب نیلہ مت پوران اپنے راجہ
وریا دیو مسند نشین وقت کو دی اوسنے اونکو انعام دیکر اوس کتاب کے موافق عمل
کیا اور اپنی رعایا سے بہی اوسپر عمل کرایا قدرت بادشاہ حقیقی سے بلاے افراط برف
و جن دور ہوگئی لوگون نے باران ماہ سردی و گرمی بود و باش کشمیر اختیار کرلی اور
آبادی بخوبی ہوتی گئی کلہن پنڈت نے اپنی تاریخ مین سب سے اول راجہاے
معلوم شدہ کی راجہ آد گونند کو لکہا ہے اوسکا بیان ہے کہ باون راجاؤن کا
حال بالکل معلوم نہین ہوا منجملہ اون کے بلاتحقیق زمانہ حکمرانی چار راجی بموجب نیلہ مت پوران
کے یعنی آد گونند - دامودر - بال گونند - رانی جسوونتی اور
آٹھ مندرجہ تاریخ پدمہ کر (۱) لو (۲) کشی تے (۳) کہگیندر (۴) سوریندر
(۵) گودر (۶) سوورن (۷) جنک (۸) شچی نر (۹) اور ریاپخ

مندرجہ تاریخ چہل(۱) کرد(۱) **اشوک** (۲) **جلوک** (۳) **دامودر** (۴) **ہشک** — **ذشک** **کنشک** (جو ترکستان سے آئی تہی کل ۴ راجی معلوم ہوئے اور ۵ ۳ باقی ماندونکا بالکل کچہ سراغ نہین ملتا- کہتے ہین کہ ان راجاؤن کے آخیر راجہ کی چونکہ اولاد نہ تہی اسلیئے اعیان دولت کشمیر نے ایک ورثا ندان کے راجہ گونند کو تخت شاہی پر بٹہلایا کلہن پنڈت نے ان سب کے عہد حکومت کو بارہ سو چہیاسٹہہ ۱۲۶۶ سال لکہا ہے

راجہ آدگونند

جو وقت کو رو اور پانڈون مین بمقام کوروچہیتر جنگ عظیم ہو رہا تہا اور کلجگ کے ۵۰۶ برس گذر چکے تہے راجہ آدگونند جلوہ فرمائے تخت شاہی کشمیر ہوا یہہ راجہ **جراسندہ** کا رشتہ دار تہا اسلیئے اوسکی درخواست سے راجہ آدگونند نے یہان سے نہضت فرما کر شہر **متہرا** کا محاصرہ کیا اور **سری کشن** سے رزم خواہ ہوا اول دفعہ بکمال شجاعت و مردی اُس نے فوج مخالف کو پس پا کیا ایک روز چونکہ فوج اوسکی رزمگاہ مین گہبرائی تو راجہ موصوف خود میدان جنگ مین نکلا اور بعد بہت سی نبرد آزمائی کے **بلبہدر جی** برادر سری **کرشن جی** کے ہاتہہ سے دریائے **جمنا** کے کنارہ پہ مغلوب ہو کر مارا گیا

راجہ دامودر

پہر راجہ دامودر بیٹا اوسکا گدی نشین ہو کر انتقام پدر کے فکر مین رہا اسی درمیان مین دختر راجہ **قندہار** کا سویمبر جگ ہوا قندہار مین چارو نطرف سے راجگان آکر جمع ہوئے اور **سری کشن** مہاراج کے وہان رونق افروز ہونے کی خبر پاکر بہ غرض لینے انتقام پدر کے راجہ دامودر بہی وہان پہونچا بعد بہت سی نبرد آزمائی کے سری کشن کے ہاتہہ سے باپ کے پاس عدم کو پہونچا لاولد ہونے کے باعث سری کشن نے راج کشمیر کا اوسکی رانی **جشومتی** کو جو حاملہ تہی بخشا — ؎

بال گونند

بعد ایام معہودہ کے راجہ بال گونند پیدا ہوا وہ بسبب صغر سنی کے جنگ عظیم ان مذکور مین شامل نہو سکا اوسکے پیچہے چودہ راجہ گذرے اونکا حال کچہہ معلوم نہین اونمنجملہ تیرہوین اول راجہ لو اوس نے عدل و انصاف سے رعایا کو اپنا مشکور کرکے شہر لو ور نام جسکی آبادی چوراسی لاکہہ تہی اپنے نام پر آباد کیا بہت سے اطراف و دور دست کو فتح کیا آخر مین مقام لی وار برہمنون کو جاگیر مین بخشا مرگیا۔ (اوسکے بیٹے) کوشی شیا کہہ یعنے کنول مین نے مقام کورو ہار جسکو اب کولر کہتے ہین جاگیر مین دیا اوسکے فرزند خگند نے جانشین بنکر کہاگ اور کہونہ موہ کی بنیاد ڈالی پہر اوسکے بیٹے سُورانذر نے اپنے عہد مین داودستان مین سورک نام شہر (غالباً سورو) آباد کیا اور سیرگاہ کے واسطے نر اندر بہون بناکر موضع سورس کی بنیاد ڈالی اور آخر کو بے اولاد منزل عدم کو گیا۔

راجہ گودر پہر ایک خاندان کے راجہ گودر نے سریر آرای سلطنت ہوکر موضع گودر اور ہست ہیل آباد کیا اوسکے بیٹے سودرن نے اپنے عہد مین پرگنہ آڈون کی آبادی واسطے ایک نہر موسوم بسونہ من جسکو اب سونہ نور کہتے ہین کہدوائی پہر اوسکے فرزند دلبند راجہ جنک نے عروس سلطنت کو ہم آغوش کرکے موضع جالور اور باغ جالور بنوایا اور شچی نر زیب بخش تاج خسروی ہوا یہہ بڑا شیر دل راجہ تہا موضع شانگلس اور شاس کو آباد کرکے یہہ راجہ بہی عدم کو سدہارا چونکہ وہ لاولد رہا اوسکے بعد اوسکے چچا راجہ ششنی کی اولاد مین سے (جس ششنی کا ذکر مہابہارت مین ہے)

راجہ اشوک

اشوک نے حکومت حاصل کرکے یہان مذہب مین بہی بودہ کی بنیاد ڈالی اور پرگنہ ویسنو کے دیہات

ہوکہ **لتہری** اور **وترہیل** مین مندر جین بکثرت تعمیر کیے منجملہ اونکے **وِمیتہ ورتر**
منبع دریا سے **بہت** آ ایک بڑا مندر بنایا جو آسمان سے باتین کرتا تہا پہر ایک شہر **سرینگر**
آباد کیا جسکو اب **وچہین پارہ** و **کہاپارہ** کہتے ہین اسکی آبادی ۹۶ لاکہہ آدمیون کی
ہتی **میجہارہ** کے پرانے مندر کو گرا کر بجاے اوسکے ایک عالیشان سنگین مندر اپنے
مذہب کا تعمیر کرایا اور مندر اوسکے متصل بنام **اشوکے ستون** بنائے چنانچہ مہاراجہ
گلاب سنگہ صاحب کے عہد مین جو سنگہاسے کلان پل کے متصل برآمد ہوئے غالبًا اونہین
مندرون کے پتہر تہے **اوده** کے شمال اور ہمالیہ کے دامن مین ایک سلطنت ہتی جسکا نام
کپیل وست تہا یہہ ریاست غالبًا **گورکہپور یا نیپال** مین واقع ہتی قریب ساڑہے
پانسو برس پہلے سنہ عیسوی کے یہان کے راجہ کے گہر ایک کنور بنام **شاکہ منی یا**
گوتم رکہہ پیدا ہوا - جوکہ بعد ازان **بوده** یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا - شاکہ منی
اگرچہ قوم کا چہتری وسپاہی وکنور راجہ کا تہا مگر بچپن سے ہی اوسکو مطالعہ وغور وتفکرات
کی خو ہتی چہوٹی سی عمر مین باپ کا راج وحکومت چہوڑ کر تارک دنیا ہو کر فقیر ہوا -
اول تو برہمنون کا چیلا بنا پہر جنگل مین عبادت کرنے لگا - انجام کار اوس نے ایک نیا **مت**
نکالا جو کہ اب تک بوده مذہب کے نام سے نامزد ہے - رفتہ تمام یہہ مذہب تمام ہندوستان مین
پہیل گیا اور تخمینًا ایک ہزار برس تک اوسکا زور وغلبہ رہا اب تک بہی اس مذہب کا
یہہ زور ہے کہ دنیا کے تمام آدمیون مین سے ایک تہائی اوسکے پیرو ہین شاکہ منی عمر بہر لوگونکو
اپنے مذہب کی تعلیم دیتا رہا کہ درحقیقت تمام انسان یکسان ہین اونکی ذات کچہہ ہی ہو ذات
سے فرق نہین آتا اونکی یعنی نجات یہہ ہے کہ ہم دنیا کی لذتون وخواہشون سے کنارہ
کرین اور کچہہ فکر نکرین راستبازی وپاکیزگی وایمانداری پر عامل ہون - ان سب سے
زیادہ تر یہہ ہے کہ کل مخلوق سے خیرخواہی ومہربانی یعنی ہمدردی کرین یہہ مذہب کے

مقلدون کا بڑا مقصد یہہ ہُوتا ہے کہ نروان حاصل کرین یعنی فنا ہوجائین کیونکہ بوہد
کی تعلیم کی بموجب انسان نفسانی شہوتون و رحمتون اور آتما کے دایمی آواگونون
یعنے تناسخ سے اسیطرح نجات پاسکتا ہے چونکہ بوہد کی تعلیم پاک و سیدہی سادہی
ہتی اسلئے لوگون کے دلمین کُہب گئی - غالباً بوہد کی زندگی مین ہی ملک بہار
وا وسکے اضلاع گرد و نواح اوسکے پیرو ہوگئے یہان تک کہ مگدہ دیش کے راجہ نی
خود بوہد مذہب اختیار کرلیا - اور آناً فاناً اور اضلاع ہند مین بہی پہیل گیا رفتہ رفتہ
ملک تبت - برہما - جزیرہ سنگلدیپ اور چین مین بہی یہہ جاگزین ہوگیا بوہد
کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد اس مذہب کی سنگت یعنی مجلس منعقد ہوئی اور راجہ
اشوک والی مگدہ کے عہد مین بوہد مذہب ہند کا راج دہرم ہوگیا - اور اوسکے جلوس
کے سترہوین سال اس مذہب کا تیسرا جلسہ پہر منعقد ہُوا - راجہ اشوک حضرت عیسے سے ۲
۲۶۳ برس پیشتر مگدہ کے تخت پر بیٹہا اور قریب ۴۰ برس تک راج کرتا رہا بوہد مذہب
۱۳ سو برس تک ہندوستان مین رہا - آخرالامر سوامی شنکر اچارج مہاراج
کی سعی اور فصاحت سے جبکہ تمام ہندوستان اونکے مباحثہ سے مغلوب ہوگیا تو
بوہد مذہب بیخ و بنیاد سے دور ہُوا اور شیو مذہب کو ترقی ہوئی - بہولر صاحب کی
زبانی راقم کے ایک دوست کو معلوم ہُوا کہ راجہ اشوک کا ایک پروانہ جو لوح مس پر کندہ تہا
دکن سے برآمد ہُوا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ دکن تک راجہ اشوک نے فتح کیا تہا تمر
ہاتک والے نے لکہا ہے کہ راجہ اشوک چندرگپت کا پوتا تہا چندرگپت ۳۲۳ برس
سنہ عیسوی اور ۲۶۰ برس بکرماجیت سے پہلے مگدہ دیش مین ہُوا نوین چندرگپت
نے یونانین کے پیٹ سے تہا سکندر بادشاہ بابل کے سپہ سالار کی بیٹی سے شادی
کی تہی اوسیکا پوتا اشوک تہا جو کہ ۴۱ برس کے عہد حکومت کے بعد بیاسی برس کی عمر مین ۲۲۲

برس سنہ عیسوی ۵۰۶ ابرس سنہ بکرمی سے پہلے مرگیا اسنے **ہندسار** کی تمام لڑکون کو
سواے اپنے بہائی کے قتل کرڈوالا تہا اِسکے یہان ہر روز ساٹھہ ہزار برہمنون کو بہوجن ملتا
تہا اور کبہی کبہی آٹھہ ہی ہزار کو۔ ایک روز ایک بوہدمت والے فقیرنے اسکو اپنا معتقد
بنایا تو اوسنے بوہدمت قبول کرلیا اور برہمنون کو چہوڑ دیا بجاے برہمنون کے بوہدمت
والون کو بہار بنا کر دینے لگا اُسنے پُرانے **لشپ پور** کی جگہہ شہر **پٹنہ** بنایا پٹنہ ومار
کا ہنت فساد کے باعث گنگا کو چلا گیا تو اشوک **موگل پتیر** کے ساتہہ تیرہتون کو
گیا اچاری بوہدمت والے **لنکا و ہمالا** کو بوہدمت پہیلانے کو بہیجے اشوک چکرورت
راجہ تہا چین میں بہی اُسی نے برہمنہب پہیلا دیا تہا۔ چین والونکا قول ہے کہ یہہ
راجگان نہایت زبردست ہوئے ہین حتے کہ اونکے شہزادگان کو منگواتے رہی ہین
موسم سرما مین ہندوستان مین بہار مین قندہار گرمی مین کابل کے شمالی کوہستان مین **کشمیر**
مین رہتے ہتے سمت ۴۹۳ بکرمی مین **پہاہی آن** چین سے تیرتہہ کرنے ہندوستان کو آیا ۲۹۹ ق م
تہا اور رگدہ دیش کو گیا پہاہی آن سے ۲۳۰ برس پیچہے ہو **آنت سانگ** آیا
وہ لکہتا ہے تب تک **سمرقند** مین اگنی پوجا ہوتی ہتی ہوم جگ بہی ہوتا تہا **بلخ** مین
ایک سو بہار ہتے اُسنے راجہ اشوک کے تصنیف کئے ہوئے ۵۰ سے زیادہ پُستک دیکہے ہتے
پشاور کے پاس کپڑہی گری کٹک کے پاس دہونی گنار کے پاس **جوناگڈہ** مین پتہر
کہدے ہوئے اشوک کے موجود ہین **جی پور** مین **بیراٹ ڈیرہ دون** کے بار
کالسی گنجام مین بہی پتہ لگا ہے **دہلی۔ پرباگ مکہیرا روہیا**
ترہہت مین بہی اوسکی یادگارین بنی ہین۔ اِسکے بیٹے **کونال** کے ساتہہ جسکو
دہرم وردون بہی کہتے ہین اوسکی ایک رانی بہنا چاہتی ہتی چونکہ اُسنے قبول
نہین کیا اسپر رانی مذکور نے اشوک کی ایک مہر کاغذ پر لگوا کر کونال کو اندہا کروا دیا جب وہ

جاتا ہی چلا ہو یا اوسکا پوتا سپندی پٹنہ میں راجہ ہوا اپر بعد مرنے راجہ اشوک کے کشمیر سुपदे
راجہ جلوک نے حکمران ہو کر ایک بوٹی بنام کوٹی بید جس سے سونا بن سکتا
تہا کہیں سے پائی تہی ۔ کلہن پنڈت اس راجہ کو بسبب اوسکی خوبیوں کے دیوتا کے
لقب سے پکارتا ہے شجاعت عدالت و سخاوت میں یہہ راجہ یگانہ عصر تہا پنڈت विजय:
اودبٹ کی ہدایت پر جو وحید عصر اور اپنے فن میں شخص کامل تہا اوسنے ننڈیچھے
شور وننڈ کیشور کی پوجا کرکے پنڈت مذکور کو اپنا گورو بنایا بودھ
لوگوں کو جو زور پا گئے تہے مغلوب کیا چونکہ اس راجہ کو ایک ناگ سے بڑی الفت تہی اسلئے
سانپوں کی حفاظت بہت کرتا تہا ۔ ہمت مردمی و جوانمردی سے اوسنے تمام ہندوستان
کو قنوج تک فتح کیا اور ملیچھوں کو مقام وزنڈومپ میں بسا کر چہار वज्रज:
ورن برہمن چہتری بیش شودروں کو کشمیر میں آباد کرکے مذہب بودھ کو نیست و نابود
کیا اور سات قسم کے سردار ملک میں مقرر کئے مہتمان دہرم ۔ خزانچی ۔ تحصیلدار ۔
فوجدار یعنی افسران جنگی ۔ وکلا ر پروہت اور جوتشی صلح کار و مصاحب موضع بارہ
ولہ اوسکا یادگار ہے اوسکی رانی ایشان دیوی اتر چکر سیت ال وغیرہ کی تعمیر
بنا کر ست گرد بیاس سے نندی پوران کی کتہا سنکر نندی شور کی معتقد ہوئی یہہ راجہ नदीक्षर
سودسٹل کی سیر میں مدام مشغول رہتا تہا اور اعلے درجہ کا رحم دل تہا گو بودھوں
کو ناپسند رکہتا تہا تاہم ایک عورت کو درخواست کرنے پر مندر جلین بنانے کی اجازت
دی اور آخیر کو کپال موچن میں سوند کول کے منبع کے پاس جان بحق تسلیم ہوا
۔ ترنا شنک میں لکہا ہے کہ راجہ جلوک بہی اشوک کا دوسرا پوتا تہا اور کشمیر کا راجہ
ہوا اوسنے شیومت قبول کیا تہا اوسنے باختر (بغداد) کے یونانی راجہ یوتی
دیموش کو شکست دی اور اوسکے سمہی یون راجہ او منتی اوکسر

نے **جلوک** کے ساتھہ وہی قول دقـرار رجال رکہا جو اشوک کے ساتھہ کیا تہا۔ لیکن بعد
راجہ **وامودر** جو نہ معلوم اوسیکا بیٹا تہا یا کوئی اور حکومت کشمیر پر مقرر ہوا یہہ
مثل راجہ جلوک کی صفات حسنہ سے مشہور اور نیک باطن راجہ تہا **گوڈہ سوتو**
یعنے سدآب واقعہ پرگنہ **یچھہ** اُسنے بنایا کر یوہ وامودر مین اوسکی دارالسلطنت تہی
ایک روز بموقع شرادہ کے یہہ راجہ اشنان کرنے کو جا رہا تہا۔ راستے مین چند
برہمن زادے سایل بھوجن ہوئے اونکے جواب مین اوسنے کہا بعد و اپسی
وفراغت اشنان کے دونگا بالفعل سـرپتیہ* (یعنے جاؤ) اونہون نے اسبات پر
غضب ناک ہوکر اوسے دعا ے بددی کہ سـرپو ہو یعنے سانپ بن جاؤ چونکہ وہ پاک
ضمیر تہے اونکی دعا قبول ہوئی اور راجہ سانپ ہوگیا اوسپر اونہون نے کہا کہ جبکوئی
تمکو ایک روز مین تمام راماین سناویگا تم اصلی صورت پہ آوگی۔ کلہن پنڈت کا بیان
ہے کہ اوسکے وقت مین بہی کریوہ دامودر مین بہت لوگون نے اوس سانپ کو دیکہا تہا
پہر **ہُشکّ۔ کنشک۔ زشک** تین شخص جو **ترکستان** سے
آئے تہے باتفاق فرمانروای کشمیر ہوکر نیک نامی اور خوش انتظامی سے باعث
آسایش رعایا ہوئے گو یہہ لوگ ترک تہے مگر اونہون نے ہردلعزیزی سے سبکو خوش
رکہا انکے عہد تک **شاکہہ سہم** بانی مذہب بودہ کو ڈیرہ سو برس گذری تہی جسکو
ترنا شک والے نے لکہا ہے کہ شاکہہ منی ۶۲۳ برس قبل از عیسےٰ ۵۶۶ برس قبل از
سنہ بکرمی پیدا ہوا تہا اسوقت **ناگی ارجن** موضع **ہارون** مین بودہ مذہب
کے لوگون کو ازحد تکلیف دیرہا تہا اور اوسکا پہر غلبہ ہونے لگا **ناگ ارجن**
کی بنسبت ترتاشک مین لکہا ہے کہ ناگ ارجن تاشرک یوگی بعہد بکرم (معلوم کونسا
بکرم) **مدریہہ** مین پیدا ہوا تہا اُسکا نام **ناگ سین** بہی تہا اوسکے چیلے

* ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اون ایام مین زبان کشمیر کی خاص سنسکرت تہی۔

مادہ پاک کہلائی کاشمیر مین اُسنے بوہدونکا جو تہا سماج کیا تاتار سے لیکر یودہیپ (جاوا) تک بوہد مذہب پہیلایا" راقم کی رائے مین یہہ ناگ ارجن غالباً وہی ہوگا جسکو کشمیری مشہور ہیمال کا عاشق جانکر اوسکے قصہ کو گاتے ہین جسکو راقم نے بہی سمت ۱۹۳۹ مین اردو زبان مین منظوم کیا ہے عجب نہین کہ پاتال مین جانے سے مراد ہو ہندوستان مین جانے کے اور ہیمال انہین تینون مین سے کسی راجہ کی دختر ہو کیونکہ بقول ترنا سنک وا لیکے ہشنک - کنشک - وزشنک بہی شیوجی کو مانتے ہتے اور اونہون نے بوہد شیو اور اگنی پوجن تینون مت کو ملاکر ایک کیا تہا اِسسے یہہ بہی ثابت ہے کہ اون دنون مین ترکستان مین بہی آریہ مذہب ہی تہا گو ملک کے باعث وہان کے لوگ ترک کہلاتے ہتے ہشنک نے ہشکر جسکو اب اوشکرہ کہتے ہین پرگنہ کروہن مین زشنک نے زشکپور جسکو اب وکر کہتے ہین پرگنہ پہاک مین کنشک نے کانسپور اپنے اپنے نام پر آباد کیا زشنک نے جی سوامی پور جسکو اب زماب پور کہتے ہین نیز آباد کیا اونکے بعد راجہ ابہی منیو نے اونکا جانشین ہوکر موضع کنڈور برہمنون کو دیکر موضع ابہی منیو پور جسکو اب ابہم پور کہتے ہین بنایا اوسکے وقت مین چندر آچارج برہمن نے جو بڑا فاضل وقت تہا مہابہاشن لاکر یہان کے برہمنون کو پڑہایا اور خود بہی چندرہ بیاکرن تصنیف کرکے یہان مروج کیا بوہد لوگ ناگ ارجن کے سکہلانے سے مذہبی تکرار و مباحثہ کرنے لگے اور لوگون کو دہرم کرم سے انحراف کرنے کو بہکاتے رہے اوس سبب سے بلائے شدت برف باری سے ملک تباہ ہونے لگا - حتیٰ کہ راجہ اور لوگ موسم سرما مین بہمبر کیطرف نقل مکان کرنے پر ہمیشہ مجبور ہوئے - آخر الامر چندر آچارج نے نیلہ ناگ کی عبادت کی اسپر اوسی نیلہ مت پوران پر عمل کرنیکا الہام ہوا اوسکے مطابق سب لوگون نے صدق دلسے صدقہ وخیرات دیا اور برف کی مضرت سے محفوظ رہے

بودہ لوگ بہی دور ہوئے اِن راجگان گم شدہ کا مدت عہد کلہن پنڈت نے ۱۲۶۶ سال لکہا ہے اس حساب کلہن پنڈت سے بیدک دہرم والون کا حساب بہت درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ کرشن دیو کو پانچہزار برس گذرے ہوئے تبلاتے ہین اوس وقت سے اب تک کلہن پنڈت نے تاریخ دار اپنی راج ترنگنی لکہی ہے جو کہ برابر پانچ ہزار برس کچہہ کم یعنی اب تک ۴۹۸۲ برس ہوتے ہین جین مت والونکا حساب غلط معلوم ہوتا ہے - اور نہ بکرم سے پہلے کسی راجہ کا اور کوئی سمت ملتا ہے بیدک مت والون کا سمت کلجگی ۲۴۶۶ مین جو کہ ۵۰۷۲ اسال قبل از پیدایش بکرماجیت تہا تخت اقبال کو آراستہ کیا عدل و انصاف کے ساتہہ رعایا کو خوش رکہا اسکے عہد مین آزار مذہب جین اور شدت برف دور ہوگئی ۳۵ سال کے بعد مر گیا اور **وبلیشن** بیٹے اوسکے نے ۳۵ سال چہہ ماہ تک سمت ۲۵۰۱ کلجگی مین راج پر بیٹہہ کر راہ عدم لی اور سمت ۲۵۰۲ مین **اندرجیت** ۳۵ سال کے واسطے اور سمت ۲۵۳۷ کے مین **راون** نے ۳۰ سال راج کیا اسنے اپنی پوجا کے واسطے ایک **پنج مکہی** شوالہ **وٹی شور** نام بنایا جس مین کلہن پنڈت کے وقت لنگ مہادیو کا (جسپر ایک نقطہ اور خط منقش تہا) موجود تہا اور راقم نے بہی زنجیر گہڑیال آویزان رہنے کے اوس مین دیکہی اوس سے لوگون کی بہت مرادین برآتی ہتین فال و شگون معلوم ہوتے تہے اینٹین اوسکی گہسکر اکثر امراض پر لگانے سے صحت حاصل ہوتی ہتی اس مین کوئی شک نہین کہ وہ مندر ہے جس مین **زین العابدین** کی قبر ہتی اسکی بابت کسی نے کچہہ نہین لکہا یہہ مندر پنج مکہی ہے اور سوائے اسکے کوئی دوسرا پنج مکہی مندر کشمیر مین نہین زنجیر گہڑیال لٹکانے کی اب تک اوسکے گنبد مین آویزان ہے کہتے ہین کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کے عہد مین بلور بہی اُسکی زمین سے بہت نکلا دیکہنے سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مندر بہت پرانا ہے سمت ۱۹۳۰ مین مہاراجہ **رنبیر سنگہ**

صاحب نے اِسکے گنبند کو مرمت کردیا آج کل بہی اکثر لوگ اِسکی اینٹین بہوری وغیرہ
امراض پر گہسکر لگاتے ہین اور چونکہ زین العابدین اوس مین دفن کیا گیا اسلئے اوسکو
بہی اوسی مندر کے نام سے **وٹ شاہ** جسکو اب **بڈشاہ** کہتے ہین مشہور کیا اونکا
بیٹا **ولبیشن** دوم سمت ۲۰۷۲ ک مین ساڑہے ۳۵ برس تک اور سمت ۲۱۰۸ ک مین
اوسکا بیٹا **کنز** جسکا اصلی نام **نرہ** تہا تخت نشین ہوا گو یہہ راجہ بڑا عادل تہا مگر رعایا
کی بدنصیبی سے اپنی رانی کے عشق مین شب و روز مشغول رہتا اوس کی اس غفلت کے
باعث ایک بودہ ساکن موضع **کانز** نے جوگ مایا سے راجہ کی رانی پر قبضہ پایا اوسپر راجہ نے
آتش غضب سے سُرخ ہو تمام منادر وخانہاے بودہ جلا کر اونکے مواضعات و مال وغیرہ
برہمنون کو دے دئے اور دریا کے کنارہ پر ایک شہر آباد کیا چشمہ **سُوسروا** نام ہے
ایک روز **لسباکہی** نام ایک برہمن جو دور سے تہکا ہوا آیا تہا بیٹھکر ستو کہانے لگا
تو اوسکے کان مین اول آواز خلخال کی سُنائی دی پہر دیکہا تو اوس چشمہ مین سے
دو لڑکیان آسمانی رنگ کی پوشاک پہنے نہایت حسین ماہ جبین نکلین اونکو دیکہکر
وہ تاب نہ لاسکا وہ کچہہ خراب سا میوہ کہانے لگین متعجب ہوکر برہمن نے ازراہ
ترحم ستو کہلا کر اونسے پوچہا کہ تم کسکی لڑکیان ہو اور یہان کیون آئی ہو باوجود
اِسقدر حُسن وجمال ایسا خراب میوہ کہانے کا کیا سبب ہے اونمین سے ایک بولی
کہ میرا نام **ایراوتی** ہے میری نسبت شادی کی راجہ **بدیادہر** سے باپ نے کردی
ہے اور اوسکا نام جو مجہسے چہوٹی ہے **چندر ریکہا** ہے ہم دونون اہن ناگ
کی بیٹیان ہین خراب اشیاء کہانے کا سبب جیٹہ بدی دوادشی کو موضع **زلون**
واقع **پاپنور** پر بموقع یاترا **تکچہک** کے ہمارا باپ جسکے موے سر سے پانی ٹپکتا
ہوگا اور ہم اوسکے ساتہہ ہونگی) بتلادیگا۔ اسقدر کہکر وے غایب ہوگئین برہمن حیران

و پریشان اوس وقتکا منتظر رہا روز مقررہ پر وہان پہونچکر اوس جگہہ ایک ناگ کو
بمعہ دخترون کے دیکہا اون لڑکیون نے دور سے ہی اوسے دیکہہ کر باپ کو اشارہ
سے بتلایا کہ وہ برہمن یہہ آیا ہے ناگ نے اوسپر برہمن سے خیر و عافیت دریافت
کی برہمن نے اوسے کہا آپ کی سکیم الحالی کا سبب کیا ہے ناگ نے جواب دیا کہ تم کو اس
سے کیا حاصل اگر بتلاؤن تو میری مشکل کا حل کنندہ کون ہے برہمن نے کہا کہ
بتلانے مین کیا نقصان ہے - پہر اوسکے مبالغہ سے ناگ نے
کہا کہ سامنے درخت کے نیچے سر منڈا آدمی لمبی چوٹی والا جو بیٹہا ہے غلہ و میوہ جات کا
محافظ ہے تا وقتیکہ یہہ خود نئی چیز کو نہ کہائے ہم کچہہ نہین کہا سکتے اگر تم اسکو
کسیطرح نیا اناج کہلا سکتے ہو تو ہم تمہارے حکم کی تعمیل کرین گے برہمن نے اوس محافظ
کی نوکری کرکے ایک روز اوسکے معمولی کہانے مین نیا اناج ملا دیا اوسنے بیخبری سے
کہا لیا فوراً ناگ نے ژالہ باری کی اور بہت سا اناج سمیٹا اور برہمن کو اوسی چشمہ پہ
لیجا کر دل خاطر کی اور بعد وقت رخصت کہا کچہہ جو درکار ہو مانگ بجواب برہمن نے
چندرہ ریکہا کو مانگا ناگ نے اپنے وعدہ سے مجبور ہو کر معہ دولت و حشمت کے وہ لڑکی
اوسکو دی برہمن اوسکو اوڑا لے گیا اور نرپور (غالباً نرور) مین مدت تک رہا ایک روز چندرہ
ریکہا برہمنی نے کچہہ شالی دہوپ مین سوکنے کو ڈال رکہی تہی اوسپر ایک ٹٹو آپڑا چندرہ
ریکہا نے اپنے دست سیمین سے جو ہین اوس بابو کو ہانکا تو ہاتہہ اوسکا سنگ پاپڑ کا کام کر گیا
یعنے اوسکے بدن پر نشان طلائی ہو گیا یہہ خبر راجہ کو پہونچی سنتے ہی بیہ وانہ وار اوسکے
خاوند سے اوس شمع رو کا خواستگار ہوا برہمن نے چونکہ اوسکی درخواست کسیطرح
نہ مانی جابلکہ بہرہ سے باہر ہیونکا بادشاہان ظالم کی طرح جو غرور سروری سے فرض شہی کو بہول
کر مسکینون پر ظلم روا رکہتے ہین اوسکے گہر بہید یا دے دونون جورو خاوند مخفی طور بہاگ

کرناگ کے پاس گئی ناگ نے یہہ قصہ جانسوز سُنتے ہی آتش غضب سے سُرخ ہوا آسمان
سے انگاری برسائی اور تمام شہر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا بہت لوگ جان عزیز
لیکر کریوہ چکدر کو متصل بیج بہارہ کے ہے بچ گئے ہزارون جان بر نہو سکے اور
طعمہ نہنگ آتش ہوئے ناگ کی ہمشیرہ **رمنی ناگنی** بہی یہہ ماجرا سُنکر بکمال سنگدلی
پتھر لیکر آئی یہہ معلوم کرکے کہ کام ہو چکا ہے سنگہائے کلان کو وہین پہینکدیا
چنانچہ بیس کوس تک پتھر ہی پتھر ہو گئے اوس جگہہ کو **رمن نٹوی** اور کشمیری
زبان مین **رمب آرہ** کہتے ہین۔ بعد اوسکے یہہ ناگ **سشرم ناگ**
مین جا بسا داماد کو بہی ساتہہ لیگیا چنانچہ یہہ دونون سشرم ناگ یعنی خسر اور
جاماتر ناگ یعنی داماد کے نام سے **امرناتہہ** کے راستے مین ابتک ملتے ہین
پانی اون دونون کا دریائے **لمبودری** مین پڑتا ہے یہہ شہر جو جل گیا تہا نام
اوسکا **کنرپور** تہا مدت حکومت اس راجہ کی چالیس برس نو ماہ ہے اِسکے بعد
بیٹا اوسکا **سُندہ** جسکو ایک دائی بیج بہارہ مین لے گئی تہی سمت ۲۱۶۰ک مین فرمانروائے
کشمیر ساٹہہ ٦٠ برس تک عدل و انصاف سخاوت و شجاعت وغیرہ نیک کامون مین
گذار کر عشرت کدہ بقا کو گیا۔ اور بیٹا اوسکا **اوت پلاکہہ** سمت ۲۲۲۰ مین ساڑہے
تیس ۳۰ تک بعدل و بذل اور پہر اوسکا بیٹا **ہرنیاکہہ** سمت ۲۲۳۹ مین ۳۷ برس
۷ ماہ تک **ہرنیاکہہ پور** جسکو اب **رتل** کہتے ہین بنا کر اور پہر اوسکا بیٹا **ہرنیہ
کُل** سمت ۲۲۷۷ک مین ساٹہہ ٦٠ برس تک اور سمت ۲۲۳۷ک مین فرزند اوسکا
وسہ کُل ساٹہہ ٦٠ برس تک پہر اوسکا بیٹا **مہرہ کول** سمت ۲۳۹۷ک مین ستر برس
تک فرمان روا تہا اوسکے عہد مین ایک ترک بادشاہ کسی طرف سے حملہ آور ہوا تہا
اوسکو بڑی جوان مردی اور بہادری سے زک بر زک دیکر نکالا۔ پہر تو اوسکی ناک

بندہ گئے اسکی خونریزی نے یہان تک ترقی پکڑی کہ جسطرف اوسکا گذر ہوتا صدہا
درندے وبہایم بغرض خون آشامی کے اوسکے پیچھے ہو لیتے شاید ڈربلو صاحب
نے اسی ترک کو **ابوالغازی تاتاری** لکھا ہو مگر ڈربلو صاحب لکھتا ہے
کہ وہ کامیاب ہوکر وطن کو پھرا تہا اسبات اور سنہ کی اوس سے مطابقت
نہین ہوتی یہہ مہاراجہ ایک روز اپنی رانی کے لباس زرکار مین چہاپی نشان پائے
راجہ **سراندیب** دیکہکر آگ ہوگیا نقش طبیعت کا بدل گیا فوراً سراندیب
کی طرف لشکرکشی کی **لات** اور **چول** اور **کرناٹ** دیس کے راجاؤن کو مطیع
کرتا ہُوا تمام ممالک مین لوٹ کہسوٹ کر راجہ سراندیب کو مار کر بجاے اوسکے دوسرا
راجہ مقرر کرکے حکم دیا کہ آیندہ کو آفتاب کا نقش جو کشمیر کے مارتنڈ کا نشان ہے
پارچات پہ لگاتے رہنا ورنہ جائے ہستی سے مایوس ہوگا پھر معاودت کرکے **پنچال**
پر پہونچا تو ایک ہاتہی وہان سے پہسلکر لوٹ گیا اوس صدمہ سے چیخا یہہ چنگہاڑ اوس
تلخکام کی اوس ترشرو کو شیرین معلوم ہوئی برابر سو ہاتہی ایک دوسرے کے بعد وہان
دہکیلوا دیا چنانچہ تب سے نام اوس جگہہ کا **ہستی ونج** یعنے ہاتہی گرانے کی
جگہہ ہُوا۔ پہر کشمیر مین پہونچکر مقام **ہول لاڈر** مین شہر **مہرہ پور** آباد
کرکے **قندہار** کے کمینہ براہمنون کو جاگیرین بخشین اور پہر **چندرہ کل** کہدائی
ناگاہ ایک سنگ کلان بہاری آپ کے روبرو آکر اٹکا کسی تدبیر سے نہ اوٹہہ سکا
اوس سنگدل نے پوجا کے بعد خواب مین دیکہا کہ جب تک کوئی صاحب عصمت و پارسا
عورت اوسکو ہاتہہ نہ لگائے تب تک یہہ پتہر جنبش نہ کریگا اوسپر راجہ نے بہت
سی مستورات کو بُلا کر اوسے ہاتہہ لگوایا مگر کامیاب نہ ہوا نہایت برہم و درہم ہوکر
اوسکی عقل پر پتہر پڑے کہ عورتون کو بتہمت بدکاری اور مردون کو زناکاری

اور بچون کو حرامزدگی کی علت مین اس کثرت سے مروا ڈالا کہ نوبت مقتولون کی تین
کروڑ تک پہونچی پہر ایک کوزہ گرنی **چندر وتی** نام نے آکر کہا کہ اے راجہ تونے اتنے
خون ہاے بیگناہ اپنی گردن پر ناحق لئے لازم تہا اول اپنے گہر کی عورتونکا امتحان کرتا
یہہ کہکر اپنا ہاتہہ پتھر پر رکہکر اوسکو تہسے اوکہیڑ لیا بعد اوسکے آخرکار راجہ اپنے
گناہون کے دور کرنے کی غرض سے **ہون** کی آگ مین بجاے **آہوت** کے
خود بخود جلگیا اوسوقت غیب سے آواز آئی کہ تین کروڑ آدمیون کا قاتل مکت ہوا
اوسکے بعد بیٹا اوسکا **باک** سمت ۲۴۶۶ ک مین ۶۳ سال کے واسطے موجب آسایش
بندگان الہی ہوا گو لوگ اوسسے ڈرتے ہتے مگر اوسنے بڑی عقل و انصاف بذل و لطف
سے رعایا کو خوش کیا اور **مندر باک سوامی** مقام **بکہ شور** مین بنوا کر
ایک ندی **باک** نام کہدوا کر لایا اور شہر **لوچہنہ** آباد کیا ایک جوگنی نے راجہ کی قربانی
کرنیکو جگ کیا اور اوسکی ضیافت کی راجہ نیرنگی پیرزال و نیاروون سے بیخبر رہکر بارادت
و عقیدت قلبی معہ اوسکی حسن و جمال پر شیدا ہوکر معہ عزیز و اقارب وہان گیا اوس
ساحرہ نے جادو کے زور سے اون سب کا کام تمام کیا اور آپ غایب ہو گئی صرف
کہتی نند بیٹا راجہ کا جو بچ رہا تہا سمت ۲۵۳۲ ک مین مسند نشین ہوکر ۳۰ سال کی
حکومت کے بعد مرگیا اور
وسنند بیٹا اوسکا سمت ۲۵۶۳ ک مین حکومت طراز سلطنت ہوکر بڑی دانائی و
ہوشیاری سے باون سال ۲ ماہ کی حکومت کے بعد عدم کو سدہارا اور راجہ
نرجو بیٹا اوسکا تہا سمت ۲۶۱۲ ک مین ۶۰ برس تک اور پہر اوسکا بیٹا **اکہہ**
سمت ۲۶۷۲ ک مین ۶۰ سال تک راجہ کشمیر کا رہا اوسنے موضع **اکہہ پال** جسکو **اچہہ**
بل کہتے ہین بنایا پہر فرزند اوسکا راجہ **گوپادت** ساڑہے ساٹھہ برس تک

سمنت ٢٧٣ ک مین فرمانرواے کشمیر ہوا قرب وجوار کے تمام ممالک فتح کرکے رعایا کو اسقدر آرام دیا جسکا حد وحساب نہین موضع **کہلی** جسکو اب **کبل ناروواہ** اور **کہاگ** جسکو اب کہاگ اور **ماڈگرام** معروف بہ **ماہی گام سکندرپور** جسکو اب **گنڈر** بولتے ہین آباد کرکے بہت سے دیہات برہمنون کو جاگیر مین دیئے۔ پیاز کہانے والون کو بوجہہ داری مین برہمنون کو گو یہ کار مین نبایا اوسکے وقت مین جانورکشی کی بہت ممانعت ہتی اسسے پیچہے

گوکرن بیٹا اوسکا سمنت ٢٧٩ ک مین ستاون برس وننل ماہ کے واسطے زیب بخش مسند حکومت ہوا پہر اوسکا لڑکا **نرانذرآدت** ٢٦ سال ٣ ماہ تک سمنت ٢٨٥ ک مین پہر اوسکا بیٹا **اندہ جدہشٹر** ٢٦ برس ٥ ماہ تک سمنت ٢٨٦ ک مین فرمانرواے کشمیر ہوا اوسکی آنکہین بہت چہوٹی ہتین کچہہ عرصہ تک اوسنے بڑے ہی عدل وانصاف کے ساتہہ حکومت کی بعد اوسکے یکبارگی مزاج اوسکا بدل گیا سخت ظلم وستم کرنے لگا اس سے امیر ووزیر اوسکی خرابی کے درپے ہوئے اور نفاق باہمی بہی روز بروز بڑہنے لگا آخر تنگ آکر راجہ ہندوستان کو بہاگ گیا راستہ مین ایک راجہ نے پہچان کر مار ڈالا مدت حکومت اوسکی ٥٦ برس ٥ ماہ ہے یہان **راج ترنگنی** کا اول ترنگ ختم ہوا۔ اسکے بعد سمنت ٩٢٣ ک مین اعیان ملک نے راجہ **پرتا پادت** کو جو **بکرماجیت** کے عزیزون مین سے تہا منتخب کیا وہ ٣٢ سال کی رعایا پروری کے بعد مرگیا اور راجہ **جلوک** بیٹا اوسکا ٣٢ سال تک اور پہر لڑکا اوسکا **توبخین** سمنت ک مین ٣٦ برس تک راجہ بنا اسکی رانیکا نام **واگ پشا** تہا ان دونون نے ملک امید عالم کے چمن کو اپنے قطرات بخشش سے سرسبز کیا مند رہنگلی شور اور ہر اواس سند تو ترجیج بہارہ کے اوپر

اوپر کی طرف ہے بنایا اور شہر **کنک** آباد کیا بے شمار درخت جو اوسنے مرا ج میں لگائے اوسکی حسن نیت سے اون کی تمام شاخون مین شگوفہ کاری اور میوہ جات کی کثرت سے گرانباری ہوئی ایک دفعہ ماہ بہادون مین زراعت شالی پر بے موسم برف اسقدر گری کہ لوگونکے دل سرد ہو گئے اور قحط کی گرم بازاری ہوئی رعایا کا دل اس آتش بلا کے شعلہ افشان ہونے سے سوخت ہو گیا ہر طرف سے فریاد گریہ و زاری شروع ہوئی یہانتک کہ آدم خوری پر نوبت پہونچی راجہ بکمال فیاضی اطراف و نواحی سے غلہ خرید کر محتاجون کی پرورش اور غمخواری کرنے لگا جبکہ سب خزانہ کے صندوق بہوکہون کے معدے کی مانند اوسکی کثرت جود و کرم سے خالی ہو گئے اور باقی کچھہ نرہا تو راجہ نہایت گھبرایا آخر بوقت شب آبدیدہ ہوکر اپنی رانی واگ لُشٹا سے کہا کہ جہانبانی نہ واسطے خراج لینے تن پروری اور عیش و عشرت کے ہے بلکہ واسطے اوٹھانے بار رنج و پریشانی و تدارک تکالیف رعایا کے ہے مجھہی بسبب تہیدستی کے بہوکہون کے پیٹ کی آگ نہین بجھہ سکتی لہذا آبرو اسمین ہے کہ آج اپنے جسم خاکی کو آگ مین جلا دون تاکہ کُل کو آہ مظلومون سے میرا خاندان و مکان نہ جلجائے رانی نے گرمی محبت موؤت سے التماس کیا کہ مہاراج دلشکستہ اور نااُمید نہو اپنا اعتقاد درست رکھکر عاجزی سے آج شب کو باری تعالےٰ سے دست بدعا ہو آپ کی نیک نیتی سے بے شُبہہ - بے اثر ظاہر ہوگا چونکہ واگ لُشٹا زیور کرامت اور خوارق عادت سے آراستہ تہی صبح ہوتے ہی دعا کی پذیرائی ظاہر ہوئی خدا کی قدرت سے جسطرح موسےٰ کی قوم کے گہرون مین من و سلو پہونچا تہا اوسکی رعایا کے مکانون مین کبوتر بے جان فایز ہوئے اِس بخشش عام آلہی سے گروہ خلق کی تنگدستی دور ہوئی راجہ رعیت کے غم و تردد سے فارغ ہوا چونکہ فصل نزدیک

آئی ہتی بہت سا غلہ زمین سے پیداوار ہوا اوسکی برکت سے رزق کی فراخی اور ارزانی ظاہر ہوئی واگ ایشٹا نے رامو اور ریمو آباد کیا برہمنون کو بہت سی جاگیرین عطا فرمائین اوسکے بطن سے کوئی اولاد نہ ہتی آخر کو راجہ کے ساتہہ ستی ہو گئی جس مکان مین وہ جلے ہتی اوسکا نام واگ ایشٹا ٹوئی ہے اِسکے بعد ایک اور خاندان مین سے راجہ **بجی** سمت ۳۲۴۶ ک مین تخت نشین ہوکر ۸ برس تک فرمان روائے کشمیر رہا شہر **بیجبہارہ** اور مندر **بجبیشور** آباد کیا - اِسکی تخت نشینی کے ایک سال بعد راجہ بکرماجیت نے سموت اپنا بنایا -

پھر **راجہ جی اندر** سمت بکرمی مین **سندمتی** وزیر نیک تدبیر کے مشورہ سے راجہ بنا عدالت و انصاف سے نیکنامی حاصل کی چند عرصہ کے بعد حاسدون نے اسیر وزیر نیک تدبیر کی نسبت اتہام برپا کئے راجہ نے بدخواہ اندازون کے قول پر اعتبار کیا اور اوسے پایہ وزارت سے گرا کر خوار و ذلیل کیا اتفاقاً وضیع و شریف لوگ جو اوسکے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کی شکرگذار ہتی کہنے لگے کہ سندمتی اسملک کا راجہ بنے گا یہہ خبر پاکر وزیر مذکور کو نہایت درجہ کی سزا دی پابزنجیر کرکے قیدخانہ مین بہیجدیا وہان دس برس تک نہایت سختی مین رہا آخر الامر راجہ کو ایک عارضہ جانستان لاحق ہوا دلمین خیال کیا اگر سندمتی زندہ رہا تو بعد میرے ضرور بسبب رضامندی خلایق کے بادشاہی اسیکو ملیگی بدین نظر اوسکو قیدخانہ قالب عنصری سے رہا کرکے بر سر دار کہینچا اور خود بہی ۳۷ برس کی حکومت کے بعد عازم ملک بقا ہوا

راجہ سندیمان

چونکہ راجہ جی اندر کا کوئی قایمقام نہ تہا چند دنون تک کشمیر لاوارث پڑا رہا الیشان

وہ گورو وزیر مذکور کا جو **ایشبراری** واقع لب تالاب ڈلین جو اوسیکے نام سے
آباد ہے رہتا تہا یہہ خبر پاکر اوسکے جلانے کو آیا دار سے اوتار کر اوسکے بدن کو کیا
دیکہتا ہے کہ اوسکی پیشانی پر یہہ شلوک لکہا ہے۔ **شلوک**

यावज्जीवंदरिद्रत्वंदशवर्षाणिबन्धनम् ।
ارتہہ شूलस्यदृष्टेमरणंतुनाराज्यंभविष्यति ॥

جب تک وہ زندہ رہیگا تب تک دالدر یعنی مفلس رہیگا دس برس قید رہیگا پہر
دار پر مرجائیگا بعد اوسکے راجہ بنیگا" یہہ دیکہہ کر اوسنے سوچا کہ اس شلوک کے تین
فقرے جو پورے ہوئے ہین تو کیا عجب ہے کہ خدا کی قدرت سے چوتہا فقرہ بہی پورا ہو
بدین خیال اوس نعش کو بدستور دار پر رکہکر منتظر ملاحظہ قدرت آلہی کا رہا اتفاقاً
ایک شب کو دیکہا کہ پہلے تمام میدان نورانی ہوگیا اور پہر چند جوگنی عورتون نے لاش
کو نیچے اوتار کر قدرت قادری سے از سر نو زندہ کرکے اپنے ساتہہ مباشرت مین مشغول
کیا ایشان دیو یہہ تماشا دیکہہ متحیر ہوکر خوف زدہ ہو رہا تہا کہ صبح ہوتے ہی اون عورتون نے
چاہا کہ اوسے بدستور نعش بناکر چلے جاوین اتنے مین ایشان دیو ہاتہہ مین تلوار
لیکر وہان پہونچا اور غل کرنے لگا جس سے وہ عورتین بحیا و شرم وہان سے بہاگین
آسمان پر پہونچکر ایک نے اوس مین سے آواز دی کہ ایشان دیو اسکو خدا نے پہر جان
دی اسکا نام سندیمان رکہنا **آری** راجہ بہی کہلائیگا ازان بعد دونون آپس مین
بڑے تپاک اور محبت سے ملکر مشکور قدرت خدا ہوئے بعد بہت سی بحث کے سب نے
مان لیا کہ بلاشبہہ یہہ وہی وزیر سندمتی ہے اوسکے اطوار پسندیدہ کو یاد کرکے
بالاتفاق مسندنشین حکومت کشمیر کیا اوسکے عرصہ حکومت مین ملک علوی و سفلی
بلیات سے محفوظ رہا وہ خود ہر صبح کو ہزار منہہ ہزار شیو پتہر کے تیار کرتا اگر کسی سبب

بہی ہزار پوری نہوتی دوبارہ ثابت رکہنے کو ایک پتھر پہ ہزار شیوجی کی شکل کہنچکر
بعد عبادت کے رکہتی کہا تا چنانچہ اونمین سے ایک پتھر ابتک سیول گام پرگنہ کہاورہ
مین موجود ہے اور بُت سے مندرون کی روزمرّہ پرستش کرتا برہمنون کو جاگیرین
دیتا جہان پہ سردار کہینچا گیا تہا وہان مندر سندیشور اور دریشہ براری مین
ایشی شور نام مندر اپنے گورو کے نام پہ بنوایا اوسکا نشان ابتک موجود ہے
موضع ہتیبد مین تہبدا دیوی ظہرو مین بہیما دیوی کا مندر جو ابتک موجود ہے وغیرہ
بنائے ۴۷ برس کی حکومت کے بعد ترک دنیا کرکے بلباس فقیری کہین کو نکل گیا اوسکے
آخر زمانہ مین شہرہ ہوا کہ گو پادت جُدہشٹر کی اولاد مین سے راجہ قندہار
کے سایہ عنایت سے اوقات گذاری کرتا ہے اوسکے ایک لڑکا ہے میگواہن
نام اندنون پراگ جوتش نے اپنی لڑکی امرتہ پربہا نام کا سویمبر مقرر کیا اس
جشن شادی کا اشتہار دیا ہے اس تقریب سے باجازت پدر میگواہن بہی شریک
جلسہ مذکور ہوا چونکہ نسیم اقبال نے غنچہ مراد شگفتہ کرنا تہا امرتپربہا نے پہولونکا
ہار میگواہن کے زیب گلو کیا اوسنے فضل ایزدی سے غنچہ تمنا شگفتہ پایا یاوری بخت
بیدار سے دولت دنیا مال و منال اور عروس صاحب جمال ہاتہ لگی رنج دیرینہ
پایمال ہُئے خوشی خوشی بڑی کروفر سے قندہار مین آکر باپ سے ملا اس امر کے سُنتے
ہی امرائے کشمیر کو یہہ مثل یاد آئی کہ گُل جدیداً لذیذاً اپنے راجہ سندی مان سے روگردانی
کی اور راجہ میگواہن کے نام نامہ و پیغام اس مضمون سے ارسال کئے کہ تاج شاہی
حضور کے سر سے تصدق ہونے کے ارمان مین قالب تہی کرتا ہے تخت پابوسی کی
تمنا مین ہے چونکہ سندی مان اکثر اوقات عزیزہ کو خدا کی عبادت مین صرف
کرتا اور عروج دینوی کو موجب تنزل آخری جانتا تہا بدریافت اس کیفیت

کے ترک دنیا مناسب سمجھا ہرچند کہ تدارک اور انتظام ہر فتنہ و فساد کا کرسکتا تھا عروس خلافت کے آغوش سے کنارہ عافیت اختیار کیا پس ہر امیر و وزیر سے عذرخواہ ہوکر لباس گدائی جسم شاہی پر آراستہ فرمایا اور ماوتر کی طرف چشمہ **نندی کشیر** پر ایشور کے دہیان مین آسن جمایا یہان راج ترنگنی کا دوسرا ترنگ ختم ہوا پہلے ترنگ کے ۲۱ - راجگان نے ۱۰۲۴ سال اور دوسرے کے ۶ راجاؤن نے ۱۹۲ برس تک حکومت کشمیر کی

میگواہن

الحاصل راجہ میگواہن نے عروس خلافت کشمیر سے بغلگیری کی یہہ راجہ بڑا منصف رحمدل اور رحم ما تما تھا جانورکشی کو روا نہ رکھتا ہردم منادی کراتا کہ کوئی متنفس جانور نہ مارے مکان **میگھہ ون متۂ گام میگھہ مٹ** کی بنیاد یہی اوس نے ڈالی جو کہ پرگنہ **پہاک** مین ہین رانی امرتہ پربا نے بودہون کی خاطر **امرتہ بہون** وغیرہ مکانات کی بنیاد ڈالی چونکہ راجہ نے سُنا کہ ہندوستان مین جانورکشی بہت ہوتی ہے اسلئے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر تمام راجاؤن کو مطیع کرتا ہوا اور اونسے جانورکشی چھوڑاتا ہوا دریاے شور کے کنارہ تک پہونچا وہان معہ لشکر ہاتی گہوڑن کے سمندر پار ہوکر جزیرہ **سنگلدیپ** مین پہونچا وہان راجہ **وبہی شن** نے اوسکا استقبال کرکے بہت خاطر کی - (مخفی نرہے کہ جو راجہ **لنکا** مین ہوتا ہے شاستر والے غالباً اسکو وبہی شن کے خطاب سے مخاطب کرتے ہین جیسے کہ **روم** والون کو سلطان و **چین** کے شاہون کو خاقان کہتے ہین) اور راجہ لنکا نے حفاظت جانورن دل وجان سے قبول کرکے بڑ شما دولت و اسباب پیشکش کیا پھر راجہ وہان سے چند جھنڈے لیکر جو کہ عہد جی **سنگہ** تک نشان فتح مندی کے خیال سے

موجود رکہے ہوئے ہتے پہر بڑی شان وشوکت سے مراجعت کر آیا کسی روز ایک برہمن اپنا بیمار لڑکا لئے روتا ہوا راجہ کے دربار مین آکر دادخواہ ہوا کہ منجمان دقیقہ رس کہتے ہین کہ اس لخت جگر کی زندگانی بلا ادا سے رسم قربانی ناممکن ہے چونکہ اس زمانہ مین قتل ذبیحیات کا ممنوع ہے اِسکی زندگی کا بچاؤ کیونکر ہے تعجب ہے بجا سے حیوان مطلق کے حیوان ناطق کی جان جاوے اور ایک غریب برہمن کا خون حضور کی گردن پر زنگ لاوے راجہ نے اِس دل آزردگی کا کلام سُنکر اوس خستہ دل کی دلداری کو اور بیمار کی سلامتی کے واسطے دوسرے روز کا وعدہ کیا آدہی رات گذری ہوگی کہ راجہ نے اپنے دلمین ٹہانی کہ بلا سے جو کچہہ ہو اپنی جان قربان کیجے جوہین چاہا کہ خودکشی کرے ایک روحانی شکل ظاہر ہوئی راجہ کی تعریف کر کے اِس ارادہ سے روکا برہمن کے لڑکے نے ہتوڑی عرصہ مین شفاے کامل پائی یہہ راجہ ایسا خوش نیّت تہا کہ اُسکے زمانہ عدالت مین گیدر کی ہبکی سے شیرون کے ناخن گرتے ہتے اور بخوف بازپرس درندون کے دانت خونریزی سے کٹتے تہے ایکدفعہ رات کے وقت اوسنے اپنے محل پر سے آواز سُنی کہ چور چور رہیہ پکارا باندہ لو پانچ چہہ روز کے بعد جو سیر کو نکلا تو چند حسین عورتون نے دست بستہ عرض کی کہ وہی ناگنیان ہین رات کے وقت ہماری خاوند پہرے پر ہے ہتے زمینداروں نے چور کا ہو کہا کہ چور چور کر کر پکارا اوسپر حضور نے باندہ لینے کا حکم دیا وہی قدرت سے پہانسی مین گرفتار ہوگئے حضور نے جانورکشی موقوف کی ہے اور ہمکو اس بند مین ڈالا ازراہ ترحم اوسوقت راجہ نے کہا چہوڑدو چہوڑدو اور وہی بند سے چہوٹے یہہ راجہ سمت ۹۱ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا اور چونتیس سال کے بعد مسند عدم پر راحت دایمی کو سوگیا سنہ ۳۴ء

(سہرشٹ سین)

سمت ۱۲۵ بکرمی مین راجہ سہرشٹ سین جسکو پرورسین اور تونجین بہی کہتے سنہ ۶۸ء

تہی تیس برس تک زینت بخش خیام شاہی رہا مات چکر او ریہ پرور لیشور مہادیو
وغیرہ مندر بناکر اون کے مجاوردن اور پوجاریون کو ترگرت ولیش کو وقف کیا (ترگرت
دیش **نگرکوٹ** سے مراد ہے) اِسکے دو لڑکے تہے **ہرن** اور **تورمان** بعد
انتقال پدر راجہ ہرن تخت خلافت پر بیٹھا راجہ ہرن اور تورمان اوسکا وزیر بنا تہوڑی
عرصہ کے بعد تورمان نے اپنے نام کا سکہ جاری کیا بہائی کے اُس کہوٹے چلن سے
راجہ دل کوفتہ ہُوا اور غصہ کی آنچ مین تاو کہاکر اوسکو قیدخانہ مین بہیجا اوسکی
قید کو زمانہ دراز منقضی ہُوا تورمان کی رانی **انجنا** نام جو راجہ **اکیچہوا** کو **سورج**
بنسی نامور راجہ کے خاندان کی **وزندر** راجہ **رگہو بنسی** کی بیٹی تہی اوس سے
آثار حمل کے نمایان ہوئے جب وضع حمل کے دن نزدیک آئے شرم وحیاسے پوشیدہ
بیٹا جنا ایک کمہار کی جورو نے کمال عزت سے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور لڑکی کی
مانے اوسکو پرورسین کا پوتا ظاہر کیا اِسلیئے اوسکا نام پرورسین رکہا گیا جب وہ
کہیلنے کودنے کے لایق ہُوا تو قدیم عالیخاندان کے لڑکون سے مصاحبت کرتا اور کمہار کے
لڑکون کو سزا اور ہم نشینی کے نہ جانتا جب دانشمندون کے لڑکون سے کہیلنے مین
شامل ہوتا بجاے لہو ولعب کے احکام شاہی جاری کرتا سب ہمعصر لڑکے اپنے حلقہ
ہر ساعت اوسکی اطاعت مین مستعد رہتے اتفاقاً ایک روز اوسکا خالو جی **اندر**
نامی اونکے کہیلنے کی جگہہ مین آیا اوسکا اونچا مرتبہ دیکہہ کر لڑکون کا جی چہوٹا ہوگیا ایسا
رعب سمایا کہ کہیل کا رنگ بگڑ گیا لیکن پرورسین نے کمال بے پروائی اور استقلال سے
نیم نگاہ بہی نہ کی جی اندر کی تیوڑ سے پلک تک بہی نہ جہپکی جی اندر تہوڑی دیر تک وہان
ٹہرا بزرگی کی علامتین اوس خورد سال کی پیشانی مین دیکہہ کر پیشینگی کی کہ ہونہار بروے
کے چکنے چکنے پات خد وخال چال ڈہال سے معلوم ہوتا ہے شاید میرا بہانجا ہے اِس خیال

کچھہ آکا پیچہانہ کیا اوسکے پیچھے ہولیا جب دروازہ سے مکان مین ونیز آیا اپنی بہن کو
پہچانا دونون نے باہمدگر اُٹھہ اُٹھہ آنسو رُوئے - پرورسین نے یہہ کیفیت کمہارن سے پوچھی
روئیداد دریافت کی باپ کے قید ہونے سے نہایت تنگ ہوا غیرت نے جوش کہایا
پہلوانی اور ورزش سیکہنے لگا راجہ ہرن نے جب اُس واقعہ سے خبر پائی تورمان کو
خلاص کیا مگر تورمان اوسی زمانہ مین قید ہستی سے بہی چہوٹا پرورسین ہندوستانی
جاترا و نکو نکلا اونہین ایام مین ہرن بہی تین ٣ برس کی حکومت کے بعد مر گیا چونکہ کوئی
وارث تاج موجود نہ تہا ملک بے سر ہو گیا اسپر رئیسان کشمیر نے راجہ بکرماجیت والی
اوجین کی حضور مین عرض کی - اوس زمانہ مین ایک برہمن کشمیر کا **ماترگپت** نام
علوم عقلی و نقلی معاش و معاد سے بخوبی واقف شہرہ قدردانی راجہ بکرماجیت
کا سُنکر حاضر دربار راجہ موصوف تہا تمام اوصاف حسنہ و افعال پسندیدہ اوسکے
ذات مین موجود تہے ایک دنکا ذکر ہے کہ موسم زمستان مین جب آدہی رات گذری راجہ
بیدار ہُوا اور دیکہتا ہے کہ تمام شمع بجھی ہین اندہیرا ہو رہا ہے نوکرون کو آواز دی کہ
شمعی روشن کرو اتفاقاً سب بیہوش سوتے تہے ماترگپت آواز پاتی ہے مثل صدا ے
گنبذ کی آیا اور تمام شمعون کو روشن کر چکا تو راجہ نے پوچھا کہ رات کتنی باقی ہے
ماترگپت نے کہا ڈیرہ پہر - پہر راجہ نے پوچہا کہ تجہکو کیونکر معلوم ہُوا اوسنے بڑی
فصاحت و بلاغت سے ایک شلوک ذیل فی البدیہہ عرض کیا **شلوک**

शीतेनोद्धूषितस्य माषशिमिवच्चिन्तार्णवे मज्जतः ।
शान्ताग्निं स्फुटिताधरस्य धमतः क्षुत्क्षामकण्ठस्य मे ॥
निद्रा क्वाप्यवमानितेव दयिता सन्त्यज्य दूरं गता ।
सत्पात्रप्रतिपादितेव वसुधा न क्षीयते शर्वरी ॥ १ ॥

معنے ”مین سردی سے ماش کی پہلی کے موافق سمٹا ہوا ہون - فکر کے بحر مین ڈوبا

ہوا اچہی ہوئی اگ پہونکتے ہوئے میری لب بیٹہی ہوئی ہین گلا میرا لگ گیا ہے ایسے
شخص (یعنے مجہکو) نیند بہت دور چہوڑکر چلی گئی ہے جسطرح سے کہ کوئی عورت جسکی بیعزتی
ہوئی ہو چلی جاتی ہے۔ جیسکہ زمین جو اچہے آدمی کو دیجاوے اور کم نہین ہوتی
اوسیطرح میری رات نہین گہٹتی"۔ راجہ اوسکا یہہ شلوک سُنکر بہت خوش ہوا اوسکے
کنایہ سے زمین کا حسن طلب معلوم ہوا سوچا کہ کشمیر مین کوئی حاکم نہین ہے اگر ایسا دانا
اور نیک آدمی وہانکا حاکم بنایا جاوے تو نہایت مناسب ہو پس اوسیوقت کشمیر کو قاصد
بہیجا کہ ماترگپت فرمان اور سند حکومت لیکر یہان سے روانہ ہوتا ہے ہر شخص کو لازم ہے
کہ بہرحال اوسکے امرونہی کے بجا لانے مین بدل سرگرم اور مستعد رہے علے الصباح
ماترگپت کو بلایا وہ غمگین حاضر ہوا راجہ نے ایک فرمان سربمہر دیکر فرمایا کہ کشمیر
کو روانہ ہو لاچار بہ تعمیل حکم بے توشہ و زادراہ بحال غریب روانہ ہوا اور دلمین کہتا
گیا کہ افسوس ایسی بارگاہ عظیم سے بہی مین مایوس اور محروم رہا بلکہ راجہ کی خدمت
سے بہی علیحدہ ہوگیا۔ جسوقت ماترگپت بادل غمگین کرمہہ ورت کے نزدیک
پہونچا تو اپنے پارچات دہوئے اور سُنا کہ کشمیر کے امیر ہیرپور مین ٹہرے ہین جب
ہیرپور مین آیا حکمنامہ ارکان دولت کے ہاتہہ مین دیا اونہون نے اوسیوقت
سمت ۱۸۵ب مین خلعت پہناکر تخت سلطنت پر بیٹہلایا ماترگپت نے زہد و پرہیزگاری ۶۱۲
جانداروں کے مارنے کی ممانعت اور رعایا کی پرورش و پرداخت کی پہلے دن ہی
خزانہ عامرہ سے زر بسیار امرا اور اہالی کشمیر کو عنایت فرمایا اور اپنے تمام رشتہ
دارون و آشناؤن کو بڑے بڑے منصبون پر بیٹہلایا اور بہت سے تحائف و
نفائس کشمیر جہکر کے راجہ بکرماجیت کی خدمت مین روانہ کئے اور چار سال ۹ ماہ
تک راج کیا۔ جسوقت پرورسین نے سنہ مین راجہ ہرن کا مرنا اور کشمیر مین ماترگپت

کا حال سُنا ہوش و حواس کہو گئے اسی فکر مین ایک پربت پر **اشویاد** نامی درویش
کامل کی خدمت مین پہونچا اوسنے اپنی صفائی اور روشن ضمیری سے بہ ورسین کو مژدہ
جہانداری سُنایا اوسکے بعد ایک سال تک عبادت کرتا رہا اور دوبارہ اشویاد
سے فتح مندی کا مژدہ سُنکر تہوڑے عرصہ کے بعد کچہہ امیر و وزیر کشمیر کے اوس
نیک تدبیر سے ملگئے اور کشمیر پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی اُس عالی حوصلہ نے
سوچا کہ ماترگپت کا مرتبہ مجہسے چہوٹا ہے اوس سے مقابلہ کرنا پست ہمتی کا شیوہ ہے
مردانگی کا یہہ بلند ارادہ ہے کہ اوسکی پشت پناہ و معاون راجہ بکرماجیت سے
جو بڑا ہے مقابلہ کرون اور اپنی شجاعت سے اوسے چہوٹا بناؤن پس ولایت **مالوہ**
پر لشکر کشی کی اور مُلک **ترگرت یعنی نگرکوٹ** بعد جنگ آزمائی کے فتح کرکے
آگے قدم بڑہایا اثناء راہ مین سُنا کہ راجہ بکرماجیت نے خلوت خانہ عدم کی راہ لی
چونکہ دشمن **عظیم الشان** نہ رہا آگے جانیکا ارادہ فسخ کیا بعد اوسکے خبر پائی کہ ماترگپت
نے بکرماجیت کی وفات کی خبر سُنکر تاج و تخت چہوڑ دیا اور بارادہ کاشی نواس
سی راہ سے آتا ہے لہذا اِس گمان سے کہ مبادا میری اقتدار کی شُہرت سُنکر
وزیرون نے اوسکو لڑائی کے واسطے برہم کیا ہو تہوڑے آدمیون کے ساتہہ ماترگپت
کے پاس گیا اور تعظیم و تکریم کی بعد ترک سلطنت کا سبب پوچھا ماترگپت نے کہا
کہ راجہ کے مرنے سے مجہے اسقدر عبرت ہوئی کہ سلطنت سے نفرت ہوئی اب قبای شہریاری
تیرے تن پر زیبا ہو راجہ بکرماجیت کا بخشا ہوا مُلک برہمن سے واپس لینا اپنے
حوصلہ سے دور جانا اور بلند ہمتی سے کشمیر کی حکومت پہر اوسکو سپرد کرنا چاہا
ماترگپت نے متبسم کرکے بکمال استغنا کہا کہ راجہ بکرماجیت نے مجہہ سے نالایق کو اسقدر
انعام فرمایا اب خواہش نفسانی سے اوسکے حقوق کیونکر بہلا دون اگر تجہہ سے

سلطنت قبول کرون راجہ کی بخشش عظیم تا چہپا نا ظاہر ہے کیونکہ اوسکی بخشش دوسرے کی سخاوت سے مشابہ ہو جاویگی اوسکی فضیلت کچھہ نرہیگی پرورسین نے ہرچند اس امر مین اصرار کیا لیکن ماترگپت نے حکومت پر رغبت نہ کی اور **کاشی** جی مین عبادت خدا کرنے لگا راجہ پرورسین اپنی سخاوت سے دس برس تک تا وقتیکہ وہ زندہ تہا کشمیر کا تمام خراج اوسکے واسطے کاشی مین بہیجتا رہا لیکن ماترگپت کمال بے پروائی سے محتاجون کو دیدیتا اور آپ گدائی سے روزی بہم پہونچا کر گذارہ کرتا **ترناشک** والے نے لکہا ہے کہ بکرم آٹھہ ہوئے ہین ایک بڑا بکرم سنہ ۵۰۰ اور سنہ ۶ کے درمیان مین ہوا جسنے **ماترگفت** کو کشمیر بہیجا اور پرورسین نے اوسکے بیٹے **شیلادت** سے سنگہاسن ۳۲ پتلیون والا چہین کر کشمیر مین پہونچایا۔ دوسرا **چندرگپت** بکرم اسکو وہ **سموت** والا لکہتا ہے اور تصدیق کرتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تہا مگر یہ بات غلط ہے بکرم سموت والا وہی ہے جسنے ماترگپت کو کشمیر بہیجا تہا۔ اور یہہ بہی غلط ہے کہ وہ سنہ ۵ و سنہ ۶ مین ہوا بلکہ وہ سنہ عیسوی کے آغاز مین جسوقت ماترگپت نے اوسکو بہیجا اوسوقت سنہ ۱۲۸ء تہا اور سمت ۱۸۵ بکرمی تہا بکرماجیت کا سموت سنہ عیسوی سے ۵۷ سال ہی پہلے چلا ہے گو اوسکی عمر کا پورا تخمینہ معلوم نہین ہوتا مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ سنہ عیسوی کے شروع مین وہ زندہ تہا اور ماترگپت کے بہیجنے کے بعد چار سال کے وہ مرگیا۔ بلکہ اوس سے **منو** کی یہہ بات بہی تصدیق ہوتی ہے کہ کلجگ مین عمر انسان ۱۰۰ سال دواپر مین ۲۰۰ برس ودترتیا مین ۳۰۰ برس کی وست جگ مین ۱۰۰۰ برس کی ہتی کیا عجب ہے کہ بسبب اوسکے نیک اعمالون ست جگی کے اوسکی عمر ۱۰۰ برس سے کچھہ کم زیادہ ہو جوکہ راج ترنگنی کے حساب سے ہوتی ہے۔

بکرم لکھتا ہے کیونکہ بکرم پورہرنہ تھا جیساکہ ترناسک والا معلوم ہوتا ہے دوسرے وہ خود
لکھتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تھا پس اگر خطاب تھا تو ضرور بکرما دوسرا ہی تھا جسکے
نام کو اوسنے فخریہ اپنا خطاب بنایا - ۴۳۵۶ مین **بکرماوت** خلف **رناوت**
کشمیر کا راجہ ہوا ہے اوسنے سموت نہین چلایا -

راجہ پرورسین

القصہ پرورسین دریاے شور زنک بڑے زور وشور سے سب بادشاہون پر غالب آیا
شیلادت بکرماوت کا بیٹا جسے **پرتاب شیل** بہی کہتے تہے دشمنون سے مغلوب
ہوکر آوارہ وطن ہو رہا تہا پرورسین کی دستگیری سے دوبارہ تخت پر بیٹہا اور تخت
سنگہاسن جسے پرورسین کے بزرگون سے دشمنون نے چہین لیا تہا اور بکرماجیت
کے پاس پہونچا تہا پہیر لیا بعد چند سے پرتاب شیل نے رو گردانی کی اور فوراً مونہہ کی
کہائی دوسری مرتبہ بہی ناسپاسی کی راہ مین قدم رکہا اور مکافات سے ہوکر کہائی اسی
طرح سات مرتبہ اوسنے سر اوٹہایا مگر راجہ پرورسین نے ہر مرتبہ نظر لطف وعنایت
سے زیر کرکے سرفراز کیا اور ملک واپس دیا اور ساتوین مرتبہ مجبور حکومت سے
خارج کرکے قید کیا اور اپنی محفل مین طاوس . (سنگہاسن) کے ساتہہ پہونچوایا اس مقام پر
راجہ کی ساز عالی ہمتی نے یہہ آہنگ کیا کہ اوس بدخیال کو دایرہ حبس سے رہا فرمایا اور
بہت سی دولت ومال دیکر از سر نو تخت وتاج واپس دیا پرورسین اسیطرح تمام ملکون
کو برباد اور نیک راجاؤن کو امداد ویتار ناجہان اوسنے تسلط کیا وہان کا راج وہین کے
رئیس کو واپس دیا اور اسیطرح تمام ہندوستان پنجاب مالوہ وغیرہ کو فتح کرکے اوسکے
دلمین ارادہ ہوا کہ کشمیر مین اپنے نام سے ایک شہر آباد کرے اسی خیال مین ایک دفعہ
رات کو تنہا پہرتے ہوے کنارہ بہت پر جہان مردہ جلاے جاتے تہے . ایک ویتال

یعنے جن قوی ہیکل دراز قد کو دیکہا اوسکے چشمہاے آتشی سے گویا گرمی راجہ کے بدن تک پہونچتی تہی اور پہاڑ پر بہی بجلی کوندتی ہوئی نظر آتی اوسنے راجہ کو اپنے روبرو بلاکر کہا کہ اے راجہ مینے صرف اپنا درشن راجہ بکرماوت اور **سدرک** کو (جسکا ذکر برہتہ کہتا مین ہے) دیا ہے اب تجہکو دکہلائی دیا ہون تم تینون نے میری دیکہنے مین مردانگی ظاہر کی تجہسے بہت رضامند ہوا جو چاہے مانگ ادرجو خواہش آبادی شہر کی تیرے دلمین ہے اسوقت جا کل جہان چونیکا (ڈاک) خط دیکہے گا وہین اپنے شہر کی بنیاد ڈالنا صبح ہوتے ہی راجہ شمال کی جانب گیا تو نشان پایا اوسکے مطابق کوہ **ماری پربت** کے دامن مین جسے **پردمن پیٹہہ** کہتے ہین ایک اتنا بڑا شہر آباد کیا جس مین ۳۶ لاکہہ گہر آباد تہے جنوب مین اسکے **دریای دتستا** بہتا تہا شمال مین ماری بہہ رہی ہے اوسکے عربی پل کا نام **ناوہ پور** رکہا وہ اب تک اوسی نام سے مشہور ہے اوسکے وزیر **سورک** نے (جسنے سراندیب فتح کیا تہا) اپنے نام پر **سورہ بہون** پرگنہ **پہاک** مین جسے اب **سوورہ** کہتے ہین بنایا راجہ کے خالو جی **اندر** نے مقام **سوکرم** جسکو اب ہارون کہتے ہین شہر کے شمال آبادی کے نزدیک بنایا تہا

سنہ ۱۳۲ ع راجہ سمت ۱۸۹ بکرمی مین تخت کشمیر پر بیٹہا اور ساٹہہ برس کی حکومت کے بعد فتوحات ملک عدم کی غرض سے نہضت فرماے ملک بقا ہوا

راجہ جُدہشٹر

سنہ ۱۹۲ ع اوسکے بعد بیٹیا اوسکا راجہ جُدہشٹر جو رانی **رتنہ پربہا** کے بطن سے پیدا ہوا تہا سمت ۲۴۹ بکرمی مین زیب بخش تخت خلافت ہوا اُسکے وزیرون امیرون نے بہت سی گانو اور مندر بنائے ۳۹ سال ۳ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ نے عدم کی راہ لی

۲۳۱ ع **نر اندر آوت** - پہر اندر آوت اوسکا لڑکا سمت ۲۸۸ بکرمی مین اوسکا جانشین ہوکر

۳۰ برس کی حکومت کے بعد مرگیا اوسنے ایک محکمہ اسناد کا خاص جاری کیا تہا

رنادت

سنہ ۴۲۳ء سمت ۳ ب مین اوسکا چہوٹا بہائی رنادت جسکو توبجنین بہی کہتے تہے عروس سلطنت سے ہم آغوش ہوا کہتے ہین اسکے سپر ایک نشان سعد مثل ناقوس کی تہا اسکی رانی رنبہا بڑی نیک خصلت اور خوش نیت تہی یہہ رانی راجہ رت سین والی جولی کی شہزادی تہی جو اسکو سمندر کی لہرون مین سے دستیاب ہوئی تہی جگ سویمبر مین اوسنے راجہ رنادت کو قبول کیا تہا راجہ ترنگنی مین لکہا ہے کہ پچہلے جنم مین یہہ راجہ بڑا قمار باز تہا۔ تمام مال و اسباب ہار کر فقیر بن گیا تہا تو کوہ بندہیاچل مین اوسنے بہت ریاضت اور عبادت کر کے دیوی کا طالب ہوا تہا اوسپر دیوی نے بلباس دختر راجہ رت سین کے گہر دریا کی لہرونمین سے آکر سویمبر مین اوس سے شادی کی اس راجہ نے ماری پربت پر ایک مندر ایک شفاخانہ شہر مین مریضون کے علاج معالجہ کو بنوایا تہا اسیطرح تین سو برس تک انصاف و عدل سے رعایا پروری کرکے آخر الامر معہ رانی موصوفہ کے ایک غار مین چلا گیا جہان سے اوسکا پتہ نہ لگا۔ اگر معترض اسکے عہد حکومت مین صدیونکا اعتبار نہ کرین تو ممکن ہے کہ اس قدر عرصہ تک اوسکی اولاد مین حکومت رہی ہو جسکو اوسیکے نام سے منسوب کیا گیا ہے اسکے عہد مین لشکر نوشیروان ہندوستان مین آیا۔

(بکرمادت)

سنہ ۵۴۴ء پہر سنہ ب مین بکرمادت خلف اوسکا مسند حکومت پر جلوہ بخش ہوا اور ۴۲ برس تک خلقت کو اپنے عدل و داد سے خوش رکہا۔

(بالادت)

یہہ شخص سنہ ۶۴۳ بکرمی مین باپ کا جانشین ہُوا اور تخت پر بیٹھتے ہی دریای محیط کے کنارہ تک کے بلاد کو اپنے قبضہ مین لایا حدود بنگالہ مین کشمیریون کے رہنے کو شہر **کالپی** آباد کیا اِسکے ارکان دولت **کہشک - شترگہن - مالوہ** نے بہی دیوارین مندر اور محلہ آباد کئے **اننگ لیکہا** نام راجہ کی لڑکی جو نہایت حسین وخوبصورت سرتاج مہ جبینان جہان تہی ایک روز باپ کے پاس بیٹہی تہی کہ ایک جوتشی وارد ہُوا وہ اپنے علم نجوم کے کمالات سے خط تقدیر کا مضمون بتلاتا تہا اوس لڑکی کی شکل دیکہتے ہی راجہ سے بولا کہ یہہ لڑکی تیری سلطنت اور سلسلہ حکومت خاندان **گونند** کا خاتمہ ہے سررشتہ فرمانروائی اِسکے خاوند کے ہاتہہ مین آویگا راجہ نے یہہ بات سُنتے ہی قضا کا مقابلہ کرنے کو اِس خیال سے کہ پست ہمت آدمی بلند حوصلہ نہین ہو سکتا **درلب درون** نامی ایک آدمی سے جو داروغہ اصطبل کا بیٹا تہا اور وہ اوسکی **کارکوٹ ناگ** کے خاندان مین سے تہی اوس پری چہرہ کو بیاہ دیا وہ شخص اپنی خوشخو سے نیک چلنی اور شگفتہ روئی سے مرجع خلایق ہوتا چلا کچہہ عرصہ کے بعد راجہ نے چند دیہات بہی اوسکو دئے چونکہ ماباپ کے گہر لڑکیون کو پردہ حجاب کم ہوتا ہے **اننگ لیکہا** جوش جوانی مین آکر نوجوانون پر نگاہ دورانی اور خوشرو کمسنون پہ نظرین ڈالنے لگی اور وزیر **کنک** سے دربردہ لگاوٹ پیدا کی جہندری ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلا کے تاڑنے والے رفتہ رفتہ اوسکے تن بدن کے حال سے محرم ہوئے کنک وزیر نے اوسپر زرپاشی وفیاضی اختیار کی پردہ درون کو انعامات بخشنے لگا بقولیکہ ؎ زر برسر فولاد نہی نرم شود - مگر ایک روز درلب درون جو حرم سرا مین آیا دیکہتا ہے کہ آفتاب فتنہ وفسا روشن ہے یعنی وہ دونو عاشق

ومعشوق ہم بغل نیند مین سرشار پڑے ہین اس سانحہ ناموس سوز کے دیکھنے سے
اوسکی آنکہون مین اندہیرا چہا گیا ودو غضب ایوان دماغ تک سما گیا چاہا کہ اوس
تیرہ بخت کی شمع حیات کو صرصر غضب وعتاب سے گل کرے لیکن عقل دور اندیش
نے صبر کا نور دکہلایا اور اشتعال کم ہوا کہ جب انسان اپنے قریب اشیاء داخلی
پر کہ نفس اور بدن سے فایض نہین یعنی جب وہ تغیر کرتے ہین کچہہ تصرف نہین کرسکتا
تب اشیاء خارجی پر جو دور ہین مثل زن وفرزند کی کیونکر متصرف ہو سکتا ہے محقق
کے نزدیک محض وابستگی کا خیال ہے کہ یہہ چیز میری ملکیت مین ہے ورنہ بیگانی
عورتون کی بدکاری دیکہکر ہی غصہ ہوجاتا ہے پس اوسی پر غضب کرنا چاہیئے نہ کہ
دوسرے پر پہر ایسے خیالات کے بعد **درلب درون** نے **کہنگ** وزیرکے
دامن لباس پر یہہ مضمون لکہدیا کہ ہرچند تیری بدکاری مقتضا اس امر کی ہتی کہ تیرے
تن سے بارگردن بذریعہ شمشیر اوتار کر تجہے زیست کے بوجہہ سے سبکدوش کردن مگر نیک
نیتی وفراخ حوصلگی دور عالی ہمتی نے گوارا نہ کیا اس مصرعہ پر اکتفا کیا کہ ع در عفو لذتے
ہست کہ در انتقام نیست ؎ مگر اس چشم رحم سے بخشنے کا خیال مد نظر رہے کہ دیدہ ودانستہ
یتنے تجہے خون سے رہائی دی اور دبے پاؤن باہر لوٹ گیا جب وزیر مذکور بیدار ہوا اور مضمون
دامن پڑہا بخوف جان سر بگریبان ہوکر دلمین سوچنے لگا اس جان بخشی کے عوض میز
شرمندہ ہوکر اپنی بدکاری سے باز آیا اور درلب درون کی خیرخواہی مین ہمہ تن مصروف
ہوا **بالادت** ۳۵ برس کی حکومت کے بعد مرگیا اور سوائے دا ماد کے کوئی شخص وارث
تخت نرہا اسیکے عہد مین سنہ ہجری شروع ہوا اور تیسرا ترنگ راجہ ترنگنی کا بیان ختم ہوا

دُرلب درون

پہر حکومت کشمیر دوسرے خانوادہ مین منتقل ہوکر خاندان **کارکوٹ ناگ بنسی** مین

سنہ ۶۲۷ آئی اور ششت ب مین بہ پیروی **کہنگ** وزیر حکومت کشمیر راجہ **درلب ورون**
کے نامزد ہوئے اوسکے شہزادہ کا نام **ملہن** تہا یہ راجہ ۳۶ برس کے بعد مرگیا۔

دُرلبک

یہہ راجہ رانی **اننگ دیوی** سے پیدا ہوا اور بسبب متبنہ کرنے **بالادت** کے اوسکا دوسرا نام **پرتاپادت** بہی رکہا گیا اسکے وزیر کا نام **ہنومان** تہا اس راجہ نے اپنے نام پر شہر **پرتاپ پور** جسکو اب تاپر کہتے ہین آباد کیا ایک دفعہ اطراف عالم کے سوداگر اور کاریگر جمع ہوئے اور **لون** نامی ملک التجار علاقہ مالوہ کے رہنے والے نے ایک مندر بنوایا ایک دن راجہ نے مجلس آراستہ کی اوسمین ہر طرح کے فرش وفروش مکلف بچہوائے اور کہانے ایسے **نفیس** پُرمزہ پکوائے جنکی بوباس سے فرشتہ کا دل لوٹ پوٹ ہوا جاتا تہا اور کافوری شمعین عجب لو سے روشن کین جنکی نورافشانیون پر شمع رویون کا دل پگہلا جاتا تہا صبح ہوتے ہی سوداگر مذکور کا غنچہ طبیعت افسردہ نظر آیا اور سر مین اوسکے درد ہوگیا راجہ نے اوس سے اسبابت کا باعث دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ شمع کا دہوان سراسر دماغ مین ساری ہوا ہیجا تمام خشک ہوگیا راجہ یہہ بات سُنکر متعجب ہوا القصہ دوسرے دن لون سوداگر راجہ کو اپنے مکان مین لے گیا شرایط مہمانداری بجا لایا خاطرداری سے پیش آیا ایسی ایسی چیزین محفل مین آراستہ کین جنکے مشاہدہ سے مردم جہان بین کو حیرت ہوا اور بجاے شمع وچراغ کے روشنی کے لئے محفل مین جواہرات روشن کے ڈہیر لگا دئے راجہ اس عجایب کے سیر سے محو حیرت ہوا بڑی خوشی اور رضامندی سے تین روز مہمان رہا لون کے گہر مین ایک عورت تہی کاہش بدر غیرت ہلال **نرانند رپربہا** نام قضارا اوس غارت گر متاع صبر وشکیب کی جلوہ گری نے

راجہ کی آنکھون مین پری کا سایہ دکھلایا طرفۃ العین مین عجب سیر ہوئی آنکھون سے دوچار ہوتے ہی عقل وتمیز کا نشہ ہرن ہوا بار بار بوئی نافۂ تار تار زلف دماغ مین آئی اوس بت فرخار کے خار خار عشق نے بیقراری کے کانٹے دلمین چبھوئے تمنائے وصال خانہ دل مین سمائی مدت تک عشق کو چھپایا وحشت کو منبط فرمایا شرم دامنگیر ہوئی کہ راجاؤن کو اپنے محکوم کی عورت پر نظر کرنا زیبا نہین و لولہ طبیعت کو روکا الغرض اسبات کا چرچا ہوا رفتہ رفتہ اون کے کان مین یہہ خبر پہونچی یہہ وفادار حق ادا کرنے کی نیت سے راجہ کی حضور مین آیا یہہ چند کلمہ زبان پر لایا کہ ہرچند معیوب امور کا مرتکب ہونا عقلمندون کو سزاوار نہین لیکن جب تدبیر سے کام گذر جائے امر قبیح کو اختیار کرنا جایز ہے یہہ عشق وہ بدبلا ہے جسکی دوا بجز نوشدارو ی وصال نہین ہے اب ارشاد فرمائیے کہ معشوقہ مدعا حضور مین حاضر ہو ۔ راجہ نے اپنی پارسائی سے انکار کیا مگر علامات عشق چہرہ سے آشکارا تہی سوداگر نے دوبارہ عرض کیا کہ مصلحت اسمین ہی کہ **نرانددریرپا** حضور مین حاضر ہو اگر افشا ہ راز کا خیال ہے تو اوسکی تدبیر کیا محال ہے در پردہ اوسکو ناچنے والیونکا لباس پہناؤن مقام رقص مین حاضر لاؤن ناچ کے وقت نذر کرون اسوقت اوسکے اقبال کرنے مین انکار نہ کیجے اس نیک تدبیر مین کچھہ بدنامی نہین راجہ کو یہہ طرز پسند آیا راجہ نے اقرار پورا کر دکہلایا آخر نراندریرپا کے بطن سے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک **چندراپیڑ** جسکا دوسرا نام **بجراوت** تہا دوسرا **تاراپیڑ** جسکا دوسرا نام **اودیاوت** تیسرا **ملکتاپیڑ** جسکا دوسرا نام **للتادت** تہا۔ اس راجہ نے پچاس سال راج کیا اور معشوقہ اجل پر فدا ہو کر اوس سے وصال کیا ۔

چندراپیڑ

پہر سمت ۷۶۳ ب مین ۸ سال آٹھہ ماہ تک چندر آپیڈ تخت شہی پر بیٹھا یہہ راجہ بڑا لوانا سنہ ۷۰۶ع
نصفت شعار ہنر مند اور عادل تہا راجہ نے تربہون سوامی کا گہر بنانا شروع کیا تو اوس
مین ایک چمڑہ فروش کا مکان آیا تہا ملازمان سرکاری نے وہ مکان اوس سے بقیمت
مانگا اوسنے ندیا راجہ نے خود اوسکے مکان پر جاکر اوسکی منت وسماجت کی دوچند
سہ چند قیمت دی بعد اوسکے عدم کی راہ لی

تاراپیڈ

سمت ۷۷۲ ب مین راجہ تاراپیڈ تخت حکومت پر رونق بخش ہوا یہہ بڑا ظالم راجہ تہا سنہ ۷۱۵ع
اوسنے بیٹی کی شادی مین بجاے بخشنے انعامات کے بہت سے لوگون کی جان
اوسپر فدا کی اور چار سال کی حکومت کے بعد برہمنون نے اوسکو جادو کرکے مار ڈالا

مہاراجہ للتادت

سمت ۷۷۶ ب مین عنان سمند حکومت مہاراجہ للتادت کے ہاتہہ مین آئی اسنے تخت پر بیٹھتے ہی
تسخیر ملک کا عزم کیا ملکی انتظام نظم ونسق کرکے پنجاب اور قنوج فتح کیا راجہ **لشووام**
نے تنگ آکر اوس سے صلح کی اُسکا وزیر **متر شرما** صلح سے تنگ ہوا اسپر للتادت نے
اوسکو گرفتار کیا دریاے **کالکا** کے کنارہ تک تمام ملک شہر **کلنگ** اور
گوڑ دیس وغیرہ دریاے شرقی تک اپنے قبضہ مین لایا پہر بنگال و بہار کو تسخیر کیا
اور گوڑ دیس کو فتح کیا پہر دکن مین پہونچ تانک دیس پر قبضہ لایا اور رانی **رٹا** کے
بعض حدود وکوہ ہا پار رانی مذکورہ نے اسکا مردانہ مقابلہ کیا لیکن بڑی کارزار کے بعد مغلوب
ہوئی تو عفو تقصیرات چاہی اور ملک واپس حاصل کیا ممالک دکن کو فتح کرکے دریاے
کاویری پر جس سے دریاے شور کی مراد ہے پہونچکر اوسکی سپاہ نے شراب
تاڑ جیل پیا اوس سے تکان اوسکا دور ہوگیا وہان سے تمام جزائر ملحقہ کو قبضہ مین

لاکر ہفت **کنکن دیس مالوہ** پر قابو پاکر **گجرات** پر متصرف ہو **دوارکا**
مین آکر **اوجین** کو فتح کیا پھر **دہلی** و پنجاب کو قبضہ مین لاکر **کابل** مین پہنچ
جنگ عظیم کے بعد گھوڑے مال و اسباب لیکر **بخارا** مین پہونچا وہان کے حاکم
مومن نام نے تین دفعہ سخت مقابلہ کیا مگر آخرکار مغلوب ہوا بعد اوسکے **تبت**
سیبریا - وارد ترکستان - استری راج - ماوراء النہر
کاشغر - ختن و خطا کے تمام حکام کو زیر اور مطیع کرتا ہوا بہت سا
مال و اسباب گھوڑے و دولت بیشمار نفایس و تحایف گوناگون ہر ایک اطراف و
دیار لیکر کشمیر مین آیا یہان پہونچکر اپنے اہلکارون کو جاگیرین اور خلعت عطا فرمائے
بہت سے معابد و مناور کی بنیاد ڈالی اِس دلاور مہاراجہ نے بہت جگہہ اپنی عظمت
پر قایل ہونے کو اکثر عادتین ایسی ڈلوائین جو اب تک مروج ہین استری راج کے
باشندون کو عادت ہے کہ چلتے وقت پچھلی طرف ہاتھہ دبا زور کہنا - دکن والون کی
پوشاک مین پچھلی طرف ایک ٹکڑا کپڑے کا آویزان رہتا ہے اور ہر ایک ملک مین
مندر - سرائین - مسافرخانہ بنوائے کشمیر مین موضع **نسچت پور - درہت**
پور - پہلہ پور - پور نتچہہ - یعنی **پونچھہ** اور شہر **للتاپور** جو اب لتہ پور
کہتے ہین آباد کئے اور ترکستان مین ایک عالیشان مندر بنوایا للتاپور مین سورج کا مندر
تعمیر کراکر خراج قنوج کا اوسکے لئے وقف کیا **ہوکر** مین مندر **مکتہ سوامی** کو
مہادیو پر **مہادیو** سوامی بناکر پنجاب کو مراجعت فرما ہوتے ہوئے ایک کروڑ سکہ
اور معاودت کے وقت گیارہ کروڑ سکہ اوسپر چڑھایا شکراچارج پر بھی ایک مندر
بنوایا کر یوہ **چکدر** پر باوجود فراز کوہ کے پانی پہونچایا مندر **مٹن** کے گرد ایک سنگین
دیوار بنوائی **پرسپور** نام ایک اور شہر آباد کیا جو کہ اندر **کوٹ** کے سامنے دریا کے

کنارہ اب تک موجود ہے وہان ایک مندر پرہاس کیشو نام اور دوسرا مکتا کیشو
سونیکا مندر بنوایا موخر الذکر پر چوراسی ہزار تولہ سونا لگایا اور مقدم الذکر پر چوراسی
ہزار پل چاندی اور اسیقدر سیرن پیتل لگواکر اوسمین بودہ اوتار کی مورتی رکہوائی پل
چار تولہ کے برابر اور سیرن ڈیرہ پاؤ کو کہتے ہین - اوسکی رانی چکر مرد کانی چکرپور
نام قصبہ آباد کر کے اوسمین سات ہزار گہر آباد کئے یہہ راجہ جس مقام مین پہونچا وہان کے
ہنرمندون کو ساتھہ لایا وزیر چنکن جو اصل مین ساکن بخارا تہا راجہ کے بڑے کام آتا
تہا ایکدفعہ پنجاب کے اوس مقام پر پہونچا جہان پانچ دریا ملتے ہین بسبب طغیانی
آب و نہ ملنے کشتی کے بڑا اتنگ آیا اوسوقت وزیر چنکن نے جیب مین سے ایک لعل
نکالکر دریا مین ڈالا پانی پایاب ہوگیا راجہ بمعہ حشم و خدم کے پار اوتر گیا دوسرے
کنارہ پر پہونچکر وزیر موصوف نے دوسرا لعل دریا کی طرف دکہلایا اوسکی جذب سے
پہلا بہی نکل آیا راجہ نے وہ دونون لعل اوس سے لیکر بودہ کی مورتی جو مگدہ دیش
سے لایا تہا اوسکو عنایت فرمائے للتادت نے علاقہ موضع شیردرون سے
ایک مندر دبا ہوا نکالا اوسکے دروازہ پر لکہا تہا کہ اس مندر کو سری رامچندر
و لچہمن نے بنایا ہے ایکدفعہ جب راجہ تسخیر ولایات مین مصروف تہا ایک شخص
مقطوع الانف اوسکے حضور مین حاضر ہوکر گویا ہوا کہ اوسنے حضور کی تعریف اپنے
راجہ کے حضور مین (جوکہ شمالی ملک مالوہ کے سمندر کا راجہ ہے) کی تہی اوس نے ناراض
ہوکر اوسکے ناک اور کان کاٹ دئے اب حضور کی خدمت مین اسواسطے حاضر ہوا ہون
کہ چلکر اوس سے میرا انتقام لین اور مین آپکو نزدیک راستے سے لیجاتا ہون پندرہ
روز کے واسطے پانی اور خوراک و سامان مطلوبہ ہمراہ لے چلین کیونکہ راستے مین کچہہ نہین
ملتا اسپر راجہ نے پندرہ روزہ سامان اور پانی وغیرہ بہم پہونچا بمعہ لشکر ظفر پیکر اوس

ملک کی راہ لی جب چلتے چلتے پندرروز جنگلون مین گذرگئے اور پانی وغیرہ خرچ ہوگیا تو راجہ نے اوس وزیر مقطوع الانف سے پوچھا کہ اب وہ ملک کتنی دور ہے اوس نے جواب دیا کہ اب عدم کا راستہ آپ کے نزدیک ہے مینے یہہ تمام حکمت تیری ہاتہہ سے اپنے راجہ کے بچنے کو کی ہتی اب اس جنگل سے نکلنا محال ہے یہہ گفتگو اوس بدردکی سُنکر ہمراہیان راجہ سخت حیران ہوئے مگر راجہ نے بڑی شجاعت اور حوصلہ سے بارگاہ الٰہی مین بہ تضرع وزاری دعا مانگی جو کہ قبول ہوئی نیزہ کے زمین مین گاڑتے ہی اوس جگہہ سے پانی روان ہوا اون ندیون کو اب **کومتی واہنی** کہتے ہین۔ پہر راجہ نے اوس مکار سے کہا کہ دیکہا قدرت الٰہی آفرین ہے تیری اس نمک حلالی پر جو تونے اپنے مالک کے خاطر کی مگر افسوس تجہی کچہہ سود نہوا یہہ کہکر وہان سے کوچ کیا اوس ملک مین پہونچکر اوسکے راجہ کو مارا اور ملک فتح کیا کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ اس مہاراجہ نے ایسے ایسے بہت سے امورات کئے جنکو بسبب طوالت کے چھوڑدیا۔ راجگان گوڑ اور بنگالہ سے مہاراجہ کا اقرار تہا کہ وہ مارے نجاوین گے مگر آخیر مین کسی بات پر اون سے ناراض ہوکر اون کو جان سے مارڈالا جسپر اونکی سپاہ نے کشمیر مین پہونچکر مندر پر ہاس کیشو پر حملہ کیا اور مندر **رامچندر** کو توڑ ڈالا آخر فوج کشمیر نے اونکو زیر وزبر کردیا پھر راجہ نے دوبارہ سیر ممالک دیگر کے خیال سے کشمیر سے کوچ کیا اور شمالی ملک مین پہونچکر قاصدون کے ذریعہ وزرا کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ شمالی ملک مجہے وسیع ودلکش ہے ہرایک مقام کثرت آبادی سے معمور ہے چونکہ محبوب جدید کے روبرو پُرانی معجوزہ کی کچہہ قدر نہین خلق خدا ہلال کے روبرو مشتاق بدر نہین پس کشمیر کو لوٹ آنا اور ایک ہی جگہہ پر قیام کرنا مجہے پسند نہین چونکہ تم لوگ بہت دانا اور عقلمند ہو مین اسطرف بہت فتوحات کرونگا تمکو لازم ہے کہ ملک سے سیاست نہ اُٹہنے دو۔

کوہی گوجرون کا ہرگز اعتبار نہ کرو۔ یہہ لوگ بدمعاش اور غارت گر ہوش ہین کوئی
خیانت نہ کرنی پاوے۔ **کولیاپیڈ** اور **بجرادت** جو میرے دو بیٹے ہین جیچ
قابل سلطنت دیکھو راجہ بناؤ بڑے کی تعمیل حکم نہ کرنے سے چیند ان خوف نہین۔
چہوٹے سے ڈرتے رہنا۔ میرے پوتے **جیاپیڈ** کو میری زبانی کہنا کہ وہ میرے برابر
ہو وزراے کشمیر نے یہہ خبر سُنکر بُہت غم و الم کیا اور بڑے شہزادہ کو راجہ بنایا للتادت
نے ۳۶ برس ۳ ماہ تک راج کیا اور آخیر مین بعض کا قول ہے کہ بسبب درپیش آنے ایک
مشکل کے شرم سے آگ مین جلکر مرگیا اور بعض نے لکھا ہے کہ **آریانک دیش** مین
برف کے نیچے دب گیا اکثروں کا خیال ہے کہ بباعث نیک اعمالون کے بمعہ لشکر زندہ
ہے دیوتاؤن سے ملگیا۔ ژ

کولیاپیڈ

پہر سمت ۱۲۱ ب مین اوسکا بڑا بیٹا کولیاپیڈ تخت نشین ہُوا اگر اوسکے بہائی نے اوسکی ۲۵۶ ق م
پوری حکومت نہ ہونے دی اور وزرائی خوب دولت لوٹی مگر بعد چند کے کولیاپیڈ نے
اسباب کا انتظام بخوبی کرلیا پہر ایک وزیر نے اوسکی حکم عدولی کی چاہا کہ اوسے
قتل کرائے مگر خیال کیا کہ اِس معرکہ مین جب تک اوسکے رفقا کام نہ آئین گے فساد دور
ہوگا اور ایک شخص کی سزا کے واسطے بہت آدمیوں کا ہلاک کرنا گناہ عظیم ہے اِسلئے
مصلحت یہہ ہی کہ جہان فانی سے مونہہ موڑ کر چند روز فقیری کی لذت دیکھئے اور باقی
ایام ستار کو یادگار پروردگار مین کاٹیئے۔ یہہ دل مین ٹہان کر سلطنت سی بر خاست
ہو صبح کے وقت راج پاٹ چہوڑ کر جنگل **پولکہ بستر دون** مین فقیر ہوگیا اسکی
حکومت ایک سال ہی جب یہہ خبر وزیر **متر شرما** کو پہونچی تو نہایت شرمندہ اور خفا
پریاگ مین جہان دریا **سندہ** اور **وتستا** کا سنگم ہے معہ اپنی بی بی کے

ڈوب کر مرگیا

بجرادت

سنہ ۷۵۷ء سمت ۸۱۲ ب مین اوسکا بہائی **بجرادت** مسند آرا ئے حکومت ہُوا اسکو **لچهمی** اور **للتادت** ثانی بہی کہتے ہین یہہ شخص بڑا ظالم تیز مزاج اور شہوت پرست تہا اسکے محلات مین رانیان بکثرت ہتین **پرسپور** کے معابدون کا ساز و سامان جو اُسکے باپ نے سرانجام کیا تہا تمام لوٹ لیا اس سنگدل کی عادت ظالمانہ سے ہر فرد بشر نالان تہا یہہ بے رحم لوگون کو سخت عذاب سے مارتا تہا تمام بڑی رسوم نے اِسکی عہد مین رواج پایا آخر کو ۷ برس کی حکومت کے بعد عارضہ تپ دق سے آتشکدہ جہنم کو گرم روان ہُوا

پرہتواپیڈ

یہہ شخص باپ سے زیادہ تر جفا جو تہا چار سال کے بعد تخت سے بہائی کے ذریعہ سے معزول کیا گیا

سنگراماپیڈ

یہہ شخص سات روز جہانداری کے چنگلے پنجے مین رہا آخر شش جہت کے فتنہ و فساد سے لاچار ہُوا اور دو رنگی زمانہ سے یک و تنہا قرارگاہ اصلی کو چل بسا

جیاپیڈ

سنہ ۷۷۱ء پہر بجرادت کا چہوٹا بیٹا سمت ۸۳۳ ب مین جیاپیڈ نامی زینت بخش اورنگ شاہی ہوا اکثر گرد و پیش کے راجاؤن کو نامہ و پیغام سے اپنے مطیع کرکے بمعہ لشکر جرار و سپاہ بسیار جو تعداد مین اسّی ہزار تہے ہندوستان کی جانب کوچ کیا۔ اِسکے چلے جانے کے بعد اوسکے خسر بوج نے سرکشی کی راہ سے کشمیر پر قبضہ کرکے تین برس تک برابر حکومت کی جب اُس بلوہ کی خبر مشتہر ہوئی ہمراہی لشکر بیدل ہوئے مگر

راجہ نے بڑی عقل اور دوراندیشی سے لشکریون کی غمناکی کا سبب دریافت کرکے بہت سے راجاؤن کو ہمراہی سے رخصت وطن عنایت فرمائی اور خود بدولت تھوڑی فوج مکان متبرک **پریاگ** پر جا کر ایک لاکھ گھوڑا دان کیا ایک پتھر پر کھُدوا دیا کہ جو شخص ایک لاکھ گھوڑی خیرات دے وہ اِس نقشہ کو مٹا دے رات کو شہر **پوندردرو** واقعہ **گوڑدیش** مین (جہان کا راجہ جی اُتنت تہا) گیا شہر مین ہوتے ہوئے **کومار جی** کے مندر مین جا کر ایک پتھر پہ بیٹھ گیا اوسنے راجہ کی نورانی پیشانی سے سرنوشت جہانبانی صاف پڑھ لی پروانہ وار تصدق ہوکر بکمال عجز و نیاز اپنے عشرتکدہ مین لائے تمام دن لونڈیون کی مانند اوسکی خدمت مین مصروف رہی جبوقت عروس ماہ زیچہرہ شب مین جلوہ افروزی کی **کملا** عورت موصوف نے راجہ کی خدمت مین ناز معشوقانہ شروع کئے اور بوسہ و کنار کی آرزو مین ہمکنا رہوئی راجہ نے اپنی پارسائی سے کنارہ پکڑکے ہرچند اوس سے گرم جوشی کی مگر سردمہری دکھلائی مین بہی تجھے پسند کرتا ہون مگر چونکہ میرا حال بموجب شلوک ذیل کے ہے بالفعل مجبور رہون

شلوک

असमाप्तजिगीषस्यस्त्रीचिन्ताकामनस्विनः।
अनाक्रम्यजगत्सर्वंनोसन्ध्यांभजतेरविः॥२॥

معنی "وہ بہادر شخص جو اپنی خواہش پوری نہ کرچکا ہو عورت کی فکر اوسکو کہان اور جب تک آفتاب دورہ نہ کرلے تب تک شام کے پاس نہین جاتا"

یہہ سُنکر کملا نے چند روز ٹہرنے کی التجا کی راجہ نے میزبان نوازی کی راہ سے قبول فرمایا اور چند سے متوقف ہوا ایک روز راجہ حسب معمول عبادت کے واسطے دریا کی کنارہ گیا تہا جب واپس پہرا کملا کو نہایت حیران و پریشان پایا جب سبب پوچہا اوسنے جواب دیا کہ یہان سے قریب ایک خونی شیر نے اپنے پنجہ خونریز سے بہت مانین

ضایع کردین چونکہ اسوقت تیرے لوٹنے مین دیر ہوگئی اسلئی مجہہ تشنہ لب کی جان
ہونٹونپہ آگئی تہی جیا پیڈ یہہ سُنکر ومِ بخود ہوگیا کچہہ جواب نہ یا دوسرے روز ہر شام ہم
خون آشام کے سر پر پہونچا اور شیرانہ نعرہ مارا دہ کلہ درازہی آکر مقابل ہُوا راجہ نے
اپنی کُہنی اوسکے مُنہ مین دی دوسرے ہاتہہ سے باعانت خنجر پیٹ چاک کیا شیر وحشی
کا قصہ پاک کیا اور کملا کے مکان پر آیا مگر یہہ حال ظاہر نکیا دوسری روز شیر کے مارے
جانیکا شہر مین شہرہ ہُوا راجہ جی انت نے بعزم سیر گلگون سُبک سیر کو جولان کیا
اوسکے خادمون نے شیر کے مونہہ سی بازو بند نکالا جس مین جیا پیڈ کا نام منقوش
ہتا راجہ اس بازو بند کے ہاتہہ لگنے سے خوش ہُوا شہر مین منادی کردی کہ **کلیان**
دیوی نام راج کنیا جسکو مینی مثل بیٹون کی پرورش کرکے **کلٹ** کے نام سی مخاطب
کیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اوسکا بیاہ راجہ جیا پیڈ کے ساتہہ کرونگا - الحمد للہ کہ خدا نے
میری منصوبہ کو درست رکہا اور راجہ موصوف اس شہر مین آیا ہے اب یہہ تمنا ہے
کہ اوسکے ملاقات سے مسرور ہُون راجہ جیا پیڈ نے جب اِس نوید کو سُنا تو راجہ
جی انت سے ملاقات کی اور کلیان دیوی کے وصال سے دلشاد ہُوا گوڑ دیس کے
۵ شہر بڑی بہادری سے فتح کرکے جی انت کو دئے چند مدت کے بعد دیوشرما وزیر
معہ فوج کے جیا پیڈ کی حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج اب لازم ہے کہ اپنے
وطن کو تشریف لی چلین چنانچہ معہ کملا اور کلیان دیوی کے بجانب قنوج متوجہ ہُوا
وہان فتح حاصل کرکے معاودت فرمائی کشمیر ہُوا مقام **ہوکہ لتری** مین نج کو
جنگ مین شری دیو کے سنگ فلاخن سی سنگسار کرکے فتح پائی اسکے بعد عدالت سے
شبستان جہان کی تاریکی دور ہوگئی یہہ راجہ مدام عقلا و شاستری خوان پنڈتون
کی صحبت رکہتا ہنرمندون کی قدر راجون سے زیادہ کرتا تہی کہ یہی پنڈت لوگ امیر

امیر و وزیر و مصاحب ہتے یہہ قدردانی راجہ کی دیکہہ کر ہر ایک شخص کو پڑہنے کا حوصلہ ہوا
ہر ایک اپنے علم و فن مین صاحب کمال تہا چہا بہاش کے پڑہانے کو اور ملکون سے
پنڈت لوگ بلائے کلیان دیوی نے **کلیان پور** اور راجہ نے خود **ملہان پور**
اور چند راچہون کے ذریعہ سے جنکو راجہ نے لنکا کے راجہ ببہی شن سے بذریعہ
سنہر کے منگوایا تہا ایک عظیم الشان تالاب کو بہرواکر اوسپر جی پور نام ایک شہر
بنوایا اندرکوٹ اور بنرکوٹ وجی پور رود وار کا وغیرہ مقامات بنوائے چنانچہ
سنہ ۱۸۷۶ء مین ڈاکٹر بہولر صاحب نے چتر آتما کیشو کے نشانات بہی وہان سے برآمد سنہ ۱۹۳۳ اب
کرکے دریافت کئے پہر فوج جرار ہمراہ لیکر مشرق کی طرف تسخیر ملک کو گیا وہان پہونچکر مشرق
مین اوسنے ایک شہر وینہ دت پور نام آباد کرکے اپنا نام بہی وینہ دت رکہا شرق
مین ایک شہر کے حالات دریافت کرنے کو راجہ بہیم سین کے محل مین اکیلا ہی گہس
گیا وہان فوج کے خرپورہ **سدہ** نام نے پہچان کر اوسکو گرفتار کیا آخر کا جیاپیڈ
نے ایک بیماری کے حیلہ سے جسکا وہان کے لوگون کو بہت خوف تہا رہائی پائی ۔
ارمڈی راجہ نیپال نے بہ حکمت و فریب اوسکی فوج کو غرق دریائے شور کراکر اوسے
گرفتار کرلیا اور قلعہ واقعہ لب دریائے **کال گنڈ** کا مین قید کیا وہان راجہ بڑا اتنگ
آیا دیوشرما وزیر نے اسبات سے بہت مضطرب ہوکر بہ حکمت تمام راجہ نیپال کی خدمت
مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مجہے بڑی خوشی ہوئی جو راجہ جیاپیڈ کو آپنے قید کیا اب
مین حضور کا غلام اور خیرخواہ دلی ہون چاہتا ہون کہ کشمیر کی تمام دولت آپکے ہاتہ
لگے مگر وزراے کشمیر ہرگز نہ مانینگے اور جنگ کرنے مین معلوم کامیابی کسکو ہو اسلئے
چاہتا ہون کہ جیاپیڈ کے پاس جاکر دہوکے سے حکم لکہوالون اور تمام دولت بہ محنت آپ
کے قبضہ مین آوے ع بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند ۔ کا قول صادق آیا ۔ ارمڈی نے دیوشرما

کو قلعہ مین جانے کی اجازت دی اوسنے قلعہ مین پہونچکر جیا پیڈ سے کہا کہ فوج آپ کی دریا
کے پار منتظر ہے اگر آپ یہان سے کود کر دریا کے پار جا سکین تو خوب اوسنے جواب دیا کہ
کود تو سکتا ہون مگر تا وقتیکہ کوئی چیز تیرنے کے واسطے مہیا نہو دریا کے پار پہونچ نہین سکتا
اسپر وزیر نے اوسکو کہا کہ آپ ذرہ باہر تشریف لیجادین اور تہوڑی دیر کے بعد آکر
ملاحظہ فرماوین مین اکیلا بیٹھہ کر کچھہ تدبیر سوچتا ہون اسپر راجہ باہر جاکر بیٹھا اور ایک
ساعت کے بعد آکر دیکھا کہ وزیر نے اپنا جسم سوجا اوسمین درم لاکر اپنے تئین ہلاک کر
اوس نیک نیت جسم کو سناح کی مثل تیرنے کے لایق بنا رکھا ہے اور کپڑے کے دامن پہ
خون سے لکھہ رکھا ہے کہ مہاراج اس جسم درم آوردہ پہ سوار ہوکر دریا مین کود کر پار اوتر
جاوین وہان سپاہ کشمیر موجود ہے یہہ حال دیکھہ کر جیا پیڈ نے اول تو ایسے نیک
وفادار وزیر و رفیق کی دایمی مفارقت کا نہایت افسوس کیا اوسکی خیر اندیشی اور جان
نثاری پہ کلمات آفرین وتحسین کہی پھر اوسکے ذریعہ دریا پار جاکر فوج مین پہونچا اور ر
ارنڈی کے محلات کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اوسکو معہ اوسکی سپاہ کے قتل کر دیا
اور باوجود فتح ونصرت کے دیوشرما کی خاطر بڑا مغموم اور ملول رہا بعد اوسکے سمندر کر
ہر چہار طرف کی جزایر کو قبضہ مین لاکر کشمیر مین آیا اور ایک دفعہ خواب مین دیکھا کہ مہا
پدم ناگ خواب مین اوسی کہتا ہے کہ دراوردیس کا ایک بنگالی یہان آیا ہے اوسکا
ارادہ ہے کہ مجہی یہان سے لیجا کر کسیکے ہاتہہ فروخت کر ڈالے اگر اوسکے ہاتہہ سے تو مجھے
بچاوے تو تجھے کان طلا دکہلادون اسپر صبح ہوتے ہی راجہ نے اوس بنگالی سے جب دریافت
کیا تو خواب کو صحیح اور درست پایا اور حیران ہوکر اوس سے پوچھا کہ اگر یہہ ممکن ہے کہ اتنا بڑا
تالاب خشک ہو سکے تو میرے روبرو اوسکو خشک کر اسپر بنگالی مذکور تالاب پدم ناگ
کے کنارہ پہ منتر پڑہنے بیٹھہ گیا تالاب رفتہ رفتہ خشک ہوتا گیا صرف ایک جگہہ تہوڑا

سا پانی باقی رہا وہان ایک چھوٹے سے سانپ کے ساتھہ ہزارون اور بہی سانپ ہتے یہہ
دیکھتے ہی راجہ نے اوسکو کہا کہ اب اسکو پھر اصلی حالت پہ بدستور کردی اوس نے ویسا ہی کیا
اور ہزار ہا روپے انعام کے لیکر اپنے ارادہ سے باز آکر وطن کو چلا گیا راجہ ایفاء وعدہ
پدم ناگ کا منتظر تہا ایک روز پہر خواب مین دیکھا کہ پدم ناگ اوسی کہتا ہے ای راجہ چونکہ
تو نے میری پردہ دری کرکے سخت تکلیف پہونچائی اب کس بات کا کان طلا کا خواستگار رہے
کیا راجاؤن کا یہی دہرم ہے۔ خیر اب تیری خاطر سے بجائے طلا کے کان مس بتاتا ہون جو کہ
فلان مقام پر سے تجھکو ملے گی اِسکے بعد راجہ کی آنکہہ کہلی تو کردہ خود سے نادم ہوکر صبحکو کامراج
مین پہونچا اور کان مس دریافت کی اوس تانبے سے ایک کم ارب پیسہ کا سکہ دیا اور کہا
جو شخص پورا سو کرور پیسہ کی ضرب دی وہ میرے نام کو مٹا دے یہہ بات ظاہر ہے کہ
زمانہ کا رنگ ایک طور پر نہین رہتا ہردم نیا رنگ دکہلاتا ہے مصداق تحریر مین یہ تقریر ہے
کہ اس مرتبہ خیل خوردون نے خلوت خاص مین دخل پایا۔ خانہ برانداز ون نے ایسے راجہ
نیک سیرت کے دلمین اپنا نقش جمایا عرض کیا کہ ملکون کی فتح سے اور شہرون کے
تسخیر کرنے مین مال حاصل ہوتا ہے لیکن سفر کی سختیان جہیلنا اور وطن سے جدائی
اختیار کرنا اور لشکر کا ضرر اوٹہانا خلاف مصلحت ہے علاوہ برین دشمنون کے خوف
سے بہی امین ہونا چاہیئے خدا معلوم انجام کو فتح و شکست کسکے نصیب ہو بہتر یون ہے
کہ اسی سرزمین کے ساری آدمیون سے اخذ زر کیا جائے چندے کوشش اس امر مین درکار ہے
کہ گنج بے رنج سے خزانہ آرزو بہر جائے راجہ اِس مصلحت کی سُنتے ہی جور و بدعت پر متوجہ
ہوا تین برس تک ہمت و قید و قتل و ضبط جاگیرات اور عہد شکنی کرکے مال و دولت بندگان
خدا کا بہ جبر و تعدی غارت کرنے لگا اور حرص و طمع کے سبب سے محصول کشتکاری کا بزور لیتا
ایک دفعہ برہمن لوگ جاگیردار جلائے وطن کئے جاتے ہتے دریاے **چندربہاگا** مین

ننانوے آدمی غرق ہوکر عدم کے کنارہ لگے - اِس واردات سے راجہ بہت شرمندہ ہوا پہر مہاجون کی جاگیرات ضبط کرنیکا محتاج نرہا ایک مرتبہ چند برہمن دربانون کی گرم مزاجی سے دل سوختہ ہوکر راجہ سے مستغیث ہوئے کہ اگلے راجہ برہمنون کی بددعا سے ڈرتے تہے تجہے روز حساب کا کچہہ خیال نہین اب تیری ظلم و بدعت کی آگ بسبب لوگون کی عزت و آبرو خاک مین ملتی ہے برہمنون کی اس گرما گرمی سے راجہ کا شعلۂ غضب دہک اوٹہا اور کہا کہ اس گروہ سایل گدا صورت کو کس برتے پر تتا پانی دو دن کی جہنتی ہے یہہ وہی مثل ہے رہی جہونپڑی مین خواب دیکہے محلون کا اگر کچہہ دم داعیہ ہو تو اوٹہا نرکہین - ہم ہی دیکہین کہ اونکی بددعا مین کیسی قبولیت ہے راجہ کی اس گفتگو سے برہمنون کو اپنا پاس کلام آن پڑا آخر یہہ لوگ بددعا دینے لگے کہ اے خدا ے زمین و آسمان اس خودسر پر بلاے آسمانی نازل کر چنانچہ اِس بددعا سے اوسکی لات مین ایک مرض سے کیڑے پڑ گئے اور رمبزج کے تین سال کے ۳۲ برس کی عہد حکومت کے بعد اوسی درد و ایذا مین تختۂ تابوت کا خواستگار ہوا

للتا پیڈ

ششم ع بیہہ شخص جیا پیڈ کا بیٹا سمٹ ۵ بکرمی مین تخت پر بیٹہتے ہی کہیل کود عیش و عشرت مین ایسا پہنسا کہ امور جہانداری کا کہیل بگڑ گیا عقلمندون اور سپاہیون سے جو قوت بازو سے خلافت ہین موافقت نرہی بلکہ برخلاف اوسکے کمینون بیہت ہمتون کے نشۂ دوستی سے سرشار رہتا تہا جیا دیوی نام دختر می فروش کے شراب عشق سے مخمور رہتا روز و شب اوسکے تاک ہی نشۂ تعلق کے امور سے رم تہا آخر اوسکی نالایقی سے حکم و احکام مین رواج نہوا اس راجہ کے تعجب انگیز سخاوت ہوئی کہ سونہ پارہ اور بہلہ پور دیو تلتس برہمنون کو جاگیر مین عطا

کیا بارہ برس کے بعد دیرنا پایدار کے شستند سے رہا ہوکر بازیگاہ عقبیٰ کی راہ لی

سنگراما پیڈ

یہہ شخص جیا پیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام پرتہوا پیڈ ہے اس جوان نے ۷ برس عروس مملکت کو زیور حکمرانی سے آراستہ کیا۔

چپٹ جیا پیڈ

یہہ راجا للتا پیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام برہسپت ہے اسکی ما جیا دیوی ایک می فروش کی بیٹی راجہ کی لونڈی ہتی چونکہ یہہ نوجوانی مین فرمان روا تہا اور ریاضت کیش بہی نہ تہا اسلئے اوسکے خالو پدم۔ اوت۔ کلیان مم۔ دم۔ امورات سلطنت مین خود مختار رہوے دامن حرص کشادہ کرکے دولت بیشمار سے بھرنے لگے بارہ برس کے بعد راجہ حکومت زایل ہوئی اوسکے خالو جو کمینہ تہے خودغرضی سے مخالف ہوگئے جیا دیوی نے جی الیشور مندر بنایا ان کمینون نے جیا پیڈ کی تمام دولت برباد کرکے باقی ماندہ سے اپنا نام کا سکہ اور ضرب چلایا آخرالامر ہرن نے یہہ خبر پاکر اوسکو گرفتار کرلیا۔

اجتا پیڈ

اوت پل نے راجہ اجتا پیڈ کو فرمان روا بنایا یہہ شخص للتادت کی اولاد مین سے تہا اوت پل کے بہائیون نے اوسی صرف نام کا راجہ بنا رکہا تہا تمام ملکی و مالی کام انہون نے اپنے قبضہ مین رکہے اور پانچوان حصہ محاصل کا اوسی دیتے ہتے اگرچہ یہہ لوگ ذات کے کمینے ہتے مگر بخشش و فیض رسانی مین لاثانی ہتے اوت پل نے اوت پل پور مم نے پدم پور جسکو اب پانپور کہتے ہین دم نے دم سوامی کلیان ورما نی کلیان سوامی کیشو آباد اور مم نے ۵ ہزار مادہ گاودان کین پہر مم اور اوت

مین تخت خونریزی ہوئی **سنکک** شاعر نے **بہونا پدی** نام پستک اس
کارزار کی بابت بنایا ام کے بیٹے **یشوورم** نے جنگ مین بہت سے بہادرون کو
قتل کیا اور رم نے فتح پاکر اجتا پیڈ کو ۳۶ برس کے عہد حکومت کے بعد معزول کر کے
سنگراما پیڈ کے بیٹے
اننگا پیڈ کو سمت ۹۲۵ بکرمی مین تخت ہستی پر بیٹھلایا ادت پل کا بیٹا **سوکہہ ورم** سنہ ۸۶۸ ء
م کے خود کردہ ہونے کے باعث اس راجہ سے حسد کرتا رہا اور ادت پل کے مرنے کے
بعد مین گذری ۵ سال کی عہد حکومت کے بعد سنہ ۹۳۱ ب مین
اوت پلا پیڈ کو حکومت کشمیر پر مقرر کیا اوسکے وزیر **رتن** نے
رتن السوامی مندر بنایا اور **کارکوٹ بنسی** راجاؤن کا آخیر ہوا
شنکی نام ایک شخص نے سوکہہ ورم کو مار ڈالا۔ راج ترنگنی کا چوتہا ترنگ
یہان ختم ہوا

اونتی ورما

پہر سمت ۹۳۶ بکرمی مین ایک اور خاندان کا راجہ اونتی ورما نام تخت کشمیر پر زینت سنہ ۸۷۹
بخش ہوا سخاوت وشجاعت مین یہہ راجہ مشہور ہوا پچھلے راجاؤن کا تمام خزانہ
اوسنے محتاجون کو تقسیم کردیا صرف چنور اور تاج اپنے واسطے رہنے دیا انتظام ملک بہی ان
سے نو کیا **شورہ ورما** کو جو اوسکا سوتیلا بہائی تہا اپنا نایب بنایا۔ اوسنے
اور ملکون سے داناؤن اور عالمون کو بلاکر ملک مین علم کو رواج دیا **مکتا کنڈ**
شوہ سوامی - آنند وردن - رتناکر - اسکے عہد مین بڑے فاضل
پنڈت صاحب تصنیف ہو گذری ہین شورہ ورما وزیر نے موضع **شورہ پور**
جسکو اب **سورہ پور** کہتے ہین بنا کر وہان ڈاک بہٹلائی اوسکے بیٹے کا نام

رتنہ وردن تہا شورورما وزیر راجہ کا بڑا خیر خواہ اور وفادار نایب تہا اون مین باہمی محبت بہت ہتی دس برس تک راجہ نے خدا ترسی کے راہ سے جان داروں بجری وبری کے مارنے کی ممانعت کی۔ **کلٹ** وغیرہ فاضل پنڈت جنہون نے علم **شیو** تصنیف کیا اسیکے عہد مین ہتے کثرت سیلاب سے ہمیشہ عمارات کشمیر ڈہہ جاتی ہتی راجہ للتادت نے اکثر مقامات پر سیلاب کی روک کے واسطے پشتے بنوائے ہتے اور راجہ جیاپیڈ وغیرہ کی غفلت سے وہ ساری سدِ آب ٹوٹ گئے ہتے کہیتون مین عالم آب ہوگیا اکثر لوگ کشتکاری سے لاچار اور عاجز ہوگئے اس نقصان سے بڑی بے لطفی حاصل ہوئی وہان کے خروار ایکہزار ۵۰ دینار تک گران ہوگئے اونتی ورما اپنے دریا کے تدبیر کو لہراتا تہا کہ کوئی ایسی صورت ہو جس سے روے زمین پانیکا خروج ہو مگر کچہہ بن نہ پڑتی تہی اوسی زمانہ مین ایک چنڈال کی عورت **سویہہ نام** ایک لڑکے کو راستے سے اوٹہا لائی ہتی اوسے پرورش کیا وہ لڑکا حد بلوغ مین سویہہ کے نام سے قدم رکہتے ہی عقل و خرد کی بلندی پر فایض ہوا ایک جگہہ مدرسی کرنے لگا راجہ کی راز سے خبردار ہوکر بار بار کوچہ و بازار مین یہہ گفتار کرتا تہا کہ اس کار خطیر کی تدبیر میرے ضمیر مین ہے لیکن بآسانی اس عقدہ سربستہ کا کہلنا غیر ممکن ہے زر کہان جو اسکی تدبیر کی جاوے باریابان بارگاہ نے چند بار اِس خبر کو راجہ والا تبار کے گوش گذار کیا بارے راجہ نے سویہہ حکیم کو دربار مین طلب کیا اوسنے وہان بہی وہی گفتار کی ہرچند اوسکی زمانہ اوبار کو دیکہہ کر راجہ کو اوسکی گفتار پر یقین نہ آیا مگر بہ غرض امتحان اوسکو اپنے توشخانہ کا مالک بناکر ہزاران ہزار دینار اوس عقل شعار کو دئے سویہہ نے وہ بیشمار دینار لیکر مراج کے موضع **نندک** مین اور کامراج کی طرف ایک جگہہ جہان پانی بہت عمیق تہا بہت سا روپیہ اور دینار ڈالنا شروع کیا چونکہ لوگ سب مفلس ہوگئے ہتے اس خبر کے

مشتہر ہوتے ہی گروہ کے گروہ خلق اللہ جمع ہوئے اور اس موج سے کہ دریا سے
کان زر نکلیگی سخت کوشش اور محنت سے پانی کا رستہ بنایا تہوڑے ہی عرصہ
مین بڑی جد و جہد سے پانی کی آبرو گہٹادی راجہ کو سویہ کی کارروائی پر یقین ہوا اور اوسکا
اعتبار بڑہایا بعد اوسکے سویہ حکیم نے دریاے بہت آغاز بیاہوسی دوسری طرف کٹوادیا اور
اصلی جگہہ کو کہدواکر اوسی عمیق اور صاف کراکر بہت سی جگہہ پر پختہ گہاٹ اور کنارہ بنا کر دیا
پہر مین چلایا جس سے سیلاب کا آنا بند ہوگیا اور مثل نالہ کٹہ کول کی بہت ندیان
کہدوادین دریاے سندہ کو جو پہلے موضع **ترگام** کے پاس دریاے بہت سے ملتا تہا شادی
پور کے نیچے دریاے مذکور سے ملا دیا **سری نگر** اون ایام مین اوسی سنگم
تک آباد تہا دریا کو اس دانا حکیم نے جہیل **اولر** مین اسطرح چلایا کہ جیسے تیر کمان سے
جاتا ہے اور پانی دریا کا علیحدہ دکہلائی دیتا ہے پہر اوسنے بہت سے مواضعات مثل
اوچہہ کنڈل وغیرہ جنکی شکل کنڈ سی ہے بنا کر جہان پانی نہ تہا نہرین کاٹ کر پہنچا دین
اور دلدلی قطعات کو مٹی سے بہروا کر زراعتین کرائین اسوقت ٣٦ ٹکون کی خروار
دہان کی بکنے لگی کامراج مین اوسنے دریاے بہت کے دونون کنارون پر اپنے نام سے
ایک شہر **سویہہ پور** نام جسکو اب **سوپور** کہتے ہین آباد کیا اور **سویہہ کنڈل**
اور ایسمد تک اب بہی بنوائی **شیرہ ورم** نے شیرہ ورم سوامی چتر آتما کیشو سوامی شنور اور
دیوی دوارہ راجہ **اونتی ورما** نے قدیمی **وشواک** سار نام موضع اپنے نام کا
بہاکے شہر **اونتی پور** آباد کیا اس راجہ نے ایک بہاٹ کو حکم دیا کہ ہر دم یہہ شلوک پڑہ پڑہ
کہڑا ہوکر سنایا کرے جسکے معنی یہہ ہین "جاہ و حشم ناپایدار ہے آج اگر دست قدرت
رکہتا ہے بہتر ہے کہ بیدست و پاؤن کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو ناتوان ہو ہر شخص
اختیار جاتا رہے پہر تجہکو ندامت اور پریشانی ہوا و قسمت کی کیا کر سکیگا" اسپہر

برابر عمل کرتا رہا آخر کو راجہ بیمار ہوکر وہ تریپلیشور کے زرشتی شور پڑہنے کو گیا اور
۲۸-برس کی حکومت کے بعد نیکنامی جہان کی لیکر بہشت کو سدہارا

شنکر ورما

سنہ ۹۰۶ راجہ اونتی ورما کے مرنے کے بعد سمت ۹۶۶ بکرمی مین مسند نشینی کے واسطے بڑا نزاع اوٹہا اور آخر رتنہ وردن ڈیہوڑی والا کی مصلحت سے شنکر ورما تخت پہ بیٹہا اور سوکہہ ورما نایب بنا وہ تو مین فساد رہتا تہا آخرکار راجہ نے اوسکو معزول کردیا اور خود بہ ہمراہی تین سو فیل سوار ایک لاکہہ اسپ سوار اور نو لاکہہ پیدل سپاہ کے تسخیر ولایات کو نکلا اور راجہ بہمبر کو قید کرکے راجہ نگر کوٹ کو مطیع کر علیخان حاکم گجرات کی گردن کو کمند عدو بند مین پہنا اوسکا تمام ملک ضبط کر مگدہ و تیر اوسے پہر عطا فرمایا اور پہر پتہوی چند ر راجہ بہوج کو اطاعت کی راہ دکہائی ترکون کی ترکی اوسکی تیغ ہندی سے تمام ہوئی سندہ وارد اور دیگر شہرہای ترکستان بہی اُسکے قبضہ مین آئے کشمیر مین پہونچکر زمین پنج ستہر پر شنکر پٹن نامی ایک شہر بنایا جسکو اب پٹن کہتے ہین اور اوسمین پہ سپور کا عجیب و غریب اسباب پہونچایا چونکہ یہہ راجا شہوت پرستی اور قمار بازی مین یکتا تہا تہوڑے عرصہ مین سارا خزانہ خالی ہوگیا جب کوئی داؤ خزانہ پر کرنے مین نہ چلا ظلم و بدعت کی چال سوجہی مستحقون کے معاش ضبط کیے مندرون کا چڑہاوا برہمنون سے بزور چہیننے لگا اہل ہنود سے خراج طلب کیا امیرون کو اپنے ستم کیشی سے فقیر بنا دیا جب کبہی عزم سفر کرتا تو بار برداری کے واسطے رعایا کو بیگار پکڑتا جب کچہہ رشوت پاتا اوسیقدر کو خراج آیندہ کا معاف کرتا بٹے گز وغیرہ آلات وزن و پیمایش کی مقدار متعینہ سے گہٹوا دی تاکہ قیمت جنس بڑہ جاوے سربلندان زمانہ کو پست کیا کمینون کو شریف رتبہ پر پہونچایا اہل شرفا و عقلمند نفسی

رشتہ محبت توڑکرنا لایقون سے ملتا تہوڑی سے کام مین بہت سے گماشتے بہرتی کرتا
سبکو اوسکے منفعت سے محروم رکہتا زبردستی سے بدون دینے دست مزد کے قصبہ
پٹن مزدوران بیدست و پاسے ہاتہون ہاتہ تعمیر کراتا ایک حبہ بہی اوسکی مزدوری کا
کسیکو ہاتہ نہ لگا سب کے سب ہاتہ ملکر رہ گئے ایک مرتبہ بڑے جماؤ سے جانب شمال
جا نکلا اور راوتر کے شہرون پر لب دریاے سندہ تک قبضہ کیا معاودت کے وقت اوسکے
سپاہیون نے اوڑی مین وہان کے رہنے والون سے فساد برپا کیا اوسوقت کسی
تیر انداز نے فراز پہاڑ سے گوشہ کمان کر کرایا تیر خانہ کمان سے نکلتے ہی سیدہا
راجہ کی حلقوم کاٹ گیا اور تیر اجل کا نشانہ ہوا مشیران مملکت نے بخیال فتنہ و فساد
چہہ روز تک اس بلای ناگہانی کی دوچار ہونے کے حال سے کسیکو اطلاع نہ دی روان
دوان اوسکی لاش کشمیر مین لائے ۱۰ سال اسکی فرمانروائی رہی تین رانیان
معہ لاٹ وغیرہ اوسکے ساتہ جل گیئن۔

گوپال ورما

یہہ شخص برخلاف پدر کے سمت ۹۸۲ب مین وادگستر ہوا غمازون کے قول و فعل کا اعتبار سنہ ۹۷۵ع
نہ کرتا باپ کی راہ پر چلتا سوگندہ رانی اوسکی والدہ نے ننگ و ناموس کو جواب
صاف دیا اپنی آرایش و زیبایش مین مصروف ہوکر وزیر اور خزانچی کے ساتہہ
پلیدگار ہوئی ساری عفت اور پرہیزگاری روہوی راجہ کو جب اس بدکاری کا ظن
ہوا خزانچی اور وزیر کا دشمن ہوا اتفاقات وقت دیکہیے اجل نے مہلت نہ دی محبوبہ
حساب دوستان دردل رکہکر عقبے کی راہ لی اسکے آغاز حکومت سے سرداران ملک مین
نزاع اور فساد باہمی شروع ہوا عرصہ تک نقارہ مخالفت کا بجتا رہا

سنکٹ ورما

یہہ شخص گوپال ورما کا بہائی تہا اور مدت ۱۰ روز زینت افزوز تخت شاہی رہا اور پنچی سرا کو اوسکی زیب و زینت نہ بہائی ناچار برخاستہ دل ہوکر بعزم سفر آخرت تخت خلافت سے اوٹہہ کر اپنی راہ لگا۔

سوگندا رانی

اس رانی کے ساتہہ نیر فلک نے دو برس موافقت کی۔ تخت نشین تو ہوئی مگر ارکان دولت اسکی اطاعت و فرمان روائی مین درنگ کرتے تہے رانی نے اپنی حکمرانی مین **گوپال پور** اور **گوپال مٹ** اور **سوگندا پور** آباد کیا فرقہ **ایکانگی** و **تانتری** جو اوسوقت بڑے طاقت ور تہے آپس مین بگڑے اور رانی کو ارکان خلافت کی بیدلی دریافت ہوئی اور اولاد مین کسیکو نہ پایا لاچار چاہا کہ **شور ورما** سوتیلی بہائی **اونتی ورما** کو جسکا دوسرا نام **نرجیتہ درم** اور **پنگو** تہا ولیعہد کرے تانتریون نے جو قوت اور حشمت مین یگانہ امراے روزگار تہے پسند نہ کیا بخلاف مرضی رانی کے باتفاق پنگو کے لڑکے **پارتہہ** کو جو ہنوز نابالغ تہا راجہ بنایا بدین غرض کہ اوسکی صغر سنی مین کارروائی ملک کی ہمارے اختیار مین رہے گی۔ جب رانی نے ارکان دولت کو حلقۂ اطاعت سے باہر پایا رشتہ امید قطع کرکے انجام کو دل خستہ و پریشان ہوکر کنارہ کش ہوئی اسلئے اونہون نے پارتہہ کو جو دس برس کی عمر مین تہا بہلا یا راجہ بنایا رانی کو راجدہانی سے نکال دیا کچہہ عرصہ کے بعد رانی نے بموقعہ ایک جنگ کے ایک بودہ کے گہر مین قید ہوکر دنیا دون سے سفر کیا اور پنگو نے بازار رشوت ستانی گرم کیا خود ہی مدمکا ران راجہ کو رشوت دیتا رہا اور دہر فرزندان **میرورردن** بغرض حصول حکمرانی روپیہ خرچ کرنے لگے **سوگندلوت** اور **شنکرورون** نے باتفاق خزانہ سرکاری مین تغلب کیا پہر سیلاب کے

باعث زراعت اسقدر بہہ گئی کہ قحط عظیم الشان نے ظہور پایا ہزار دینار کو خروار شالی
بکنے لگی فاقون کے باعث لوگ اسقدر مر گئے کہ دریا مین حباب کی طرح بجائے مچھلیون
کے مردہ نظر آتے لوٹ کھسوٹ نے رواج پایا اودہر پارتھہ نے جوان ہو کر باپ سے
لڑنا شروع کیا کبھی پنگو راجہ بنا کبھی پارتھہ کی نوبت آتی زناکاری اس درجہ بڑھی
کہ پنگو کی رانی **بپٹ دیوی** وزیر **سوگندادت** کے ساتھ اور کبھی **میرورمن**
کے بیٹون نے بطمع زر پنگو کو اپنی ہمشیرہ دی وہ بہی سوگندادت کے عشق مین خبردار
ہوئی آخر الامر بامداد فرقہ تانتریان پنگو نے پارتھہ کو معزول کیا اور خود مسند حکومت کو آراستہ
کیا اور سلطنت مین **چکرورما** کو راجہ کشمیر کا بنایا اور خود اوسی سال مین بماہ ماگھہ مر گیا سنہ ۱۸۵۹ع
پہر پارتھہ نے فرقہ ایکانگی سے جنگ کیا اور تانتریون **ذمرگاوٹی** کے بیٹے
شورورما ولد پنگو کو بجائے چکرورما فرمانروائے کشمیر بنایا ہر چند شورورما اچھا
راجہ تھا مگر نہ رشوت دینے کے باعث اوسے معزول کر پہر **پارتھہ** کو اپنا راجہ بنایا اور
تانتریون نے رشوت لیکر پہر چکرورما کو مسند حکومت پر بٹہلایا ماہ پوہ مین تانتریون
کے خوف سے چکرورما سنگرام ڈامر سے عہد و پیمان لے قوم ڈامر کی امداد لیکر شہر کی
طرف آیا جنگ کے درمیان شنکرودرن میر فوج تانتریون کو بڑی دلاوری سے
مار کر شکست سے تانتریون کو معہ پانچ چھہ ہزار لوگون کے قتل کر شہر مین پہونچ **شمبہ**
وردن کو گرفتار کر کے مسند حکومت پر بیٹھہ تکبر و غرور سے ظلم ہائے گوناگون کرنے
لگا اور ایک قوال کی دو لڑکیون حسین و خوبصورت **ہنسنی وناگ لتا**
کو دربار مین رقص و سرود دیکھہ اونکے عشق سے متاع ہوش و صبر کہو داخل محل
شاہی کر کے ہنسنی کو اپنی رانی بنایا جسنے اوس رانی کی تابعداری کی وہ امیر بنا
اور جسنے اوسکی نافرمانی کی وہ بگڑا اور چار رزیل لوگ بڑے آدمی اور اہلکار ہوگئے

اور راجہ برہمنون کو جبر اگو اخل محلات کرتا نیز مکر و فریب سے قوم ڈامرون کو بہی مروایا اوسپر اونہون نے راجہ کو معہ اوسکی رانیکے مار ڈالا

اونمتا ونتی ورما

سنہ ۹۶۱ع پہر سمت ۱۸ بکرمی مین فرزند پارتہہ اونمتاورما وزرا کی مرضی سے زیب بخش مسند حکومت ہوا اور چکرورما سے بڑہ کر بدکار اور ظالم تہا وہ لوگ اوسکے وزیر بنے جو سوائے گانے بجانے کے اور کچہہ نہین جانتے تہے اس ظالم نے بہت سی عورات حاملہ کے حمل گرائے آخر کو آہ مردم سے بیمار رہکر داخل جہنم ہوا

شورورما

پہر شورہ ورم اوسکی رانیون کا منتبہ مسند نشین ہوا مسند نشینی کے دن راجہ مندک جی سوامی کی طرف جو گیا تو کملہ وردن نے جو اسکا دشمن تہا مراج کی طرف سے آکر شہر کے متصل اوس سے جنگ کیا راجہ کی فوج مغلوب ہوئی دشمن اوسکے محلات مین جا گہسا شورہ ورم کو اوسکی رانی نے کہین چہپا دیا لیکن تخت پر وہ بمرضی خود نہین بیٹہا برہمنون کو دوسرے روز جمع کرکے تخت نشینی کے لئے ملتجی ہوا اونہون نے اوسکو پیچہے ہٹا دیا یہان راج ترنگنی کا پانچوان ترنگ ختم ہوا

یوشس کر

سنہ ۹۶۳ع سمت ۱۰ب مین راجہ یوسشکر نے فروغ بہر عدل و انصاف سے ظلم و جور کی تاریکی دفعہ کی اول بار برہمنون کو محفل شاہی مین دخل ندیا اور باہر نکالکر برہمنون کا پابوس ہوا اور عرض کی کہ جہانبانی کے امورات حکم محکم سے مستحکم ہوتے ہین جبکا حکم سست ہوا اوسکا بند وبست درست نہین ظاہر ہے کہ تمہاری دولت یہہ رتبہ جاہ و دولت کا مجہے میسر ہوا اپنے مددگار کی تعظیم سب سے زیادہ ہے

لیکن فرمان وہی کافر و شکوہ یہی ہے کہ اول بار بڑی بڑے صاحبان عالیشان پر حکم
سخت جاری فرماوین تاکہ دوسرےکے دلون مین مہابت اور خوف طاری ہو اب عرض
یہہ ہے کہ آپ لوگ مصاحبت کا خیال دل سے دور کرین اور بطلب و مطلب
کے دربار شاہی مین نہ آوین راجہ نے جو ایسے برہمنان محترم کی ہتک عزت
کی رعب خاص کل عوام کے دلون مین سما گیا اور چونکہ کسی کی نظر و ہنین مین
راجہ جنچتا نہ تہا اپنا سکہ بٹہلانے کے واسطے غرور اور وقار اور تحمل اختیار رکہا قانون
عدل و داد کے جو منسوخ ہوگئے تہے جاری فرمائے رہزن اور چور دلکا زہرہ اوسکی
شمشیر حفاظت سے اسقدر پانی ہوا کہ اکثر اہل شہر و دیہات درواز دن اور
دوکانات مین تختہ بندی نہ کرتے تہے اور راہ رو سوداگر بارہا اپنا مال و اسباب
شب تاریک مین بے محافظت راہ مین چہوڑ جاتے تہے سوداگرون کو اوسکے دربار
مین باریابی دشوار نہ تہی فتنہ گرون کی کشتکاری کا حکم دیا شراب نوشی اور
قمار بازی کی ممانعت فرمائی برہمنون کو سوائے عقل آموزی کے اور اشغال
سیکہنے کی اجازت ندی خدا پرستون کو زن و بچہ کی محبت سے خلاص کیا اہل
تذویر کو فقیر بنکے جبلہ مین جو عوام کو بہکاتے تہے مردم فریبی سے باز رکہا عورتون
کو اپنے شوہرون کی اطاعت کے واسطے حکم دیا منجم اور طبیب مصاحب و وزیر
و مرشد و وکیل و دفتری و عدالتی وغیرہ کو راہ غلط سے صحت پر لایا
برہمنون کو جود و بخشش سے فارغ بال فرمایا حصول علم کے واسطے مدرسہ کی
بنیاد ڈالی جسے اپنی پناہ دیتا اوسکے ساتھہ عہد شکنی نکرتا آخر درد شکم مین
مبتلا ہوا اور **ونت** کو جو چچا کی اولاد مین سے تہا ولیعہد بنایا اس شخص نے
جہالت سے غرور اور خود سری تہی چھہ روز کے سوا باغ جہانداری سے پہل نکلا

سنگرام دیو نے اپنی لڑکے کو نابالغی مین قایمقام کیا جب مرض نے روز بروز سختی پکڑی نعمت فراموشون نے زہر پلا دیا اوسکے ایام حکومت ۶ دن ہین۔ یوشسکر کا عہد حکومت ۸ سال ۵ ماہ ۲۲ دن ہے

سنگرام دیو

یہہ راجہ برائے نام تخت نشین ہوا پروہ گپت نے اسکا اور ربوبٹ وغیرہ پانچ وزیرون کا کام تمام کیا ایک آتگی فرقہ کے خوف سے اسکو زہر تو نہ دیا مگر ایک دفعہ بارش برف کے وقت موقع پاکر تنہائی مین رسیون سے باندہ کر ایک پتھر کے ساتہہ دریا مین ڈبو دیا اُس نے ۶ ماہ راج کیا۔

پروہ گپت

پروہ گپت نے باوجود ہونے تیرہ رانیون کے گوری زوجہ یوشسکر کو منظور نظر فرماکر طلب کیا اوس پاکیزہ سرشت نے جواب دیا کہ جسوقت مندر یوشسکر کا تمام ہو تمہارا کام ہو چند روز کے بعد جب مندر مذکور کی عمارت ختم ہوئی یہہ عفت سرشت بہی بلحاظ اپنی عزت و آبرو کے زندہ آگ مین جل گئی راجہ کے حال پر لعنت ابدی کا داغ لگا گئی اور پتیب برتاوٗن مین اپنا نام کر گئی ایک سال ۳ ماہ کی حکومت کے بعد مقام سریشور مین راجہ کی روح نے پیٹہہ دکہلائی دم واپسین کی نوبت روبرو آئی

کہیمہ گپت

سمت ۱۰۰۰ بکرمی مین فرزند دلبند پروہ گپت نے رجہ کہیمہ گپت کے تاج خسروی سر پر رکہا یہہ شخص میخوارجواری اور عیاش تہا روز و شب لولیان پری رخسار اور کنیزک زادگان ماہ دیدار کی محبت رکہتا مخنثون اور لولیون کی مصاحبت کرتا۔ سنہ ۹۷۳ء

عقلا کو اوسکے دربار مین بار نہ تہا رنڈیون اور رقاصون کا بازار گرم تہا رقص و سرود
مین اکثر خود بدولت بہی شریک ہوتے بہانڈ بہگتون کو خزانے کے خزانے
عطا ہوتے جب کبہی نیزہ بازی کرتا بلیون کا شکار کہیلتا مقامات دنا رمین آگ لگادی
چونکہ رذیلون اور کمینون کو دولت بہت دیتا اونہون نے خوشامد سے نام اسکا کنکن ورش یعنی
سونا برسانے والا رکہا دختر بہیمہ شاہ والی لوہر کوٹ مسماۃ ویدا کو یہہ راجہ اپنے عقد مین لاکر
اوسکی عشق مین دل و جان سے بہتا تہا کہ اسکا نام ویدا کہیم بہی مشہور ہوا پہلگن وزیر نے
اپنی دختر چندر لیکہا بہی اوسکو بیاہ دی آخرکار راجہ کو بخار ہوا اور بارہ مولہ مین
۸ برس ۶ ماہ کی حکومت کے بعد پوہ سدی نومی کو مر گیا
ابہی منیو - یہہ شخص سمت ۱۰۳۸ بمین جانشین پدر ہوا اور ویدا رانی متکفل امور سلطنت رہی اسکے سنہ ۹۸۱ ع
عہد مین آتشزدگی سے تمام شہر جلکر خاکستر ہو گیا فتنہ گرون اور سرکشون کو اوسنے تدبیر و تدبر سے زیر
کیا پہلگن وزیر بہی پونچہہ کو بہاگ گیا اوسکی مارنیکو رانی نے بہت سے لوگ تعاقب مین بہیجے اور بارہ مولا مین
پہلگن بہی جنگ کو تیار ہو گیا اوسپر رانی نے خود وہان پہونچکر روتے ہوئے پہلگن کو کہا کہ اگر خاوند
اوسکا نہ مرتا تو تم لوگ بغاوت کیون کرتے اسبات کو سنکر اوسے رحم آیا ہتہیار دہین ڈالکر پونچہہ کو
چلا گیا مگر تمام وزرا باقی کے برخلاف ہو کر پانپور مین جنگ کو آمادہ ہوئے اوسوقت وزیر
نرواہن نے رانی کی طرف سے بعد کارزار سخت کے تمام باغیون کو مار ڈالا اور ہمپن بہی جادو سے
مارا گیا ییشور سپہ سالار نے راجہ تہنکن والی شاہی کو گرفتار کر کے رانیکو بہت سی دولت دی
اور آخر الامر لوگون کے بہکانے سے وزیر نرواہن کے ذریعہ رانی نے اوسکو جلا وطن کیا اوسپر
شور مٹ کی نزدیک پہر ایک بہاری جنگ ہوا اوسمین نرواہن نے ییشور کو مغلوب کیا
بعد اوسکی رانی کی بیقدری اور ہتک کرنے سے نرواہن نے بہی خودکشی کی پہر سنگرام ڈامر کے لڑکا
کا بہی جال ہوا اور رانی نے پہلگن وزیر کو پونچہہ سے طلب کیا وہ معہ اور بہت سی مسلح سپاہ کے شہر مین

آیا اوسکے پھر اہیونے خوب لوٹ مچائی ۲۰ برس ۱ ماہ کی حکومت کیے بعد راجہ ابہی مینو مرض دق سے دق ہوکر شفاخانہ آخرت کو سدہارا

(نند گپت)

سنہ ۹۹۵ع — سمت ۵۲ ب مین دیدا رانی نے اوسکی بیٹے نند گپت کو تخت پر بٹھلایا اور بوہی کو ناظم شہر بنایا اور دیدا رانی نے ابہی مینو پور جسکو اب بمن اور کنکنپور جسکو اب کنکن کہتے ہین اور گنگا بل کے رستے مین ملتا ہے بہیمہ مٹ اور ۶۴ مندر ونکے آباد کیا اپنے لڑکے کی مرنیکی غیرت اور غم مین ایسی غرق ہوئی کہ چند روز تک فتنہ و شر اپنے سر مین رکہا اور رضا جوئی خلق مین مصروف رہتی پرورسین نگر کے مکانات جو جل گئے ہتے از سر نو بنوائے ایک برس ایک ماہ کے حکومت کے بعد نند گپت کو بہی رانی نے جادو کرکے مانگہ شُدی دو وادشی کو مار ڈالا

(تر بہون گپت)

اسکے بعد دوسرے پوتے تر بہون گپت کو اوسکا جانشین کیا اور کسی بات پر اوسکو بہی ایک برس گیارہ ماہ کے بعد عدم کو سنہ ۹۹۷ع — بہائی کی پاس بہیجا۔ پہر اوسکی بیٹے بہیمہ گپت کو سمت ۷۴ ب صغر سنی مین تخت آرا کیا اوس وقت پہلگن وزیر بہی مر گیا تہا اور دیدا رانی نے کچہ آگا پیچہا سوچکر گریبان تنگ و ناموس کو چاک کیا تنگ گوجر کو جو علاقہ پونچہ سے خط لیکر آیا تہا اپنے تن بدن کا محرم بنایا اور بوہی وزیر اعظم کو بہی سبب دیکر مار ڈالا اوسکی جگہ اپنے رازدار درلبہ گلش کو مقرر کیا جس وقت بہیمہ گپت کو قوت تمیز حاصل ہوئی کچہہ نیک و بد کی تمیز کرنی پایا تہا کہ قضا نے سنہ ۱۰۰۴ع — اپنا کہیل کہایا یعنی بعد ۵ برس ۳ ماہ کی سلطنت کی رانی نے گرفتار کرکے اوسکا کام تمام کیا

دیدا رانی اسمرتبہ سمت ۷۹ ب مین خود دیدا رانی تخت پر رونق افروز ہوئی اول ہی عالم میں چرچا تہا کہ دیدا رانی اپنی حکمرانی کی حرص مین لڑکوں کی دیکہہ نہین سکتی زہر پلاکر مار ڈالتی ہی جو بہیمہ گپت کا یہ حال ہوا یہی خیال لوگونکا تصدیق ہوگیا الحاصل تہیکہ وزرا تمام کیئے گئے اور تونگ کا اقبال روز افزون ہوا اسی سمیا مین پہر تہی بال راجہ راجوڑی کا پہر گیا گردن حلقہ اطاعت سے باہر کی اسلئے لشکر گران بسرکردگی تونگ اوسکی سرکوبی اور گوشمالی کو روانہ کیا اوسنے وہان پہونچکر بعد سخت حرب و پیکار کے اوسے پامال اور مطیع کیا اور شہر مین آگ لگادی آخر کار رانی نے اپنے برادر زادہ سنگرام دیو کو درجہ نیابت عطا فرمایا اور خود بعد حکومت ۲۳ سال کے روانہ اقلیم عدم ہوئی دیدہ مر بہی اوسے کے نامسے مشہور ہے۔ یہان چہٹا ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا۔

سنگرام دیو

۱۰۸۴ بکرمی مین سنگرام راج نے چتر اقبال کو اپنے سر پر زیبا کیا وزیر تونگ کو اسکے ۱۰۲۷ء
عہد مین بہی بڑے اختیارات ملے گو برہمنان پرسپو نے اسکو دور کرنے مین طرح طرح
کی تدابیر کین مگر کچہہ پیش نہ گئی، اُنہین دنون مین ترلوچن پال راجہ شاہی راجہ سنگرام
دیو کی خدمت مین بطلب امداد آیا اور بیان کیا کہ ہمیر نام ایک غنیم ترکستان سے
چڑہ آیا ہے امیدوار ہون کہ اسکے مقابلہ کو کچہہ لشکر عطا ہو (اسمین کوئی شک نہین
کہ ترلوچن پال یا تو مراد ہے راجہ اندپال والی لاہور سے جو کہ ان راجگان کا ہمعصر تہا
خصوصاً زمانہ اسکا راجہ بہیم گپت و دیدا رانی سے ملتا ہے جو کہ بخوف محمود غزنوی
کے کشمیر مین بہاگ آیا تہا اور تہوڑے دن رہکر واپس گیا تہا یا اسی کے کسی لواحق
کا نام ترلوچن پال ہوگا یا اسی کا دوسرا نام ہوگا) راجہ نے بسرکردگی تونگ کے
لشکر جرار کو اسکے ساتہہ بہیجا ترلوچن پال نے فوج کشمیر کو لائق مقابلہ غنیم نہ دیکہہ کر
خود ہمیر کے ساتہہ جنگ کیا اور شکست پائی وزیر تونگ نے بہی مقابلہ آرائی
کی اور ہزیمت پاکر واپس گیا راجہ ترلوچن پال نے فوج جمع کرکے پہر مقابلہ کیا
بڑی جوانمردی و دلاوری سے کارزار مین مشغول ہوا مگر دشمن نے غالب آکر اسکے
ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا کر نام و نشان مٹا دیا - وزیر تونگ پشیمان ہوکر واپس
پہرا راجہ سنگرام دیو نے اپنی چستی اور چالاکی سے ترکون کے (غالباً محمود غزنوی کے)
منہہ پہیر دئے حاسدونکی غمازی سے آخر الایام مین راجہ کے دلمین میل آگیا صفائی وہ ہی
نرہی یہ موقع دیکہکر خیرہ سرون نے بلا حکم ایک روز تونگ کی حسد سے ایسے بڑے مدبر
پر جو دیکہہ نہ سکے گردن ماردی اور نالائقون کا اختیار بڑہا بیدادگری شروع کی

غریبون پر بدعت ہونے لگی ملک مین تہلکہ پڑگیا بدلیشور وزیر نے مندرون پر دست غارت دراز کیا شری لیکہا رانی راجہ کی شوقمین عیاش ہوگئی آخر کار ۴۴ برس ۹ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ مرگیا۔

ہریراج

یہ شخص سنگرام دیو کا لڑکا تہا اپنی عدل و انصاف سی ۲۳ روز گلزار جہانداری کی سیر کی آخر کو اسکا غنچہ حیات صرصر ممات سی پژمردہ ہوا اسوقت اسکی ماں شری لیکہا کے دل مین یہ ہوا سمائی کہ گلشن حکومت کی باغبانی کرے مگر گلدستہ بندان گلشن خلافت نے ہرگز پسند نہ کیا۔

اننت دیو

۱۰۵۱ع ہریراج کا بہائی اننت دیو سمت ۱۰۸۵ بکرمی مین بعمر آٹہہ سال فرقہ ایک آنگیون کی مدد سے تخت پر بیٹہا شری لیکہا کا راج کی خواہش مین بیٹے کو مار دینا کچہ کام نہ آیا اس خبر سے وگرہ راج بہائی سنگرام راج کا غضبناک ہوکر لوہر کوٹ سی بعزم تسخیر ملک سبک خیز ہوا لوہر کوٹ راجوڑی اور تہنہ کے درمیان آباد تہا جو آجکل ویران ہی لڑائی کے معرکہ مین بضرب شمشیر تیز ریزہ ریزہ ہوا جبوقت راجہ حد بلوغ کو پہنچا رود ریال کو وزیر بناکر اسکا ڈیڑہ لاکہہ سکہ یومیہ مقرر کیا اور رودیاپال کا ۸۰ ہزار سکہ مقرر ہوا رود ریال موذی کی کجروی سی راجہ کی عقل ماری گئی چورون اور ظالمون کے حال سی اخذ زر کے طمع نی غافل کردیا گہوڑون کے شوق سے میر آخور پر سخت حکومت نہ کرتا اُس زمانہ کے آخور کے ہاتہہ سی اکثر لوگونپہ ظلم وجفا ہوتے ڈلک جو اسکا مسخرہ تہا

اُسکو بہی لوٹ مار کا کچہہ خیال نہ تہا بلکہ راجہ کا گویا شریک تہا رودرپال نے مندر و نکا
سونا نکلوالیا راجہ نے با ستخاطر سے خواب خیال سمجہا کچہہ خیال نہ کیا اوت پل وزیر نے ایک مدرسہ
بنوایا جسمین اندہون کو تعلیم دیجاتی تہی راجہ جالندہر کی بڑی بیٹی سے اوت پل نے اپنی شادی
کرلی اور چہوٹی بیٹی شری متی نام راجہ اننت دیو سے منسوب ہوگئی تہی یہ رانی بڑی نیک
باطن خواندہ اور دانا تہی - برتہہ کو جو کتاب ہے پشاچ بہاشا سے بذریعہ سوم بٹ برہمن کے سنسکرت
مین ترجمہ کرایا اسی اثناء مین وزیر ستر بہون کسی بات پر ڈامرون کو لیکر راجہ مارنیکو
آیا اور منہہ کی کہاکر بہاگا ایک آنگیوان نے اُن تمام ڈانگرون کو مارا راجہ نے خود
حل کے پرگنہ تک اُنکا تعاقب کیا اور فتح پاکر ہمراہیون کو بہت انعام دیا اور ترن بہون
کا قصور بہی معاف کرکے اُسکو اُسکی عہدہ پر ممتاز کیا برہمہ راج نامی خزانچی رودرپال
کی ضد سے جو بہاگ گیا تہا سات راجاؤن کی فوج لیکر وہان کے راجاؤن اور راجہ
دارد کو ہمراہ لاکر جنگ آور ہوا موضع کہیرہ پرشٹ پر جب وہ پہنچا تو رودرپال
بہی فوج جرار لیکر مقابلہ کو نکلا اور سخت کارزار ہونے لگا بہت دلاور کہیت رہے
راجہ دارد رودرپال کے ہاتہہ سے مارا گیا جسپر مخالفون کو ہزیمت نصیب ہوئی اور
رودرپال راجہ مذکور کا سر اور بہت سا دولت و مال غارت لیکر اننت دیو کے پاس
آیا اور بعد اُسکے رودرپال اور والی شاہی کے بیٹے بہی مرگئے - شری متی رانی نے
گوری شور سو یہ مٹ بنایا امرشیور مین ایک مٹ تیار کرکے بیجبہارہ کے برہمنون
کو ۱۰۸ اگا نو بخشے بہوج راج حاکم مالوہ کے وکیل پدم راج کی بدعت دو بالا ہونے
سے اور سختی ہوتی تہی - شری متی رانی پہ راجہ دلدادہ تہا آخر اس رانی نے راجہ
کی ظلم رانی سے آگاہی پائی بارے راجہ کو عدالت پژوہی پر لائی رعیت پروری
اور انصاف وہی کیطرف رجوع کیا اُسوقت راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا

خیرات وصدقہ مین مستعد ہوا خزانے بیشمار اور گہوڑے سبک رفتار اور جواہرات آبدار تصدق فرمائے اس راجہ نے تمام نواحی کشمیر کو تسخیر کر لیا تہا سال راجہ چمپہ نے دایرہ اطاعت سے قدم باہر رکہا تہا اسکی پاداش مین دوسرے شخص کو راج ملا ۵۲ برس کی حکومت کے بعد۔

راجہ کلش دیو

شہری متی رانی کی لجاجت سے راجہ نے سنہ ۱۱ بکرمی مین اپنے لڑکے کلش دیو کو راج دیا اپنا ہاتہ حکومت سے اُٹہا لیا چند روز کے بعد فتنہ انگیزون کی ترغیب دینے سے کار سلطنت مین پہر دست انداز ہوا اور کلش دیو برائے نام حکمران رہگیا چند کمینے خانہ براندازون نے اسکو یار بنکر اُسے بدی کیطرف مایل کیا انجام کار اسکی آنکہون کا پانی ڈہل گیا شوخ دیدگی آغاز کی جیچ اور اسکی لڑکی کے وصال سے ذخیرہ بدسرانجامی جمع کیا اب کیا تہا کہلے بندون گہومنے لگا راتدان اوباشون کے ساتہہ ہر گلی کوچہ مین جاتا اور لذت جسمانی کے حاصل کرنیکو عورات دلخواہ کی عصمت دری کرتا یہ ماجرا اننت دیو کے گوش گذار ہوا کسی رات ایک امیر کے مکان مین کلش دیو جو جہانکا دربانون نے چور چور کا شور و غل مچایا یہ بچہ بڑی خواری اور ذلت سے اپنی گئی ہوئی عزت کو بچا لایا راجہ نے خبر ہونے پر اُسے طلب فرماکر پند و نصایح پدری کی پر صاحب فرش ہوا راجہ مہر فرزندی سے بیتاب ہوکر واسطے عیادت کی دوڑا مگر اُسکے دربانون نے مصاحبون کا ہمراہ جانا منظور نہ کیا ناچار راجہ غصہ ہوکر واپس آیا اور صرف ملک چہوڑ کر دولت و اسباب و عورات کو لیکر بجی شور کو چلا گیا کلشدیو تہیدست تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور روپیہ قرض لیکر لشکر آراستہ کرکے باپ سے لڑنے کو آمادہ ہوا۔ ۶۱۱ ۰ ۳

شری متی رانی نے بوسیلہ برہمنان پند و نصایح کرکے اوسی ارادہ ناساز سے باز رکھا
اسوقت تہید ستی کے سوز سے جلکر طرفداران پد کے مکان جلا دئے راجہ اس
آتشزدگی سے جل اٹھا اور اسکے بیٹے ہرشدیو کو بیجبہارہ مین واسطے جہانداری کے طلب
کیا تب کلشدیو کو سب رنگ ریو بہول گیا صلاح و آشتی کی سوجھی بڑے تپاک
سے والدین کو شہر مین لایا ۴½ ماہ کے بعد نفاق انگیزونکی مصلحت سے چاہا کہ باپ
کو نندہ سے زندان مین قید کرلے جسکی خبر راجہ اننت دیو سنکر فوراً بیجبہارہ کو چلا
گیا کلشدیو نے اسکے نوکرون کو گہاس مین بند ہوا کر جلوا دیا کسیکو زہر کسیکو آب
شمشیر ملوا دیا اس سبب سے ایک جہان کو آسیب کلی پہنچا راجہ اننت دیو شری
متی کی رائے مین گرفتار تہا اور کلشدیو بیطور پر ہمیشہ سرکشی کرتا رہا ایک مرتبہ
درپردہ بیجبہارہ مین آگ لگا دی اہل شہر کے مکانات کے سوا مال و اسباب راجہ
اور اسکا لشکر تمام جلا دیا شری متی نے اس آگ سے بدقت تمام خلاصی پائی اننت دیو نے
بہی بمشکل دریا سے عبور کیا شری متی رانی کے پاس ایک لعل تہا اسکو سات لاکہہ روپیے
پر بیچا اور اپنے نوکرون کو خوراک و پوشاک دی اور اکثر جلے ہوئے مکانات کو مرمت
کرایا اسوقت سے اننت دیو دنیا سے ایسا دل برداشتہ ہوا کہ لباس پہننا بہی چہوڑ دیا
اور بجائے لباس شاہی کے بدنپر گہاس لپیٹ کر ایک چہوٹی سی جہونپڑی مین
رہنے لگا مفسدون نے اس ناخلف کو اسیر ہی ٹہنڈا نہونے دیا اس احمق نے فتنہ گرون
کے سوجہانے سے تہوڑے روز کے بعد باپ کے پاس یہ پیغام بہیجا کہ ای باپ تیری بہلائی
کہ بیچ ایشور سے اپنی راہ لے اور پونچہ مین جاکر اوقات گذاری کر ورنہ آبرو سے ہاتھ
دہونا پڑیگا آخر کو ذلت و خواری سے نکلنا ہوگا راجہ دل صدچاک سے آہ غمناک
بہر کر شری متی رانی سے مخاطب ہوا کہ ہائے غضب ای مصیبت تیری عقل ناقص کے

اعتبار پیر اپنا وقار کہویا دولت و مکان و عقل و کام و آرام زنان سے ہاتہ دہویا

شعر

کسے کو بود سرور انجمن | کفن باید او راز فرمان زن
اگر نیک بودی زن و رای زن | زنان را مزن نام بودی نزن

جس لڑکے کو باپ سے عزم بیکار ہو یقین غالب ہے کہ اسکے اصلمین فرق ہو شری متی بہی بمقتضای ایام ناکام کے جواب دل ریش و سینہ فگار دینے لگی - جسکے ہر لفظ راجہ کے دلمین چٹکیان لینے لگے آخر کار راجہ نے عزت کے مارے در پردہ اپنے جگر مین چہری ماری جسوقت خون بہ نکلا شری متی نے اُسکی جان کاہی سے آگاہی پائی نالہ و فریاد بلند کیا سینہ خراشی سے سراپا لال ہو گیا المختصر شری متی اس آتش غم سے بریان ہو کر اپنی جانسوزیکو تیار ہوئی خزانہ اور دفینہ کی کنجیان ہرشدیو کے حوالہ کین لشکر اور رعایا سے اُسکے اتحاد و اتفاق کی سوگند اور پیمان لیا شفقت مادری سے باوجود اس تمام نکو ہیدہ کاری کے ایک وزراجہ کی نعش کو نہ جلایا اور انتظار آمد کلشدیو کی کرتے رہے مگر وہ اپنی سختدلی اور معشوقوں کی فتنہ انگیزی سے آخر ملاقات والدین کو بہی نہ آیا تب رانی شری متی مع نعش اپنے شوہر کے چتا پر بیٹھی ۳ خدمتگاروں اور ۲ لونڈیوں نے بہی اس ہنگامہ وفا آموز مین ساتھہ دیا - شری متی چتا پر جلنے کیوقت ہاتہہ مین پانی لیکر منافقون کو اسطرح شراپ (بددعا) دیکر جلگئی کہ جن منافقون نے ہم والدین کو بیٹے سے عداوت جان کشی تک کی کرادی وہ بہی بمعہ خاندان کے برباد ہو جاوینگے چنانچہ پیچہے سے ایسا ہی ہوا اُسوقت سے ہرشدیو بخشش کا ہاتہہ دراز کر کے رعیت کی رفاہ مین کوشش کرنے لگا اور کلشدیو نے ایسے دشمن کو بغل مین رکہنا مصلحت نجانا بیچ بہارہ مین آن کر لڑائیکی

مدارات اور تسلی سے مطمئن کرکے اپنے ساتھ شہر مین لایا اب کلش دیو کی رائے نیکی کیطرف
مایل ہوئی پرورش بندگان خدا کرنے لگا خرچ بہی باندازہ دخل مقرر کیا ہرکارہ خبررسان
اسطرح کے مقرر کیئے کہ ہر کار وبار کی خبر پہنچاوین لوگونکی خواب کی بہی کیفیت بتلاوین
اسکی نیت صواب سے کافہ انام کو دلجمعی تمام حاصل ہوئی پرہیزگاری ثابت قدمی سے
داخل ہوئی دبدبہ شجاعت سے دشمن ہراسان ہوئے دوست جوہر سخاوت سے شاد و خندان
ہوئے لیکن میل شہوت رانی اسی اندازہ پر تہا ۷۲ مستورات باکرہ سیم اندام ترکستان
اور دیگر ولایات حسن خیز سے منگواکر حرم سرا مین داخل کی تہین کثرت عیاشی سے
کبہی کبہی مقویات کی خواہش ہوتی تہی رقاصی کی بہی گرم بازاری تہی اس راجہ نے
کلشی شور بیج بہارہ کے پاس بنایا - سہج پال راجہ راجوڑی کے مرنے پر سنگرام
پال کو اسکا جانشین کیا مدن پال چچا اسکا اسکے مغلوب کرنیکے فکر مین ہوا اسیر
سنگرام پال کی ہمشیرہ راجہ کلشدیو سے خواہان مدد ہوئی راجہ نے جیانند کو سرداری
لشکر جرار روانہ کیا اسنے وہان پہنچکر مخالف کو فتح کیا اور عرصہ کے بعد واپس آیا
کچہہ دنون کے بعد بیمار ہوگیا راجہ اسکی خبر کو گیا وہان اسنے عرض کیا کہ بنر وزیر
پر کبہی اعتبار نہ کرنا بنر نے یہ خبر پاکر رخصت حاصل کی ہیر پور تک بہت سے آدمی
اسکے ہمراہ گئے پہر جہان کہین پہنچا وہان اپنے راجہ کی تعریف کرنے کے سبب قدر
پاتا - اسیطرح بنر بنگالہ مین جیانند اور زندہ راج وغیرہ کشمیر مین رجہون نے
کلشدیو اور اننت دیو مین عداوت کرادی تہی خود بجالت خرابی سعید لاق
بدد عا ورانی شرہی متی کے) مر گئے خانمان انکا ویران و برباد ہوگیا مدن پال
نے راجوڑی مین چونکہ پہر فساد اٹہار کہا تہا اسلئے بہٹ ہیر فوج کے ذریعہ سے مغلوب
اور گرفتار ہوکر کشمیر مین قید کیا گیا گندرپن ڈہوڑی والنے اور بہت سے

گردو پیش کے راجاؤن کو مغلوب کیا اور خود بہی مرگیا بل نے اوڑہی مین راجہ ابہی کو
زیر کیا اور اسموقع پر جوانمردی کی بڑہی داد دی راجہ کلش دیو نے اسیطرح ایسے
بہادرون اور اراکین کے ذریعہ قرب جوار کے تمام ملکون پر اپنا قبضہ کر لیا اور بعد
اسکے ایک دربار کیا اسمین سوائے اُن راجاؤن کے جو مدام کشمیر مین رہتے تہے آٹہہ راجہ آئے
ذیل آئے (۱) راجہ کرتنی والی ابہی پور (۲) راجہ آسٹہہ والی چنبہ (۳) راجہ
کلش والی بلاپور غالباً بلاور جو متصل بسولی کے ہے یا بلاسپور جو ضلع شملہ مین ہے *
(۴) راجہ سنگرام پال والی راجوڑی (۵) راجہ اوت کرش والی لوہر کوٹ (۶)
راجہ یون گیج والی اوڑہی (۷) راجہ کابیرسی والی خاندیس (۸) راجہ اوتم
والی کشٹوار *، ان تمام راجاؤن کی مدارات پر دامن وزیر مقرر ہوا تہا اسوقت
سردی کی شدت سے دریا یخ بستہ ہو گیا تہا بعد گذراننے تحایف و نفایس نذرانہ
وغیرہ کے یہ سب راجہ اپنی اپنی ریاست گاہ کو واپس گئے۔ **جے ون** کے پاس
شہر کلش راجہ نے آباد کیا۔ ہرش دیو ہر علم اور ہر زبان کا عالم تہا اسکی ہمہ دانی
کا شہرہ تمام عالم مین پہنچا خاص کر کے علم موسیقی مین اپنا نظیر نہ رکہتا لیکن امور
جہانداری مین چندان رسا نہ تہا اس سبب سے مفسدونکی بن آئی اور باپ بیٹے مین
فساد ہو گیا آخر کلشدیو نے ہرشدیو کو قید کیا۔ رانی نے بیٹے کے غم مین خود کشی
کی انجام کار کلشدیو کی عقل پر پتہر پڑے یتیمونکو ستانے لگا مندرون کا اسباب
لوٹ لیا تہوڑے دن کے بعد بیمار ہو کر تاندی کتہر مین اسکی زندگانی کا دن تمام
ہوا اور اوت کرش نام دوسرے بیٹے کو لوہر کوٹ سے طلب کر کے تاج شاہی
عطا فرمایا *

اوت کرش

اپنے ۳۳ روز راج کیا اور بجی مل بہائی کو اپنے شامل کیا آخر بسبب عدم استعداد امور ملکی راجہ کے بجی مل اُس سے علیحدہ ہو گیا اور پہر یاروں کی دلافزائی سے واپس آیا ہرشد مار ڈالنے یا خلاص کرنے میں کوشش کرنی چاہئے آخر کار دو انگوٹھیاں سپاہیوں کو دکہا کر کہا کہ یہ خون بہالنے کی انگشت نما ہے اور دوسری میں حلقہ قید سے ہائی کا ایما ہے انکو لیتے ہوئے تم ہرشدیو کے پاس پہنچو جسوقت ان دونوں انگشتریوں میں سے جس علامت کی تمہاری نظر میں پڑے اُسکی تعمیل کرنا پہر اپنے لشکر کیطرف دیکہا کہ سب دست در آستین ہیں کیسکا ہاتہہ دشمن کے ساتہہ لڑنے کو نہیں بڑہتا اس اندیشے کے ساتہہ انگشتری خون بہا اپنے لڑکے کے ہاتہہ محافظوں کے پاس بہیجی قضاراً غلطی اور جلدی سے انگوٹھی بدل گئی بمجرد ملاحظہ انگشتری نگہبانوں نے ہرشدیو کو حلقہ قید سے رہائی دی قید سے چھوٹتے ہی معرکہ نبرد کو سدہارا بجی مل کو حوصلہ ہوا اکثر مقربان اوت کرش نے حاضر ہو کر اظہار اطاعت کیا انکی صلاح کے بموجب ہرشدیو معرکہ جنگ سے نکلکر تخت حکومت پر بیٹھا خزینہ اور دفینہ پر اپنے نگہبان مقرر کئے اس خبر کے پہونچنے سے اوت کرش نے پریشان ہو کر خودکشی کی ٭

ہرشدیو

۱۲ سنہ ہرشدیو سنہ ... ہجری میں فرمانروائی خودمختار بنا اسکی غنچہ مراد شگفتہ ہوئی اور ہر چہار طرف چمن خسروانی کے دروازے بند ہوئے تاکہ مادخواہ اسکے بجائے اور اسکی صدا سے باریاب بارگاہ سلطانی ہوا اہالی موالی بموجب حکم

زیور اور لباس نفیس سے آراستہ ہوئی وزیرون اور امیرون کو بموجب فہم و فراست کی قدر و منزلت بخشی کچھہ بزرگی خاندان کا خیال نہوا بجی مل کو درجۂ نیابت پر سرافراز فرمایا اُسکی راے صواب اندیش سے ہر کاروبار کرتا رہا تھوڑے دنون بعد فتنہ پردازان بدکار نے بجی مل کو ورغلایا یہ کور نمک بہی صف آرائی کو آمادہ ہوا آخر لڑائی مین عہدہ برائی نہ دیکھی دارد کیطرف بہاگا چندروز اُسی مقام پر بسر کیئے آغاز بہار مین ڈھانگریون کی مدد سے بعزم لڑائی نکلا مگر اثناء راہ مین فراز کوہ سے پارہ برف لڑھکا اُس سنگدل کو معہ لشکر و خدم کے آدبایا سب کے سب سرد ہوگئی جبکہ ہر دو شد لیو نے دشمنون سے فرصت پائی طبیعت بدعت کیطرف آئی باوجودیکہ ۳۶۰ بیویان خوبصورت حرم سرا مین رکہتا تہا مگر حرامکاری سے باز نہ آیا لوٹنے اور غارت دفینون اور اسباب مندرون سے دولت بیشمار جمع کرکے رنڈیون اور قوالون و دلگی بازون کو بخشدی چنانچہ ایک کلاونت کو باوجود نہونے کسی تقریب کے ایک لاکہہ اشرفی انعام دی وزیران نامدار کارگذار بے عتبار ہوگئی آخر کو اُن نامردون کی راے لیتے ہی راجہ کی عقل ماری گئی ہوش کے طوطے اوڑ گئے لاجرم آتش فتنہ بہڑکنے لگی ایک مرتبہ کسی لگانہ نے بیگانگی کی راہ سے راجہ کی مارنیکا آہنگ کیا مگر راز طشت از بام ہوا اس بہانہ سے راجہ نے خویش و لگانہ کے نام و نشان مٹادئے اس راجہ کی سادہ دلی کی اکثر رنگین نقلین لکہی ہین جو کہ بسبب طوالت کے ترک کی گئی ہین ایک وقت راجوڑی کو لشکرکشی کی تہی وہان کے راجہ کو مغلوب کرکے ایک مہینا وہان مقیم رہا اسکی قیام کرنے سے وہان پر قیامت قایم ہوئی ہرچند لوگون نے واسطے مراجعت کی انکسار و عاجزی کی مگر اس ہٹ دہرم نے قبول نہ کیا تب اُسکی ایک نزدیکی کو رشوت دیکر لوگون نے اس امر پر ماسور کیا اُس مکار نے حضور مین عرض کیا کہ اس نواح مین متبرکان

جرار کا لشکر اوترا ہوا اور بیگانہ ملک مین آپکا ٹہرنا خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے راجہ اپنی نادانی
سے اُسکے مکر و فریب مین آگیا بدون تحقیقات اِس خبر کے مضطرب ہو کر اُٹہہ بہاگا اِس ہزیمت
مین بہت سا اسباب و مال و ہتہیارون کا نقصان ہوا غرض اِس حکایت سے راجہ کی
بیباک سیری اکثر آدمیون کو معلوم ہوئی بعد از ان مدبران سلطنت کی تحریک سے دارد
کی تسخیر کو بیوقت متوجہ ہوا عین مقابلہ دشمن مین برف گری اور راجہ میدان کارزار سے
بہاگنا نزدیک تہا کہ ضنیم کا لشکر کشمیر کو فتح کر لے مگر ہرشدیو کی چچازاد اولاد اوچل و
سوسل نے دلیرانہ آہنگ رزم کیا اور اُنہنے بہادری سے ملک کشمیر کو بچا لیا اب ان دونون
بہائیون کی بہادری اور راجہ کی بےشعوری کا چرچا عوام مین ہونے لگا اسیطرح سے
ایکدفعہ بہون راج لوہرکوٹ لینے کی فکر مین پڑا یہان سے گندہرب اُسکی تدارک کو
بہیجا گیا بہون راج یہ سنکر کافور ہوا اور سنگرام پال راجہ راجوڑی نے بہی بغاوت
کی تو فوج کشمیر اُسکی سرکوبی کو پہنچی مخالف کی بیس ہزار سپاہ کو کشمیر کے ۳۰۰ بہادر
سپاہ نے مغلوب کیا اِس ہنگامہ مین دو سو آدمی اہل کشمیر کے اور چار سو راجوڑی کے مارے گئے
گندہرب کی شیرانہ بہادری کو دیکہکر دشمن تمام بزدل چہپت ہوئے آخر کار راجہ سنگرام پال
نے تابعداری کا سرخط لکہدیا اور گندہرب فتح و نصرت کے ساتہہ کشمیر مین واپس آیا راجہ
کی قدردانی سے لوہرکوٹ کا راجہ بنا پہر مفسدونکی شرارت اور راجہ کی سخت گوشی کے
باعث مع عیال و اطفال تنگ ہو کر کاشی مین جانے کا ارادہ کیا مین جاکر اُسکے
راجہ کو مار کر پنڈتون سے عہد کرایا کہ کشمیر کے یاتریون سے دکہنا نہ لیا کرین اور اسطرف
بہت سے مفسد مدبر سے امور دہرم سالا وغیرہ تعمیر کین بلہن پنڈت مصنف کا تذکرہ کیا
دیو چرت بہی اسی راجہ کے عہد مین تہا چنانچہ وزیر کلہن پنڈت مصنف راجہ ترنگنی
کا باپ بہی اُسکے عہد مین ایک بڑا با اقتدار اور مقبول وزیر تہا۔ دمٹ ولد تونگ کا

گندہرپ کے جلوجانیکا بخواہش تاج شاہی راجہ کے مارنیکی فکر مین پڑہی مگر ریاگ
کے ایک خدمتگار نے جو کہ راجہ کا بڑا خیرخواہ تہا فوراً معلوم کرکے راجہ کو آگاہ کیا اور وہ
دونون بحکمت عملی سے مارے گئے سادہ لوحی و بیوقوفی راجہ کا حال کلہن پنڈت نے بہت کچھہ
لکہا ہے جو کہ کشمیر مین اس زمانہ تک زبان زد خاص و عام ہے منجملہ انکے یہ بہی ایک
نمونہ ہے کہ وزیرون نے جب دیکہا راجہ بڑا بیوقوف و نادان ہے ایک نے دولت لوٹنے کی
غرض سے ایک عورت کو زیورات وملبوسات شاہانہ سے آراستہ کرکے سامنے آکہڑا کیا اور
کہا کہ یہ آپکی والدہ ماجدہ سرگ لوک سے آئی ہین انہین کچھہ دلواؤ سُنتے ہی اُسے
دولت بیشمار دلوائی دوسرے شخص نے چند عورتین پیش کرکے کہا کہ یہ دیویان ہین اسطرح
خوب اس عقل کے اندہے اور گانٹھ کے پورے کو لوٹا بدکاری و زناکاری مین اسقدر
اسکو کمال تہا کہ ہمشیرہ تک سے پرہیز کرنا اُسکو محال تہا ایسے افعال ناشایان کے باعث
کلہن پنڈت اسکو ترک کے القاب سے مخاطب کرتا ہے بہر اعیان دولت نے بہی جا بجا سے
لڑائیان لڑائین باہمگر تیر و تلوار کی نوبت آئی راجہ کے جلوس کے دسوین سال بوجہ
بسبب کثرت سیلاب کے سخت قحط اُٹہا اکثر ملکی ویرانی عمل مین آئی اسقدر گرانی ہوئی
کہ فی خروار شالیکی قیمت پانسو دینار اور بیسہ بہر آش جو کی قیمت ایک دینار اور
بیسہ بہر پشم گوسفند کی قیمت چھہ دینار ہو گئی نمک اور مصالحہ کا نام و نشان بہی نہیں
ایکمرتبہ راجہ کو یہ خیال ہوا کہ راج محل بسبب ہجوم گہنے درختون کے پوشیدہ ہے اسپر
تمامی درخت میوہ دار اور بے میوہ کٹوا دیئے اسی طریق پر ایسا ہی رسم و راہ جور و ظلم
کرتا جسکے سبب روز بروز شر و شور برپا ہوا ڈانگری اور لون قوم کو کامراج اور مراج
مین چُن چُن کر تہ تیغ کیا اکثر برہمنون کے سر تن سے جدا کئے اور دستون مین جا بجا آویزان
کرا دیئے اس خونریزی کے سبب سے تمام قوم ڈانگر و لون لولاب مین اکٹھے ہوکر باغی

ہوے راجہ نے سپاہ فراوان اُنکی سرکوبی کو روانہ کی زمانہ دراز تک جانبین سے ہنگامہ
جدال وقتال گرم رہا اسیحالت مین راجہ کی خواہش ہوئی کہ اوسچل وسوسل کو قید
کرے اس ڈر سے اوسچل راجوڑیکو بہاگا اور سوسل کسی دوسرے مقام کو چمپت ہوا
اوسچل سو آدمی لیکر متوجہ تسخیر کشمیر ہوا اثناء راہ مین قوم ڈانگری وغیرہ اُسکی ہمراہ ہوئی
دہ بارہ مولا کیطرف سے داخل کامراج ہوا قوم ڈانگر اور لون جو ہرشدیو سے مقام
لولاب مین فراری ہوئی تہی اُس سے متفق ہوئی۔ اُسوقت انبوہ کثیر کے ساتھہ وارد
پرسپور ہوا ہرشدیو نے فوج معدودے کے ساتھہ مدافع مخالف کیواسطے کوچ کیا اوسچل نے تاب
مقابلہ کی نہ لائی ناچار پیچھے ہٹا ہرشدیو سست تدبیر نے تعاقب کیا پری ہاس کیشو
کی پرتماسے دیگر اور مندرون کے لوٹ کر بلا توقف معاودت نمائی شہر ہوا یہ سُنکر
اوسچل جو صدمہ سے قصبہ بارہ مولا مین مقیم ہوا سوسل بہی اُسی درمیان مین
مع فوج کثیر کشمیر مین آپہنچا راجہ نے اُسکے زیر کرنے کو سپاہ بیشمار روانہ کی تیغزنون
کی دست درازی دیکہکر میدان رزم سے سوسل کے پاؤن اُکہڑ گئے اور بہاگا۔
اودہر اوسچل نے دوبارہ دو تین روز کے بعد پرگنہ لار کی راہ کشمیر پر قبضہ کرنا چاہا
ہرشدیو نے بہی مقابلہ کو لشکر جرار بہیجا اس سراسری مین راجہ کے سردار کا سر کاٹا
گیا اور ہلچل پڑ گئی سپاہ سراسیمہ ہوئی ایک طرف اوسچل کا خالو آنند مراج مین
جاکر مصدر فساد ہوا مع جماعت ڈانگرون کے قصبہ پانپور مین آیا اور چندراج والی
مرسلہ ہرشدیو کے ہاتہہ سے اُسکا کام تمام ہوا پہر چندراج سوسل کی لڑائی کو بہیجا
کیطرف روانہ ہوا دہ تیر سوسل نے چندراج کو انجز خالو کے پاس عدم کو بہیجا اور
خود شہر کی راہ لی جب اوسچل نے یہ خبر پائی آگا پیچہا دیکہکر بہ نیت اقدام شہر کو قدم
بڑہایا ہرشدیو دریاے بہت پر کشتیون کا پل باندہکر دیلے جنگ کو جوش مین لایا

عین ہنگامہ رزم مین ایک پیل مست کو اُسکے لشکر پر ہانکا قضارا کسی گوشہ سے تیر
نے اُسکے کانمین پہنچکر سرگوشی کی بمقتضاے فرمان قدر اُس فیل مست نے مخالف
کے مقابلہ سے سر پہیرا فیل گردون نے یہ کجبازی کی کہ اولٹی بلا سر پر آپڑی تہی
جو ڈپٹا ہرشدیو کے فرزین بند توڑ ڈالے پیادہ وسوار کو بساط جمعیت سے پریشان
کیا راجہ شطرنج مین ڈوبا خیال کیا کہ بُری چال ہوئی فوج کی حفاظت کو کوئی
منصوبہ کیا چاہیے قلعہ لوہر کوٹ کو دواسپہ روانہ ہوا کہ اُسکی حفظ ونگہبانی مین مصروف
ہو اثناء راہ مین مقام ہتمنی کرن مین دشمنون کے ہاتہ سے بہت تنگ ہوا۔
ادہر اوچل کے کارگذارون نے دولت خانہ شاہی کے حجرونمین آگ لگادی اور
تمام خانہ شاہی شعلہ نور سے منور ہوا ہرشدیو نے اُس آگ بجہانے کو ایک گروہ مقرر
کیا یہ تو مقام اضطراب کا ہی تہا آگ لگی ہوئی تہی باقی فوج نے جو تہلکہ دیکہا
حیران ہوئی آخر کو خوف کی چنگاریان ہر ایک کے دلمین ایسی دہک اوٹہین کہ
خرمن صبر و استقلال سوخت ہو گیا جسکے جہان سینگ سمائے چلدیا بجز چند آدمیون
کے راجہ کے پاس کوئی نرہا چونکہ آگ بہڑکنے سے انقلاب کلی پڑگیا تہا قوم ڈامگر
وغیرہ نے خوب ہاتہ مارے راہیون کا مال واسباب زر و جواہر جو جسکے ہاتہ لگا دبا
لیا سترہ نفر راہی اُس آگ مین جلکر خاک ہوگئے ہر ایک امیر و وزیر خدم و حشم نے راجہ
ہرشدیو سے روگردانی کی راجہ صرف دو خادمون کے ساتہ خوار و زار بے توشہ
وزاد راہ ایک فقیر کے مسکن مین جا پڑا اور دو شبانہ روز بہوکا پیاسا اُسجگہہ رہا۔
اسی عرصہ مین کسی دشمن نے اوچل کو خبر دی آخر اُسکے آدمیون نے راجہ ہرشدیو کا
کام تمام کرکے رانی شرمیتی کے شراپ کو پورا کیا اُسکی سلطنت گیارہ برس ۲۷ یوم رہی
اور یہان ساتوان ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا۔

راجہ اوسچل

سمت ۱۱ بکرمی مین اُسنے جمال عروس ملک کو عدالت اور انصاف کے حسن وجمال ۱۱۲۳ع
سے آرایش دی چند مدت تک سوسل اور قوم ڈانگری بغرور اپنی مدد کے سن نا
حوصلہ پورا کرتے رہے راجہ بہی اُنکے حقوق معاونت پر خیال کر کے کسی امر کی ممانعت
نہ کرتا تدبیر سے سوسل کو لوہر کوٹ کی حکومت پر روانہ کیا ڈانگریون کو حکمت سے
لڑوا کر مروا ڈالا اور عقل کی بدولت فتنہ و فساد سے فارغ البال ہوا فسادیان
کامراج کے ہتہیار اور گہوڑے سختی سے داخل سرکار کرائے تالیف قلوب سے انکو
کشتکاری پر راضی کیا سرکشونکا پورا تدارک فرمایا اور داد و دہش مین مصروف ہوا
بذات خود ہر ایک کا انصاف کرتا لباس بدل کر اطلاع احوال رعایا کیواسطے
شہر مین گشت کرتا ہر ایک امر کا تدارک اور تلافی فوراً کرتا مخبران صادق گفتار
ہر شہر و دیار مین مقرر کئے تاکہ سچی سچی خبرین پہنچایا کرین اور آپ ہر خبر سے باخبر ہوکر
ظلم گدازی اور چارہ سازی مین مصروف ہوتا ہموارہ بنی نوع کو گہوارہ عدالت مین
آرام دیتا غلہ کے کہلتے جمع کرتا نقصان کیوقت ارزان قیمت پر فروخت کرتا
گرانی اپنے ملک مین رہنے نہ دیتا چورون کی روزی مقرر کردی تاکہ چوری نکرین
چور و نیز ظالمون سے وصول کرتا اچہے کامون مین صرف کرتا کیا مجال ہے کہ کارپرداز
کسی سے رشوت لین غماز اور چغلخورون کو اپنے پاس نہ آنے دیتا ارباب علم و ہنر
کی عزت اور تکریم کرتا کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ دُنیا مین جسقدر اچہے اوصاف
ہین وے تمام اس راجہ مین موجود تہے عدالت اور سخاوت مین اپنے کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہ کیا تمام مندر منہدم شدہ از سر نو تعمیر اور عمارت کرائے تمام

بلا دو امصار سوختہ و ویران شدہ کو مرمت کرا کر آباد کرایا صرف دو عیب اس راجہ مین یہ تہے کہ وضیع و شریف کے ساتھہ بدزبانی اور گالی سے پیش آتا اس سبب سے معزز لوگ اس سے ناراض تہے نیز ہر روز لوگونکو باہم لڑا دینا اسکا کہیل تہا۔ تمام صحن خون سے لبریز رہتا تہا آخیر ایام مین دلاورون اور ہنرمندونکی حسد کرنے لگا اور خود پسندی کی تعریف اسکے دلمین سمائی سنگدلی سے لوگون کے خون کرانے مین عار نہ کرتا ہر دم اہلکارون کے تغیر و تبدل اور عزل مین رہتا۔ انہین باتونکی طرف دیکہکر گندہرپ جو ہندوستان سے واپس آیا تہا اسکی نوکری سے کنارہ کش رہا سوسل لطمع سلطنت لوہرکوٹ سے اسکے ساتھہ جنگ کرنیکو آیا ادہر سے اوچل بہی مقابلہ آراہوا اور مخالف کو پیچہے ہٹاکر خود ایوان شاہی مین واپس آیا مگر سوسل دوبارہ فوج جرار لیکر پہنچا اور راجہ کیطرف سے گنگچندر اسکی گوشمالی کو بہیجا گیا اسنے میدان کارزار سے اسکو بہگا دیا راجہ نے کامراج کیطرف سے اسکا تعاقب کیا اس بات سے ڈرکر سوسل ملک دارد کو بہاگا اور پہاڑی راستون مین سے گہوم کر بدستور لوہرکوٹ پر قبضہ کرلیا انہین ایام مین فرمانروای دارد بہی کشمیر پر حملہ آور ہوا مگر واپس چلا گیا ہرشدیو کا پوتا جو صغیر سن تہا راجہ نے اسکے مارنیکا حکم دیا جب جلاد اسکے مارنیکو گئے تہے قدرت الہی سے یکبارگی ایسی باد طوفان سخت چلی کہ وہ لڑکا دریا مین گر کر بہ گیا ایک برہمن کے ہاتہہ لگا کچہہ مدت کے بعد ایک عورت نے اسکو پہر ولیس مین پہنچایا وہان مالوہ کے راجہ

نرورم نے اسکو اپنے بیٹے کی مانند پرورش کرکے فن سپاہگری مین یگانہ عصر بنایا بعض کہتے ہین کہ جلادون نے راجہ کے دکہلانیکو کوئی اَور لڑکا مارا تہا اسکو بالی جی متی نے پالا تہا اس درمیان مین سوسل راجہ لوہرکوٹ کے گہر مین ایک لڑکا

پیدا ہوا اُسکا نام جی سنگہ رکہا گیا یہ شخص بڑا اقبال مند ہونیوالا تہا اُسکے پیدا ہوتے ہی اوسجل اور سوسل مین اتفاق ہوگیا اسی وقت سویم جی مین آگ ظاہر ہوئی راجہ ہاتی پر نہ کوگیا راستے مین چورون اور ڈانگرون نے رات کیوقت اسکا سامنا کیا مگر راجہ نے باوجود تنہائی کے کمال لاوری سے اُن سب کو بہگایا لیکن چونکہ راجہ اپنی فوج سے علیحدہ ہوگیا تہا اسلئے لوگون کو گمان ہوا کہ راجہ مارا گیا ہے۔ چہوڑ اور رڈ جو راجہ یوشس کی اولاد مین سے تہے تخت سلطنت پر بیٹہنے کی فکر مین پڑے اور راجہ اسی درمیان مین اپنے تخت پر جا بیٹہا مگر اُنکے دل سے ہوا ے ریاست دور نہوئی چار پانچ برس تک بہت سے لوگون کو اپنے ساتہہ ملاکر راجہ کے مارنیکی تدبیرین کین۔ اودہر سنگرام پال مرگیا اور اُسکا چہوٹا بیٹا سوم پال مسند حکومت راجوڑی پر بیٹہا ایک روز راجہ اوسجل دیوانخانہ مین اکیلا بیٹہا تہا وہان سے اُٹہہ کر محلسرا کو گیا راستے مین ایک شخص نے عرض کرنیکے بہانہ سے اُسکے موے سر پکڑ لئے اور رڈ وغیرہ نے تلوار سے اُسکا سر کاٹ ڈالا اور جو کوئی امداد کو پہنچا وہ بہی اُنکی تیغ خونخوار سے نہ بچا اسکا عہد حکومت ۱۰ برس ۴ ماہ ایک روز ہے اور ۴۱ برس کی عمر مین کشتہ ہوا

راجہ رڈ

سنہ ۱۱۰۹ بکرمی مین رڈ تخت پر جا بیٹہا اور طرفداران راجہ اوسجل کو مارا آخر کو ایک شخص کی ضرب زد آور سے اسکا کام بہی تمام ہوا اور ویڈ جو اسکا دوسرا بہائی تہا باشندگان سنہ ۱۰۳۳ء
دیدامٹ کے ہاتہہ سے مارا گیا گگہ چندر کی دلاوری سے تمام شہر ام اور شہری لوگ جان بحق تسلیم ہوئے رڈ نے صرف رات کی ایک پہر تک راج کیا آخر گگن چندر نے تمام شہر یرون سے فراغت پاکر راجہ اوسجل کا ماتم شروع کیا رانیان جہتر اور جنو

سنہ ۱۱۳۳ء راجہ کے ساتھہ ستی ہوگئین پہر گگنچند نے سمت ۱۱۹ بکرمی مین ازراہ وفاداری منجانب
مرضی رعایا آپ مسند حکومت کو نہ ختیار کرکے راجہ سلہن کو جو اوچل کا رشتہ
مین بہائی تہا تخت نشین کیا جب سوسل کو اس معرکہ کی خبر ہوئی بڑے انبوہ
سے بعزم تسخیر کشمیر لوہر کوٹ سے کشتواڑ مین آیا مگر بمقابلہ فوج کشمیر تاب نہ لاکر معرکہ
سے پیٹہہ دکہلائی پہر گگنچند نے مشیر سلطنت ہوکر اپنی تدبیر سے قوم ڈانگر کو تہ تیغ
کیا اور آخر راجہ کے اطوار ناہموار سے بیزار ہوکر کنارہ پکڑا موضع گگنہ گیر او قلعہ
ایک آباد کرکے سرحد لاہور مین گوشہ گزین ہوا اور باغی ہو سوسل سے نامہ و پیغام
کرکے اُسکو تسخیر کشمیر کا اشتعالک دیا اور سوسل کشمیر پہ چڑہ آیا آخر کار سلہن اور اُس کا
بہائی لوٹن گرفتار ہوکر لوہر کوٹ مین محبوس ہوئے اور سوسل شہر مین داخل ہوا
راجہ سلہن نے ۳ ماہ ۲۷ یوم راج کیا۔

راجہ سوسل

سنہ ۱۱۳۳ء سمت ۱۱۹ مین راجہ سوسل نے تخت پر بیٹہتے ہی تمام مفسدونکو جلاوطن کیا وہ لوگ
راجہ ہا سے کوہستانی کی پناہ مین قیام پذیر ہوے اور عناد کی دیوار مستحکم کرتے رہے
اسی زمانہ مین گرہن ہوا راجہ بلوگ پریاگ راج کو تیرتہہ کے لئے روانہ ہوئے بہاچر ہرشدیو
کا پوتا جو راجہ دکن کے پاس تہا انکی تحریص اور بامردی سے بعزم تسخیر روانہ ہوا سوسل نے
بہی انکی مدافعت کیو سطے لشکر جرار روانہ کیا بہاچر نے شکست کہائی مگر بعد ازان
چونکہ گگنچند نے ڈامرون سے بغاوت کرادی اور سوسل کے گہر مین پہوٹ پڑی سوسل
لوہر کوٹ کو بہاگ گیا اس مرتبہ سوسل نے آٹہہ سال ۱۰ یوم راج کیا۔

بکہاچر

سنہ ۱۱۹۰ مین بکہاچر مسند نشین ہوکر شراب نوشی اور شہوت پرستی و دست درازی سنہ ۱۱۴۱ء
مین مشغول ہوا ملک رانی مدکشٹ وزیر اعظم پر چہوڑ دی اسلئے صغیر و کبیر سوسل سے
ملگئے بکہاچر نے یہ منکر ۶ ماہ ۲۰ یوم کی حکومت کے بعد پوشیانہ کی راہ لی +

راجہ سوسل مرتبہ ثانی

ادہر سوسل نے مرتبہ ثانی سنہ ۱۱۹۹ بکرمی مین تاج و تخت کو آرائش بخشی چند روز کے بعد سنہ ۱۱۴۲ء
بکہاچر راجہ ہمیرے کو بتانی کی امداد سے آمادہ جنگ ہوا اور قصبہ بیج بہارہ مین آکر بہا
سوسل کے بہت سے لوگ مار کر جگہ جگہ مین آگ لگا دی جسکی بہڑک نے تمام مال و اسباب
حیوان و انسان مکانات و تعمیرات کو خاک سیاہ کر دیا پہر سوسل آپ میدان کارزار
مین آیا اور بعد جنگ بسیار کے بکہاچر مفرور ہوا چونکہ قوم لون اور ڈانگر اپنی موروثی
کے سبب سے کبہی اِسطرف اور کبہی اُسطرف ہو جاتی تہی بکہاچر اس مرتبہ ناکام واپس
گیا خلقت کا اس غدر سے بڑا نقصان ہوا اور غلہ کی بڑی گرانی ہوئی اُس زمانہ
مین سوسل نے اپنے لڑکے جبنگہ کو ولیعہد بنایا مگر کاروبار ریاست مین دخیل نہ کیا
اسوقت تمام سردار اور اکابر اس دیار نے اپنے دایرہ اقتدار سے قدم باہر رکہا
تہہ پاؤن پہیلانے لگے اس سبب سے شرارۂ شر و فساد نے جانسوزی اختیار کی
ایام کی نیرنگی سے تیرہ دلون نے راجہ کی خون پر چشم غضب سُرخ کی آخر صدو مراج
مین کسی تیرہ ختنے حقوق نعمت فراموش کر راجہ سوسل کو زیر تیغ بیدریغ کہینچا
اس مرتبہ عملداری اسکی چہہ برس ۲۷ یوم رہی +

راجہ جی سنگہ

سمت ۱۱۴۷ بکرمی مین راجہ جیسنگہ تخت حکومت پر بیٹھا اور فتنہ پرداز باہم تنازعہ پر آمادہ ہوئے آخر نفاق اور بے اتفاقی سے اسکی جمعیت پریشان ہوئی جب جیسنگ نے اس حادثہ جانفرسا پر وقوف پایا اور بالغ ہوا دین پر نرم و سینہ پر عزم سے شہر و دیہات کی دلداری کرنے لگا اور مضبوطی اقرار و عہد کے ساتہہ منادی کرادی چونکہ نیکی بدی کا سررشتہ کارکنان کارگاہ تقدیر کے ہاتہہ مین ہے ناکام جو کام انسان سے صادر ہو مقدر کا لکہا سمجہنا چاہئے تحریر یہ نوشت امٹ ہے پس گنہگارون کو چاہئے کہ اپنی عفو تقصیر کیواسطے بیخوف و ہراس درگاہ والا مین حاضر ہون انصاف و عنایات مربیانہ سے خوشحال کئے جاوینگے اس ندائے جانبخش سے بعض عصیان شعار بکمال ندامت اور شرمساری سے حاضر ہوئے اور راجے نے حسب تقاضائے پیش بینی جو اقرار کیا تہا وفا کیا اس عفو سے اکثر لوگ جو سرکش تہے بدلجمعی تمام حاضر خدمت ہوئے عناد و فتنہ و فساد بالکل بیٹہہ گیا بعد ازین بہاجر نے پاؤن نکالے تہے چند دلد گگنہ چند کی ہمت سے آمادہ پیکار رہا اگر شکست کہائی اسیطرح چند مرتبہ جنگ کیا کچہہ پیش نگئی آخر خون کی بیٹہہ ٹہونکنے سے پرگنہ باتہال مین مقیم ہوا احسان مدگار نے عین کارزار مین لار جے سنگ کے لشکر سے نامہ و پیغام کرکے بہاجر کا کام تمام کیا اور ملک کشمیر نے تشویش سے رہائی پائی بعد اسکے لوٹن برادر سلہن سے جو قلعہ لوہر کوٹ مین مقید تہا چند مرتبہ جھگڑا اُٹہا آخر اسی جہگڑے مین لوٹن کو بہی دنیا کے جہگڑے سے چھٹکارا ملا پہر جیسنگہ عدالت مین مصروف ہوا اسکے عہد مین کلہن پنڈت نے تاریخ کشمیر راج ترنگنی نام زبان شاستری مین تصنیف کی اور آدگونند سے جیسنگہ تک اسمین حال لکہا یا قیمانند

حال جے سنگہ سے زین العابدین تک زونہ راج پراجہ بٹ اور شہر یور پنڈت نے اکبر تک تمام حال لکہا کلہن پنڈت اس راجہ کا وزیر اور بڑا فاضل پنڈت تہا ۶۲ برس ۱۱ ماہ ۲۷ یوم کے بعد ترکون سے راجہ کی لڑائی ہوئی اور شگون کی ترکتا زمین جان شیرین ترک کی کلہن پنڈت نے اس راجہ کا حال بمقتضائے مصنفان تصنیف ہے احوالات فرمانروایان عہد خود قریب دو سو ورق پر لکہا ہے جسکو بباعث طوالت ترک کیا گیا۔

راجہ پرمانو

سنہ ۶۴ ۱۱ء راجہ جینگہ کا لڑکا سنہ ۱۱۶۴ عیسوی مین پرمانو نام صدر نشین چار بالش جہانداری ہوا اسکے عہد مین دو وزیر باتدبیر کے وسیلہ سے اکثر مکار لوگ روحانی شکلون سے خلوت مین ظاہر ہوتے تہے راجہ کو اعتقاد تہا کہ قدسی دیو وغیرہ اسپر ظاہر ہوتے ہین اور فیض دیدار اور برکت دعا سے کشور ستانی حاصل ہوگی اسلئے زر و دولت بیشمار اُن مکارون کے کاروبار مین بے سوچے سمجہے خرچ کرتا تہا اور سلطنت مین بہت کم مصروف ہوتا اسکے ایام حکمرانی ۷ سال ۶ ماہ لکہی ہین۔

راجہ ورتی دیو

یہ شخص ۷ برس تک معشوقہ سلطنت سے دوچار کامرانی رہا مگر اسکے شبستان حیات کا چراغ آرزو گل تہا یعنی کوئی وارث سلطنت نرکہتا نخلبندان ریاض تدبیر نے

اوبیہ دیو نامی ایک راجہ کو تخت خلافت پر بٹہلایا - اسکی موٹی عقل کی یہ روایت ہے کہ تہر کے سنگریزون کو بہاڑ دن کے لڑکے سمجہکر انپر دودہ ڈلواتا تہا تاکہ وے پرورش پاوین اور تالاب ڈل کی سیر مین اپنے پانی کیطرف جو جہانکا تو اپنے مُنہہ کا عکس دکہلائی بڑا اسنے مخالف خیال کرکے ایک طمانچہ جو مارا تو انگوٹہی نکلکر پانی مین گر گئی اُسنے ایک خط کشتی کی اُسجگہہ پر کہینچدیا جہان سے انگوٹہی گری تہی جب سیر تالاب سے دل سیر ہوا واپس آنے کیوقت کشتی کے خط کی علامت سے انگوٹہی ڈہونڈنے لگا ٭

راجہ رنسہ دیو

یہ شخص اوبیہ دیو کا چہوٹا بہائی تہا قوم لون کی امداد سے ۸ برس ۱۳ دن حکمرانی کرتا رہا اپنے بہائی سے بڑہکر عقلمند تہا ٭

جگ دیو

اسنے چمنستان عدالت اور رعیت پروری کو تازہ سرسبزی بخشی خار زار رسوم ناپسندیدہ کو بیخ و بُن سے کہنیکر نکال ڈالا چند روز کے بعد وزیرون کے فساد کے باعث تخت و تاج چہوڑکر دوسرے شہر کو چلا گیا اور وہان سے چند گروہ کو موافق کرکے لوٹا - اسکا لوٹنا تہا کہ مخالفون کی قسمت پلٹ گئی دوبارہ تخت حاصل کیا پدم نام دربان نے ۱۴ سال ۳ ماہ ۳ یوم کی حکومت کے بعد زہر پلاکر مار ڈالا ٭

راجہ دیو

یہ شخص دشمنون کے خوف سے کشتوار کو بھاگ گیا تھا وہان سے کھاوریارہ کی لوگون کی مدد سے مراجعت کی یدم نے ادہر سے ہنگامہ گرم کیا ناگاہ کسی چنڈال کے ہاتہہ سے عدم کو رُخ کیا راجہ دیو نے فتح پائی اُس زمانہ مین نبیرہ لکہہ چند بلاڑ چندر جو پرگنہ لار مین صاحب اقتدار تہا آمادہ حوصلہ بزرگ ہوا اور نصف ملک کشمیر اپنے قبضہ مین لایا اور بلاڈمٹ جکو اب بلدیمر کہتے ہین اپنے نام پر آباد کیا قوم بٹ چونکہ راجہ سے منحرف ہوگئی اسلئے راجہ نے اُنکو تاراج نیست و نابود کیا اور یہانتک اس گروہ کا دشمن بنا کہ لوگونکی زبانپر اب تک مثل چلی آتی ہے کہ نہ بٹ قوم مین بٹ نہین ہون ۲۳ برس ۱۰ماہ ۲۷ یوم کی حکومت کے بعد مر گیا۔

سنگرام دیو

راجدیو کا فرزند سنگرام دیو سمت ۱۳۴۱ بکرمی مین فرمانروا بنا دوست نوازی اور دشمن گدازی مین ناموری حاصل کی سورج نام اپنے چھوٹے بھائی کو اپنا نایب بنایا راجہ کی مہربانی سے اس کوتاہ حوصلہ کی آنکھ پہلک پڑا در پے عداوت ہوا والی لار کے پاس بامید مدد بھاگ گیا راجہ اُس سے بھی گرم پیکار ہوا ناگزیر تونگ نامی سردار شمالی کے پاس چلا گیا راجہ نے تونگ پر لشکر کشی کی اُسے مغلوب کر کے سورج کو قتل کیا بعد قتل خونِ محبت نے جوش کھایا سنہ ۱۲۵۷ع

بہائی کے غم مین بقدر مسلوب الحواس ہوا کہ امراض جگر مین پہنسا ایسی وقت مین سنگرام چندر لالہ
بر سر فساد ہوا راجہ سنگرام دیو نے اپنی غم و غصہ سے متعادیت کی تاب نہ پائی بیقرار ہوکر راجوڑی کو
چلا گیا یہان ڈانگریون نے اہل شہر کو غارت کرنا شروع کیا آخر سنگرام دیو وہان کے زمیندار کی
مدد سے لڑائی پر آیا اور سنگرام چندر کو ان کا گنہگار رونکی تقصیر معاف فرمائی انجام کار
کلہن کے بیٹون کے ہاتہ سے ۱۶ برس کی حکومت کے بعد شربت نوش جان کرکے خواب راحت
جاودانی مین سرشار ہوا۔

راجہ رام دیو

سمت ۱۳۳۰ بکرمی مین اسکے بیٹے رام دیو نے نیزہ جہانداری بلند کیا اور قاتلان پدر کو خون سے نہلایا پرگنہ وچین پارہ کے جنوب وید دریا کے لمبودری پر قلعہ مستحکم تعمیر کرایا اسکی رانی نے محلہ سدرہ مٹ جسکو اب بانہ محل کہتے ہین اپنے نام سے آباد کیا چونکہ اسکی کوئی لڑکا نہ تہا ایک برہمن کے لڑکے لچھمن نام کو متبنی کیا ۲۱ برس ایک ماہ ۱۰ یوم کے بعد مرگیا۔ سنہ ۱۲۸۳ع

راجہ لچھمن دیو

سمت ۱۳۵۰ بکرمی مین لچھمن دیو زینت افزاے اورنگ خسروی ہوا اسکی بہائی نے اپنے نام پر محلہ اہدمر آباد کیا اسکی عہد مین کجل ترک اس ملک مین آئے خلق خدا کو رنج و عذاب پہنچایا ۱۳ سال ۳ ماہ ۱۳ یوم کے بعد راجہ نے انتقال کیا چونکہ سمہ دیو اور سنگرام چندر کی باہم خصومت تہی بدینوجہ لشکر بیگانہ کے ہاتہ سے شہر کی بڑی خرابی ہوئی آخر اسی عرصہ مین سنگرام چندر اس دیر ناپائیدار سے ملک عدم کو سدہارا۔ سنہ ۱۲۹۵ع

راجہ سمیہ دیو

اس شخص نے دشمنوں سے فرصت پاکر بلا اندیشہ و غم سمت ۳۶۵ بکرمی مین تخت کو زینت بخشی اور رعایا ۳۰۰ء
کو ظالموں کے شر و فساد سے نجات دی بعد حکمرانی ۱۴ برس ۵ ماہ ۲۷ یوم کے دشمنوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

سہدیو

اسنے ۱۹ برس ۳ ماہ ۲۵ روز فرمانروائی کی اسکے عہد حکومت مین شاہ میر بن طاہر نے (جسکو
ڈریو صاحب نے لکھا ہے کہ بعہد راجہ سینا دیو اتبت والون نے ۱۳۰۵ء مین ادہر کو
رخ کیا) سواد کبر سے ادہر کو عزم کیا راجہ نے موضع داردو پورا اسکو جاگیر مین عطا فرمایا
لشکری چک جد چکان کا بھی انہین ایام مین بھائی کی تغلب کی علت سے مقام
برشال سے (جو داریہ دہ کا دار الصدارت ہے) اس گلزمین مین وارد ہو کر مقیم ہوا
اور نیز رنچہ نل (جو تبت کے امرای عظام مین سے تہا) دشمنوں کے ہاتھ سے مارا گیا
اسکا لڑکا رنچین نامی جسکو رنجبو بھی لکھا ہے بعمر نا بالغی بخوف اعدا بھاگ کر کشمیر
مین راجہ لار کے پاس آیا راجہ نے اسکی آوارگی پر ترحم فرماکر موضع گیر واقعہ پرگنہ
لار مین اسکو ٹھہرایا روزمرہ خرچ کا کچھ وظیفہ مقرر کردیا اسکے عہد مین (جسکو مورخان
فارسی نے ۷۲۲ ہجری مین لکھا ہے) زوالجو نام قوم ترک جسکو ذوالقدر خان
کہتے ہین ستر ہزار سوار سے مانند سیلاب کے براہ بارہ مولا چڑہ آیا راجہ سہدیو نے
اپنے بازو کی طاقت مین یہ زور نہ پایا کہ اس ترک کا مقابلہ کرے ناچار سلطنت
ترک کرکے کشتوار کو چلا گیا وہان کے راجہ کی لڑکی اس سے منسوب تہی بیچ
راجہ چندر موضع گگنہ گیر مین جسکا نشان اب تک ظاہر ہے مجبور ہوا اکثر آدمی

جو اس بدکار کے ہاتہون سے ناچار ہوکر پناہ جو ہوئے اپنی حفاظت مین رکہا تر کو انج
۸ مہینے تک ششش جہت کشمیر مین خون کی ندیان بہائین اور قتل عام اور آتشزدگی
انہدام مکانات اور قطع سلسلہ کشتکاری مین بڑا شغل رکہا جلد آبادی ویران
ہو گئے نایابی غلات سے قحط ظاہر ہوا جو کوئی ان جفا کاروں کے سامنے آگیا بادشاہ سے
لیکر گدا تک مرد و زن برنا و پیر اسکو تہ تیغ بیدریغ کیا تمام ملک مین نعرۂ آہ و فغان بپا ہو گیا

شعر

شد از باد کین آتش فتنہ ریز ٭ زمین فتنہ خیز آسمان فتنہ ریز

روزگار ناہموار و فلک کجرفتار نے وہ ظلم و ستم دکہایا کہ کسی نے ایسا دیکھا نہ سنا تہا
ہر طرف نعشین مردون کی نظر آتی تہین آٹہہ ماہ توقف کرکے پہر خونریزی و کشا
کشی شروع کی اور قتل عام کا حکم دیا بہت لوگ جو بہاگ کر جہیل و چاہات
مین پناہ گزین ہو گئے تہے تلاش کرکے مارے گئے عورتون اور بچون کو ختا کے
ہاتہہ بیچ ڈالا اور آخر کار قحط سے تنگ آکر قیدیون کی صلاح سے بابہال
والی کوتلن پرگنہ دیوہ سر کی طرف سے ہندوستان کو بہاگ راستے مین فراز
کوتلن اور پہاڑون کے تنگناؤن سے باران برف برسی کہ کسی متنفس کو دم
راست کرنے کی مہلت نہ دی سب کے سب دم مین عدم کو روانہ ہوگئے
پہر کچہہ لوگ جو بچے ہوئے تہے پہاڑون کی گہاٹیون اور جنگل کے درون
سے نکل آئے چونکہ کوئی ناظم ملک نہ تہا توم خان نے دست تطاول دراز
کیا اسوقت رینچن نے ایک گروہ کو اپنا یار بنا کر شہر مین عملداری کر لی اکثرون
نے اسکی غاشیہ برداری کو زیب دوش کیا مگر رامچندر نے جو قلعہ لگنہ گیر مین تہا
اسکی تابعداری قبول نکی رینچن نے پچہلا حق بہولکر نمکحرامی کی بدنامی کا خیال نہ کر
ایک گروہ بہتی کو سوداگرون کی ہیئیت سے قلعہ مین بہیجا ان نالائقون نے غفلت کرکے خود بیرون قلعہ پڑ کر تیغ ...

مین ٹھہر رہا آخر موقع پاکر قلعہ مین گہس گیا راجہ رامچندر کو تہ تیغ کیا اور اُسکی دختر کوٹہ رانی کو جبراً اپنے عقد مین لایا اور دست اطاعت کا طغرا اطلاعنامہ بسرہ مقاصد اور دونون تبت در پرگنہ لار کو راون چند ولد رامچندر کی جاگیر مین دیکر اُسکے دل سے خیال کینہ جوئی دور کیا پہر راجہ سہدیو بھی بخواہش ملک کشتوار سے اسطرف نکو عزیمت کی مگر دیکہا کہ زمانہ کا رنگ بگڑ گیا ہے اور راعت رینچن ہو رنگ دے علم ہمی اپس مانند بخت برگشتہ کشتوار کو لوٹ گیا رینچن جور و ظلم مین بخوبی مشغول و معروف ہوا۔

(عہد فرمانروایان اسلامیہ) رینچن شاہ

سمت ۱۳۷۸ بکرمی مین پہر رینچن شاہ فرمانروا کشمیر بنا عہد ہنود کا خاتمہ اور مسلمانونکا آغاز ہوا اُسنے عدل و انصاف سے راسن کہا یا ہنود کی خاطر داری و دلدہی بہی اُسکو منظور نظر رہی بہت سے فتنہ انگیزونکو اُسنے مارا اور شمس الدین کی بڑی قدر کی کوٹہ رانی اور شہزادہ حیدر کو اُسکی حفاظت مین کہا اپنے نام پر شہر رینچن پور آباد کیا اور موسم سرما مین تین برس کی حکومت کے بعد درد سر سے مرگیا یہ رینچن شاہ چونکہ تبت سے حضر سنی مین یہان آیا تہا اپنے آبائی دین سے بہی ہنوز بالکل ناواقف تہا اسلئے اُسنے بہت سے داناؤن اور عالمون خصوصاً شیو پرستون سے عرض کرکے ہندو طریقہ دہرم ہنود کی چاہی مگر اُنہون نے اُسکی درخواست منظور نہ کی اور پاؤن مین تیغ پا رکہا جس سبب سے اُسنے تنگ آکر دل مین عہد کیا کہ کل صبح کو اول مرتبہ جسکو دیکہونگا اُسی کا مذہب قبول کر دونگا خواہ وہ کسی ملت و طریق کا ہو وہ بدستور کرے یا نہ کرے۔

نظر برین وقت سحر اپنے دریچہ سے کیا دیکہتا ہے کہ ایک فقیر ژولیدہ مو لب نہر دہی دریا بہت بہ بائین اسلام نماز پڑہ رہا ہے بے تامل اُسکو طلب کرکے اُسنے پوچہا تو کون ہے اور کیا کر رہا ہے اُسنے جوابدیا نام میرا بلبل شاہ طریق و معمول میرا اسلام ہے یہ سنکر بمقتضاء مشیت اُسنے اس فقیر کے اعمال کو پسند کیا اور مسلمان ہوگیا بعض کا خیال ہے کہ یہ فقیر سمت ۱۳۶۵ بکرمی مین وارد کشمیر ہوا جسکو اب تک ۶۹ ۵ برس گذر گئے ہیں اسکی خانقاہ محلہ بلبل لنگر مین ہے یہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہ فقیر تبت سے بہراہی بہ سو مرید وطن کے یہان آیا تہا اور یزید بلبل کو موی سر مین لیتا تہا اسلئے اسکا نام بلبل شاہ